UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234420

UNIVERSAL
LIBRARY

یہ عجایب کتاب تصنیف حضرت

ابوالفدا اسمٰعیل بادشاہ ملک حماۃ کا اردو ترجمہ ہے موسوم بہ

تاریخ ابوالفدا اُردو

جلد سوم

مطبوعہ مطبع افغانی شہر امرتسر ملک پنجاب

در سنہ ۱۳۱۷ ہجری مطابق سنہ ۱۹ عیسوی

باہتمام

نیاز علی خاں سوداگر تاجر کتب مالک

مطبع افغانی امرتسر حال بازار مکان نمبر ۱۱۷

تاریخ ابو الفدا اردو

انسان کو شرف جمیع حیوانات پر محض عقل کے سبب سے ہے کیونکہ وہ عقل کے وسیلے سے بہت امور مخفیہ و بعیدہ کو معلوم کر کے انکے نتایج بنظر بکار انتظام کر لیتا ہے جس سے اپنی ذات اور دیگر مخلوقات کو بہت فائدہ پہنچا سکتا ہے چونکہ یہ کام ماہی و دوا اور نہایت مہلت طلب ہے اور عمر و طاقت بشری اوسکے مقابلہ میں نہایت کم ہے اس وجہ سے تمام امور کا تجربہ و علم بنفس ذات خود نہیں کر سکتا بلکہ ایک دوسرے کے اقوال و افعال کے دید و شنید سے نمونہ حاصل کر کے بہت ترقی کر سکتا ہے چنانچہ اسی سبب سے آجتک بہ درجہ ترقی ہو چکی ہے اور اگر زمانہ کی آب و ہوا اچھی ہے جیسا کہ آجکل دنیا کا اکثر حصوں میں ہے ترقی کی رفتار نہایت تیزی پر ہے تو کچھ عرصہ میں بہت بڑی ترقی کی امید ہے چونکہ زمانہ کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہے پس ہمیشہ انسانوں کے تمام افعال و اقوال و رسوم و طریق معاشرت کی یادداشت آیندہ زمانہ کے انسانوں کیواسطے نہایت مفید و ضروری ہے یادداشت تجربات طبعیات کو علم حکمت اور حساب تجربات کو ہندسہ اور رصد فلکیات کو علم ہیئت و تنجیم کہتے ہیں اسیطرح ہر فن کے متعلق یادداشت کا کوئی نام مقرر کیا جاتا ہے۔ ایک خاص اعلیٰ طبقہ کے اشخاص جو کہ ان عقل و طاقت بشری کی وجہ سے بہت لوگوں پر غالب ہو کر کسی حصہ دنیا پر کچھ عرصہ کے لئے قابض و حاکم اور پیشوا رہیں اونکے حالات کو علم تواریخ کہتے ہیں چونکہ ایسے اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے افعال و اقوال سے جنس انسان کو ہمیشہ سخت تعلق ہے اور اونکے حالات میں اونکے زمانہ کے اکثر حالات بھی معلوم ہو جاتے ہیں اسلئے علم تواریخ کی ضرورت و فوائد کا اندازہ نہیں ہو سکتا بشرطیکہ حالات صحیح و قرین عقل نمونہ کے قابل ہوں لیکن غلط بیانات کی تاثیر برعکس نقصان ہے اسواسطے ہر ایک قدیم زمانہ کے لوگوں نے ہمیشہ کتب علم تاریخ مختلف زبانوں میں تصنیف کی ہیں جنمیں سے ہزاروں موجود ہیں اور ہزارہا اسطرح سے نایاب ہو گئی کہ خود غرض جابروں کی جہالت اور متعصب اہل اقوام کے ظلم اور طول زمانہ کے حوادث اور انقلابوں سے بالکل تلف ہو گئی ہیں کتاب تاریخ ابو الفدا جو سرگذشت عالم کا دریا اور بحور علمی و دنیوی کا رہنما مضامین اوسکے دلپذیر اور عبارت دلچسپ ایسا کہ گویا تلف شدہ روح اور قوت ایمان ہے اور عبرت و نصایح کا سرچشمہ ہے تحقیقات اسکی یہ کہ آجتک جس قدر اسرار و واقعات کا جدا جدا تاریخیں اور واقعات ایسے صحیح درج کی ہیں جنکی میزان علانیہ میں موفق نہیں ہو سکتا نہایت صحیح و مبنی عجیب و عام کتاب ہے اور بیان ۱۳۲۰ھ کے زبان عربی میں تصنیف ہوئی تھی اور نام اوسکا **المختصر فی اخبار البشر** رکھا گیا اور ۱۲۵۳ھ میں فارسی زبان میں ترجمہ ہوا اوسکا نام **خلاصۃ الاخبار** رکھا گیا اور ۱۲۶۲ھ میں مولوی کریم الدین اسسٹنٹ مدرس شعبہ تعلیم پنجاب نے زبان اردو میں اسکا ترجمہ کیا اور نام اسس کا **ریاض الاخبار ترجمہ تاریخ ابو الفدا** رکھا۔ اب ۵۰ سال کے بعد دربیان ۱۳۱۰ھ ہجری نبوی مطابق ۱۸۹۲ء کو راقم نے اسکو بڑی محنت سے طبع کرایا پس یہ کتاب تصنیف کی ہوئی حضرت ابو الفدا اسمٰعیل بادشاہ ملک حماۃ کی ہے جو نہایت عادل سخی و شجیع و عاقل و فاضل علوم مختلفہ اور مصنف بہت سی کتب تواریخ و علوم متکثرہ و فنون عدیدہ و صنایع مفیدہ کا ہے۔ مدت دراز تک سلطنت کر کے ساٹھ برس کی عمر میں اپنی پیشگوئی کے طابق دربیان ۷۳۲ھ ہجری نبوی کے ملک حماۃ میں راہی ملک بقا ہوئے۔ بادشاہ موصوف نے لاکھوں روپیہ کے خرچ اور بسالہا سال کی محنت سے اسکو تصنیف کیا تھا کتاب کے دیباچہ میں یہ سب حالات درج ہیں۔ یہ کتاب مستطاب باوجود ایسے اوصاف کے ایسی نایاب تھی کہ اہل ہند اسکے فوائد سے بے بہرہ تھے اب راقم کی کوشش بلیغ سے اسکی تین جلدیں چھپائی گئی ہیں جس قدردان کو اسکا شوق ہو یہ موقعہ غنیمت جانکر راقم سے بارسال قیمت و محصول کے طلب فرمائیں

جلد اول جس میں تواریخ قدیمہ پیدائش آدم سے زمانہ نبوت آنحضرت تک کے صحیح ترتیب وار حالات ہیں قیمت فی جلد عہ محصول ۴

جلد دوم جسمیں پیدائش محمد الرسول اللہ کے زمانہ سے انتہائے ۱۳۲ھ ہجری تک کے صحیح مفصل ترتیب وار سالانہ حالات عجیب ہیں قیمت فی جلد عہ محصول ۴

جلد سوم جس میں ابتدائے ۱۳۳ھ ہجری شروع سلطنت عباسیہ سے ۴۰۰ھ ہجری سلطان محمود غزنوی کے عہد تک کے صحیح مفصل ترتیب وار سالانہ حالات ہیں قیمت فی جلد عہ محصول ۴

راقم **نیاز علی خاں سوداگر تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر**

مختصر فہرست مضامین کتاب تاریخ ابوالفدا اردو جلد اول و دوم و سوم کی

اور مفصل فہرست مضامین کامل کتاب کے شروع پر جُدا شامل ہوگی

پہلی جلد کی فہرست کے ہر سطر کے اخیر میں اون سالوں کی تعداد ہے جو زمانہ قبل سنہ ہجری نبوی کے گذرے ہیں

مضامین مختصر جلد اول

مضامین	صفحہ سے تک	تعداد سال قبل سنہ ہجری
حالات حضرت بادشاہ مصنف وعجیب کیفیت تالیف وتصنیف کتاب ۱۰۱	صفحہ ۱ سے ۶ تک	۰
مقدمہ کتاب علم تواریخ واحوال موروثین کی تشریح واختلافات کے بواعث		
وطریق مطابقت آبنا وقیاس وحساب	۷ سے ۱۵ تک	۰
دس اقسام سنہ ہائے مروجہ اقوام دُنیا کا عجیب نقشہ اور طریق مطابقت وفوائد ہر ایک کے	۱۶	۰
فصل پہلی تواریخ قدیمہ پیدائش حضرت آدمؑ سے زمانہ نوحؑ تک کے ترتیب وار حالات	۱۷ سے ۲۲ تک	۶۲۱۶
حضرات نوحؑ وحضرت ہودؑ وصالحؑ اور اونکی اولاد ونسل وزمانوں کے حالات	۲۳ سے ۳۰ تک	۴۵۷۴
حضرات ابراہیم خلیل اللہ ولوط واسماعیل واسحاق وایوب ویوسف وغیرہم کے جملہ حالات	۳۱ سے ۴۶	۳۳۲۳
حضرات موسیٰ ویوشع ویونس وبنی اسرائیل اور اونکی بادشاہتوں کے جملہ حالات	۴۷ سے ۷۹	۲۳۴۸
حضرات عیسیٰ ابن مریم وذکریا ویحییٰ وغیرہ اور اونکے زمانوں کے مفصل حالات	۸۰ سے ۸۹	۴۹۴
ترجمہ ہوا توریت وکتب سماویہ وویرانی بیت المقدس وبربادی سلطنت یہود	۹۰ سے ۹۴	۱۳۶۹
فصل دوسری بادشاہان فارس کی چار طبقات اور ہر طبقہ کے سلاطین کے حالات	۹۵ سے ۱۱۲	۱۰۰۰
سکندر وفیلبس وملوک طوائف ودیگر شاہان فارس کے حالات	۱۱۳ سے ۱۴۲	۶۵۲
فصل تیسری مصر کے فرعونوں اور یونان کے بادشاہوں اور روم کے قیصروں کے حالات	۱۴۳ سے ۱۶۲	۳۱۰
فصل چوتھی آغاز سلطنت عرب اور اونکے سلاطین وقبائل ورسوم ولڑائیاں	۱۶۳ سے ۱۹۶	۱۰۰
فصل پانچویں ممالک دنیا کی کل مذاہب سوم مروجہ کی پیدائش وعقائد وحالات مستحدثہ	۱۹۷ سے ۲۶۰	زمانہ حمدی تک

مختصر فہرست مضامین جلد دوم

مضامین		سال قبل سنہ ہجری
محمد رسول اللہ کی ولادت وپرورش اور نسب نامہ مفصل وغیرہ تاریخوار حالات	۱ سے ۷ تک	۵۳ سے ۲۹ تک
رسول اللہ کا تجارت ملک شام اور بی بی خدیجہ سے نکاح اور کعبہ کی تعمیر	۸ سے ۱۰	۲۸ سے ۲۳ تک
محمد رسول خدا کا رسالت پر مامور ہونا اور سب سے پہلے مسلمانوں کے جملہ حالات	۱۱ سے ۱۵	۱۳ سے ۸ تک
قوم قریش کا مسلمانوں کو ایذا رسانی اور وفات ابوطالب وبی بی خدیجہ اور ہجرت اول	۱۶ سے ۱۹	۹ سے ۲ تک
شب معراج اور بیعت اول ودوم اور انصار وصحابہ کی ابتدائی حالات	۲۰ سے ۲۳	ایک سال قبل ہجرت
ہجرت رسول اللہ ودوست اوتکی۔ اور تواریخ سنین مروجہ عالم کی شرح ومقابلہ	۲۴ سے ۲۸	اول سال ہجری
مسلمانوں کا برادرانہ عہد وتبدیل قبلہ نماز تکا وجنگ بدر ودیگر غزوات	۲۹ سے ۳۴	سنہ ۲ ہجری
غزوات جنگ بنی قینقاع وجنگ احد وجنگ بیر جیع ودیگر جملہ حالات	۳۵ سے ۴۷	سنہ ۳ ہجری
جنگ خیبر وبیعت رضوان وصلح قریش وبی بی عائشہ پر تہمت زنا	۴۸ سے ۵۳	سنہ ۷ ہجری
فتح مکہ معظمہ ورسول اللہ کے قاصدوں کا اطراف کے بادشاہوں کے پاس جانا	۵۴ سے ۶۰	سنہ ۸ ہجری
غزوات جنگ بنی جذیمہ وجنگ حنین وطائف وتبوک وحج الوداع وغیرہ	۶۱ سے ۷۰	سنہ ۹ ہجری
وفات رسول خدا وتکفین وتجہیز وعمر وحلیہ واوصاف واخلاق حضرت کی کل حالات	۷۱ سے ۷۵	سنہ ۱۱ ہجری

	صفحات کتاب	سنہ ہجری
تعداد ازواج واولاد واصحاب ونشان وہتھیار وغزوات رسول اللہ کے حالات ومدارج	۷۶ سے ۷۹	سنہ ۱۱ ہجری
خلافت ابوبکر صدیق اور انتظام اور اون کی وفات کے حالات	۸۰ - ۸۶	سنہ ۱۳ ۱۲ ہجری
خلافت حضرت عمر فاروق اور اونکے عدل وفتوحات ممالک وشہادت کے حالات	۸۷ - ۹۶	سنہ ۲۴ ۲۳ ہجری
خلافت حضرت عثمان اور انتظام اور اونکی شہادت کے حالات	۹۷ - ۱۰۵	سنہ ۳۵ ۲۴ ہجری
خلافت حضرت علی اور انتظام وجنگ ہا وشجاعت وفضایل وشہادت اونکی	۱۰۶ - ۱۲۶	سنہ ۴۰ ۳۶ ہجری
خلافت امام حسن اور اونکی شہادت وبنی امیہ کی خلافت	۱۲۷ - ۱۳۶	سنہ ۶۰ ۴۰ ہجری
خلیفہ معاویہ کی حکومت وحالات اور اونکی وفات	۱۳۷ - ۱۳۸	سنہ ۶۰ ہجری
خلافت یزید ابن معاویہ وشہادت امام حسین وغیرہ حالات	۱۳۹ - ۱۴۴	سنہ ۶۱ ۶۴ ہجری
یزید کی حکومت اور وفات اور اونکے بیٹے کی خلافت ووفات	۱۴۵	سنہ ۶۵ ہجری
خلافت مروان وعبدالملک عبداللہ وقتل مروان وغیرہ	۱۴۶ - ۱۵۰	سنہ ۶۶ ۷۶ ہجری
خلافت منصور عبدالملک ولید ووفات کے حالات	۱۵۱ - ۱۵۶	سنہ ۶۸ ۹۶ ہجری
خلافت سلیمان وعمر اور اونکی حکومت ووفات کے حالات	۱۵۷ - ۱۶۰	سنہ ۹۷ ۱۰۱ ہجری
خلافت یزید ثالث وہشام اور اونکی وفات وغیرہ حالات	۱۶۱ - ۱۶۵	سنہ ۱۰۲ ۱۲۵ ہجری
خلافت ولید ومروان ابن محمد اخیر خلفائے امیہ کے حالات	۱۶۶ - ۱۷۳	سنہ ۱۲۶ ۱۳۱ ہجری
خلافت ولید ومروان وغیرہ کا قتل عام وخاتمہ خلافت بنی امیہ کی	۱۷۴ - ۱۷۶	سنہ ۱۳۲ ہجری

مختصر فہرست مضامین جلد سوم

خلافت سلاطین عباسیہ کا آغاز خلیفہ سفاح ومنصور وغیرہ سلاطین کے حالات	۱ سے ۴	سنہ ۱۳۳ ۱۴۲ ہجری
سلطان محمد وابراہیم وامام جعفر صادق وغیرہ کے حالات وامام ابوحنیفہ وابومسلم وغیرہ	۵ - ۹	سنہ ۱۴۳ ۱۵۸ ہجری
خلافت مہدی وہادی ورشید کے حالات وقتل امام موسیٰ کاظم وسادات	۱۰ - ۱۹	سنہ ۱۵۹ ۱۸۳ ہجری
خلافت یعنی سلطنت مامون رشید وطاہر کے حالات ووفات اکثر بزرگان اسلام	۲۰ - ۳۸	سنہ ۱۸۴ ۲۱۸ ہجری
یا دشاہت معتصم وعباس وعجیب مرض المرگ وسیرت مامون رشید ودیگر فتوحات وحالات	۳۹ - ۴۳	سنہ ۲۱۹ ۲۲۷ ہجری
سلطنت شاہ واثق وجعفر متوکل ومنتصر ومستعین ومہتدی اور اون کا خاتمہ	۴۴ - ۶۰	سنہ ۲۲۸ ۲۵۵ ہجری
سلطنت خلیفہ معتمد علی اللہ ونصر ویعقوب واحمد وغیرہ سلاطین کے حالات	۶۱ - ۷۲	سنہ ۲۵۶ ۲۸۱ ہجری
سلطنت خمارویہ ومعتضد ومکتفی باللہ ومقتدر وزیادت اللہ وفتوح افریقہ	۷۳ - ۸۱	سنہ ۲۸۲ ۲۹۶ ہجری
سلطنت سادات بنی فاطمہ کی عبید اللہ ومہدی وعبداللہ شیعی وغیرہ کے حالات	۸۲ - ۹۰	سنہ ۲۹۷ ۳۴۶ ہجری
سلطنت سادات کا خاتمہ اور خلیفہ قرمطہ وغیرہ بادشاہان ومکہ معظمہ میں فساد	۹۱ - ۱۰۲	سنہ ۳۰۷ ۳۲۱ ہجری
سلطنت بنی بویہ کا آغاز وقاہر باللہ کا زوال ومتقی کاذب کا قتل وفتوح افریقہ	۱۰۳ - ۱۰۶	سنہ ۳۲۲ ہجری
سلطنت بغداد وشام وخلیفہ راضی ومرداویج کا جنگ وقتل وغیرہ کے واقعات	۱۰۷ - ۱۱۷	سنہ ۳۲۳ ۳۳۱ ہجری
سلطنت سامانیہ شاہ نصر ولی یزید وسیف الدولہ وناصر الدولہ ومنصور علوی وغیرہ	۱۱۸ - ۱۲۶	سنہ ۳۳۲ ۳۴۷ ہجری
سلاطین روم پر فوج کشی وفتح اسلام وحجر اسود کا پھر لیکر یمن مکہ بنا اور جنگہائے عظیم	۱۲۷ - ۱۳۲	سنہ ۳۴۸ ۳۵۰ ہجری
غلبہ روم اہل اسلام وغیرہ پر وخلافت ملک اندلس وسلطنت سیف الدولہ وناصر الدولہ	۱۳۳ - ۱۴۷	سنہ ۳۵۱ ۳۶۴ ہجری
فتح اہل اسلام روم کو قتل شاہ روم وخلافت معز الدولہ وغزعوبہ وجنگ شام	۱۴۸ - ۱۵۰	سنہ ۳۶۵ ۳۶۶ ہجری
خلیفہ رکن الدولہ کا ایران پر غلبہ اور فتنگین کا دمشق پر اور بختیار کا مکہ پر	۱۵۱ - ۱۶۰	سنہ ۳۶۷ ۳۸۰ ہجری
خلفائے بغداد ومصر وعراق وکوفہ وغیرہ کے حالات اور سبکتگین کی غزنی پر حکومت اور سلاطین		
بخارا وخراسان کے حالات وابتدائے دولت مروان	۱۶۱ - ۱۶۸	سنہ ۳۸۱ ۳۸۷ ہجری
سلاطین بجایہ بہاء الدولہ اور یمین الدولہ یعنی سلطان محمود غزنوی کی غصب سلطنت وفتوحات خراسان وہند وغیرہ	۱۶۹ - ۱۷۸	سنہ ۳۸۸ ہجری تک

تمام شد جلد سوم

مطبوعہ مطبع افغانی امرتسر باہتمام نیاز علیخان تاجر کتب و مالک مطبع مذکور

(اصل عربی زبان سے)

تاریخ ابوالفدا کا اردو ترجمہ

جلد سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان سلطنت عباسیہ کا

اسی سال میں ابوالورد بن کوثر نے امارت بنی عباس کی موقوف کی یہ مروان بن محمد کی یاروں میں سے تھا مگر اس کا مطیع ہوا تھا جب عبداللہ بن علی ابوالورد کی پاس گیا تو وہ تیس ہزار لشکر عظیم کے تھا تب ان میں لڑائی ہوئی اور دونو فوج کے بہت سے آدمی مارے گئے لشکر ابوالورد کا شکست پاکر بھاگا لیکن ابوالورد قایم رہا۔ یہانتک مارا گیا۔ عبداللہ بن علی نے ابوالورد کی لڑائی سے فراغت پائی تو باشندے وہاں کے ان میں ہوئے اور نئے سرے عباسیوں نے بیعت کی پھر عبداللہ بن عباس دمشق میں گیا۔ اسوقت اہل دمشق بنی امیہ کش تھے۔ یا ان عبداللہ بن علی کو انھوں نے لوٹ لیا جب عبداللہ دمشق کے قریب آیا تو وہ سب بھاگ گئے اسنے ان کو امن دیا۔ اسی برس میں سفاح اپنے بھائی یحیی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو موصل کا عامل کیا۔ اسوقت اہل موصل نے اپنے پہلے حاکم کو نکال دیا تھا جب یحیی نے موصل میں جاکر قرار پایا دو گیارہ ہزار آدمی وہاں کے مار کر اسنے ان کی عورتوں اور لڑکوں کو قید کیا جگہ یحیی کے پاس اسوقت چار ہزار زنگی تھے۔ ایکعورت موصل کی رہنے والی ٹھہری ہوئی اور کہنے لگی کہ کیا ہوا عرب کی عورتوں کو کہ حبشیوں سے نکاح کرتی ہیں۔ اسکے اس کلام سے اسکے دل میں اثر کیا سب زنگیوں کو جمع کر

خلافت ابوبکر صدیق اور انتظام امور اور ان کی وفات کے حالات	۱ - ۸۶	
خلافت حضرت عمر فاروق اور ان کے عدل و فتوحات ممالک شہادت کے حالات	۸۶ - ۹۶	
خلافت حضرت عثمان اور انتظام امور اور ان کی شہادت کے حالات	۹۶ - ۱۰۵	
خلافت حضرت علی اور انتظام امور جنگ جمل و صفین و فضائل و شہادت ان کی	۱۰۵ - ۱۳۶	
خلافت امام حسن اور ان کی سبکدوشی خلافت کی	۱۳۶ - ۱۳۸	
شیعہ معاویہ کی حکومت و حالات اور ان کی وفات	۱۳۸ - ۱۳۹	
خلافت یزید بن معاویہ و شہادت امام حسین وغیرہ حالات	۱۳۹ - ۱۴۳	
یزید کی حکومت اور وفات اور اس کے بعد کی خلافت و وفات	۱۴۳	
خلافت مروان و عبدالملک بن مروان و ولید بن عبدالملک مروان وغیرہ	۱۴۳ - ۱۵۰	
خلافت حضرت عبدالملک بن مروان کے حالات	۱۵۰ - ۱۵۶	
خلافت سلیمان و عمر اور ان کی حکومت و وفات کے حالات	۱۵۶ - ۱۶۰	
خلافت یزید ثالث و ہشام اور ان کی وفات وغیرہ حالات	۱۶۰ - ۱۷۱	
خلافت ولید و مروان بن محمد اور خاتمہ خلافت بنی امیہ کے حالات	۱۷۱ - ۱۷۳	
خلافت ولید و مروان وغیرہ کا قتل عام و خاتمہ خلافت بنی امیہ کی	۱۷۳ - ۱۷۴	

مختصر فہرست مضامین جلد سوم

خلافت سلاطین عباسیہ کا آغاز تبلیغ سفاح و منصور و مہدی وغیرہ سلاطین کے حالات	۱ - ۴	
سلطان ابوجعفر منصور عباسی حضرت امام ابوحنیفہ و امام مالک وغیرہ	۵ - ۹	
خلافت مہدی و ہادی و رشید کے حالات و قتل امام موسیٰ کاظم و سادات	۱۰ - ۱۹	
خلافت بنی عباس و سلطنت آل برامکہ و حالات و وقائع اکثر بلاد اسلام	۲۰ - ۳۸	
بادشاہ معتصم عباسی و حملہ عموریہ و اخراج آل برامکہ و رشید و دیگر خلفاء و حالات	۳۹ - ۴۳	
سلطنت شاہ واثق و جعفر متوکل و منتصر و معتز و مہتدی و معتمد کے حالات	۴۴ - ۷۰	
سلطنت خلیفہ معتضد باللہ و مکتفی و مقتدر و قاہر و راضی باللہ کے حالات	۷۱ - ۷۳	
سلطنت خلیفہ متقی و مستکفی و مطیع و طائع و قادر باللہ و قائم بامر اللہ و مقتدی وغیرہ	۷۴ - ۹۰	
سلطنت سلاجقہ و ابتدائی حالات طغرل بیگ و الپ ارسلان و ملک شاہ و برکیارق وغیرہ	۹۰ - ۹۴	
سلطنت سلاجقہ کے حالات اور خلیفہ مقتدی باللہ و پادشاہان و مدعیان مصر و شام	۹۴ - ۱۰۱	
سلطنت بنی ارتق کا آغاز و ابتدائی حالات و سلطنت کا تقسیم و متفرق ہونا	۱۰۲ - ۱۰۳	
سلاجقہ روم و شام و تقسیم سلطنت و حالات سلطان قلج ارسلان وغیرہ کے	۱۰۳ - ۱۱۶	
سلطنت سلاجقہ شاہ ملک رحیم و سیف الدولہ و ناصر الدولہ و منصور و طغرل وغیرہ	۱۱۶ - ۱۲۶	
سلاجقہ روم و فتح کنیہ و فتح اسلام و قلج ارسلان کا پھر لیکر کنیہ میں کھینچا اور جنگ سے قیام	۱۲۶ - ۱۳۲	
خلفاء و امرائے اسلام وغیرہ کے حالات ملک ناصر سلطنت سیف الدولہ ناصر الدولہ	۱۳۲ - ۱۳۳	
فتح اہل اسلام و مرگ شاہ روم و خلافت صاحب الدولہ و فتح حلب و جنگ شام	۱۳۳ - ۱۵۰	
خلافت بنی العباس کا بیان و خلیفہ ناصر لدین اللہ کے حالات و فتوحات کا تذکرہ	۱۵۱ - ۱۶۰	
خلفائے بنی امیہ و عباس و ہجری و تذکرہ وغیرہ کے حالات و سلاطین کی اولاد پر حکومت		
بخارا و ترکستان کے حالات و ابتدائے دولت مروان	۱۶۱ - ۱۶۸	
سلاطین بنی سلجوق و سلطان الدولہ و سلطان ابوشجاع فرخ زاد کی خلافت و حالات	۱۶۹ - ۱۷۰	

مطبوعہ مطبع افغانی امرتسر باہتمام نیاز علیخان تاجر کتب و مالک مطبع مذکور

(اصل عربی زبان سے)

تاریخ ابوالفدا کا اردو ترجمہ

جلد سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان سلطنت عباسیہ کا

اسی سال میں ابوالورد بن کوثر نے امارت بنی عباس کی موقوف کی۔ یہ مروان بن محمد کی یاروں میں سے تھا۔ مگر اس کا مطیع ہوا تھا جب عبداللہ بن عباس ابوالورد کی پاس گیا تو وہ قنسرین میں مع لشکر عظیم کے تھا تب ان میں بڑی لڑائی ہوئی اور دونو فریق کے بہت سے آدمی مارے گئے لشکر ابوالورد کا شکست پاکر بھاگا لیکن ابوالورد قایم رہا۔ یہانتک مارا گیا۔ جب عبداللہ بن علی نے ابوالورد کی لڑائی سے فرصت پائی تو باشندے وہاں کے ان میں ہوئے اور نئے سر سے عباسیوں نے بیعت کی۔ پھر عبداللہ بن عباس دمشق میں گیا۔ اسوقت اہل دمشق بہی کش تھے۔ یاران عبداللہ بن علی کو انھوں نے لوٹ لیا جب عبداللہ دمشق کے قریب آیا تو وہ سب بھاگ گئے اسنے ان کو امن دیا۔ اسی برس میں سفاح نے اپنے بھائی یحیی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو موصل کا حاکم کیا۔ اسوقت اہل موصل نے اپنے پہلے حاکم کو نکال دیا تہا جب یحیی نے موصل میں جاکر قرار پایا تو گیارہ ہزار آدمی وہاں کے مار کر اسنے ان کی عورتوں اور لڑکوں کے قتل کا حکم دیا یحیی کے پاس اسوقت چار ہزار زنگی تھے۔ ایکعورت موصل کی رہنے والی کہڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ کیا ہوا عرب کی عورتوں کو کہ حبشیوں سے نکاح کرتی ہیں۔ اسکے اس کلام نے اسکے دل میں اثر کیا سب زنگیوں کو جمع کر

اُسنے قتل کیا۔ اسی برس میں سفاح نے اپنے بھائی ابوجعفر منصور کو حرمین اور آذربیجان اور آرمینیا پر حاکم کرکے بھیجا۔ اور اپنے چچا داؤد کو مدینہ اور مکہ اور یمن اور یمامہ کا حاکم کیا۔ کوفہ اور متعلقات کا حاکم اپنے بھائی عیسے بن موسے بن محمد بن عبداللہ بن عباس کو کیا۔ اور شام پر اسکا چچا عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس کا حاکم تہا۔ اور مصر پر ابوعون بن یزید اور خراسان اور جبل پر ابومسلم حاکم تھے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۳ھ اس برس میں حکومت چاہی روم نے ملطیہ اور قلیقلا پر کہ نام اُسکا قسطنطین تہا۔ اسی برس میں سفاح نے اپنے چچا سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس کو حاکم بصرہ اور متعلقات دجلہ اور بحرین اور عمان کا کیا۔ سلیمان بن عبداللہ بن عباس نے اہواز پر عمل کرنا چاہا۔ اسی برس سفاح کا چچا داؤد بن علی مدینہ میں فوت ہوا۔ سفاح نے اُسکی جگہہ زیاد بن عبداللہ حارثی کو حاکم کیا۔ اسی برس میں سفاح نے اپنے بھائی یحییٰ کو موصل سے معزول کیا کیونکہ اُسنے اہل موصل کو بہت قتل کیا تہا۔ اور وہاں کا حاکم اپنے چچا اسمعیل کو کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۴ھ اس برس میں سفاح حیرہ سے انبار میں گیا۔ ماہ ذی الحجہ میں بھی انبار کا رہنے والا تہا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۵ھ اس برس میں یحییٰ سفاح کا بھائی فارس میں مرگیا۔ جسے سفاح نے موصل سے موقوف کرکے فارس کا حاکم کیا تہا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۶ھ اس برس میں ابومسلم نے چاہا کہ سفاح مجھے بلائے۔ اور اجازت حج کی دے۔ چنانچہ اُسنے اُسے اجازت دی۔ تب ابومسلم معہ ابوجعفر کے حج کو گیا۔ ابوجعفر امیر حاجیوں کا تہا۔

ذکر سفاح کے مرنے کا اسی سال میں سفاح عارضہ چیچک سے ماہ ذی الحجہ میں فوت ہوا۔ عمر اسکی تینتیس ۳۳ برس کی تہی۔ مدت اُسکی بادشاہت کی قتل مروان سے چار برس تہی اور آٹھ مہینے پہلے مرنے مروان سے اسکی خلافت پر بیعت ہوئی تہی۔ سفاح دراز قد چیچکی ناک گورا رنگ تہا خوبصورت داڑھی تہی۔ اُس کے جنازہ کی نماز اُسکے چچا عیسے بن علی نے پڑھوائی اور انبار عقبقہ میں دفن کیا۔

بیان خلافت منور کا

یہ دوسرا خلیفہ بنی عباس کا تہا۔ اسکو سفاح نے بوصیت و بعہد کیا تہا۔ بعد اسکے اپنے بھتیجے عیسے بن موسے

بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو اس عہد نامہ پر مُہر کر کے کپڑے میں باندھ کر عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس بھیجا۔ چونکہ وقت مرنے سفاح کے ابوجعفر حج کو گیا تھا تو عیسیٰ بن موسیٰ نے لوگوں سے اسکی بیعت لی اور واسطے اطلاع دہی اس بیعت اور مرنے سفاح کے قاصد ابوجعفر کے پاس بھیجا۔ اُسوقت ابومسلم بھی حج میں ابوجعفر کے پاس تھا۔ اُسنے اور سب لوگوں نے اسکی بیعت کی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۷ھ - اس برس میں ابوجعفر حج سے کوفہ میں آیا اور اہل کوفہ کو نماز جمعہ کی پڑھائی۔ اور خطبہ پڑھا۔ پھر انبار کو گیا۔ وہاں مقیم رہا۔ اُسی برس میں منصور کے چچا عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنی خلافت پر بیعت لی ابوجعفر کے ساتھ ابومسلم بھی حج سے آیا تھا۔ ابوجعفر نے اُسکو معہ لشکر اپنے چچا عبداللہ بن علی پر بھیجا۔ عبداللہ نصیبین تھا۔ اُن دونوں میں کئی مرتبہ لڑائی ہوئی۔ طرح طرح کے کرا ابومسلم نے اس لڑائی میں کئے۔ آخر کو عبداللہ بن علی مع اپنے یاروں کے جمادی الآخر میں اس برس کے عراق کیطرف بھاگا۔ ابومسلم اُسکے لشکر پر متولی ہوا۔ یہ خبر منصور کو لکھی۔

بیان قتل ہونے ابومسلم خراسانی کا - بسبب دشمنی کے کہ ان دونوں میں ہوئی۔ منصور نے بعد بھاگنے اپنے چچا عبداللہ کے ابومسلم کو خراسان سے معزول کر کے حاکم مصر اور شام کا کیا۔ لیکن ابومسلم نے اسکو قبول نہ کر کے ارادہ جانے خراسان کا کیا۔ اسوقت منصور انبار سے مدائن کو گیا تھا۔ اُسنے ابومسلم کو لکھا کہ میرے پاس آ۔ ابومسلم نے آنے سے عذر کیئے۔ جب بہت نامہ و پیغام گئے آئے تب ابوجعفر پاس آیا مدائن میں معہ تین ہزار آدمی کے اور باقی لشکر حلوان میں چھوڑا۔ جب ابومسلم منصور پاس آیا تو ہاتھ چوم کر رخصت ہوا۔ دوسرے روز منصور نے چوکیداروں کو کہہ کر پیچھے بٹھا کر حکم دیا کہ جسوقت آواز ہاتھ سے ہاتھ مارنیکی بلند ہو تو تم نکلکر ابومسلم کو قتل کرنا۔ اور ابومسلم کو بلایا جب وہ آیا تو منصور نے اُسکے گناہ گننے شروع کیئے۔ ابومسلم اُن کا عذر کرتا تھا۔ جب منصور نے ہاتھ پر ہاتھ مارا فوراً نگہبان نکلے۔ اور ابومسلم کو قتل کیا۔ یہ قتل اس برس کے شعبان میں ہوا۔ ابومسلم نے اسکی بدولت سات سو قیدی قتل کیئے تھے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۸ھ - اس برس قسطنطین بادشاہ روم نے بلاد اسلام پر خروج کر کے ملطیہ کو زبردستی لیا۔ اور فصیل اُسکی ڈھائی لیکن وہاں کے باشندوں کو قتل سے معاف رکھا۔ اسی طرح کی واردات اس برس میں ہوئیں منصور نے مسجد الحرام کو بڑا کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۹ھ - **ذکر ابتدائے دولت امویہ کا اندلس میں**

اس برس میں عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم اندلس میں داخل ہوا سبب اس کا یہ ہوا کہ بنی امیہ جب مارے گئے تو باقیماندہ چھپ گئے عبدالرحمن مذکور اسی برس میں بھاگ کر حاکم اندلس کا ہوا۔ اسی برس میں منصور نے اپنے چچا عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس پر فتح پاکر اسکو نیست و نابود کیا۔ عبداللہ جب سے کہ ابومسلم سے بھاگا تھا چھپا رہتا تھا جیسے ہم نے ذکر کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۰ھ - اس برس میں منصور نے اپنے بھتیجے عبدالوہاب بن ابراہیم امام کو اور حسن بن قحطبہ کو ستر ہزار فوج سے ملطیہ کے بنانے کے واسطے بھیجا۔ انھوں نے اسکو چھ مہینے بنایا یا دس ماہ روم نے لاکھ فوج کے ساتھ جیحان سے اتر کے ان دونوں پر آیا چونکہ مسلمان بہت جمع ہو گئے۔ وہ بھاگ گیا اسی برس میں منصور حج کر کے متوجہ بیت المقدس اور رقہ اور ہاشمیہ اور کوفہ کا ہوا۔ اسی سال میں منصور نے مصیصہ کی فصیل بنائی اور مسجد جامع بنانیکا حکم دیا۔ اور وہاں ہزار آدمی لشکر کے رکھے نام اوسکا معمورہ رکھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۱ھ - اسی سال میں راوندیہ نے منصور پر خروج کیا۔ راوندیہ ایک قوم اہل خراسان سے مذہب ابی مسلم خراسانی پر ہی قایل ہیں تناسخ کے کہتے ہیں کہ روح آدم علیہ السلام کی عثمان بیٹے نہیک میں ہے اور قایل ہیں کہ خدا خلیفہ ابوجعفر منصور ہی جو کہلاتا پلاتا ہے۔ جب یہ لوگ ظاہر ہو کر محل منصور تک آئے تو انکے سرداروں کو کہ دو سو تھے قید کیا۔ اس امر سے وہ لوگ بہت خفا ہوئے۔ اور ایک جنازہ بنا کر گویا کہ وہ جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں۔ دروازہ قید خانہ تک پہنچے وہاں وہ تابوت پھینکا اور قید خانہ کا دروازہ توڑ کر اپنے سرداروں کو نکالا اور منصور کے پکڑنیکا قصد کیا۔ اسوقت وہ قریب چھ سو مرد کے تھے لوگوں نے غل مچایا اور دروازہ شہر کا بند کر دیا منصور بھی پیادہ نکلا لوگ جمع ہوئے۔ معن بن زائدہ کہ منصور سے چھپا رہتا تھا آیا اور راوندیہ سے منصور کے آگے لڑا۔ منصور نے اسی واسطے اسکا قصور معاف کیا اسدن سب راوندیہ ماری گئے

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۲ھ - اس سال میں گرفتار کئے منصور نے اولاد حسن بن علی بن ابیطالب گیارہ مرد اور قید کیا ان کو اسی برس میں جاں بحق ہوا عبداللہ بن شبرمہ اور عمر بن عبید معتزلی زاہد اور عقیل بن خالد صاحب زہری کا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۳ھ اس برس میں ظاہر ہوا محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسین بن علی بن ابیطالب وہ حاکم مدینہ کا ہوا اہل مدینہ اسکے تابع ہوئے۔ منصور نے اپنے بھتیجے عیسے بن موسیٰ کو اسکے پاس بھیجا جب وہاں پہنچا تو محمد بن عبداللہ نے اپنے واسطے خندق کھودی جہانکہ خندق کھودی تھی رسول اللہ نے احزاب میں

پھر ان دونوں میں لڑائی ہونے لگی یہانتک کہ محمد بن عبداللہ مذکور مع گھر والوں اور یاروں کے مارا گیا۔ اور جو سلامت رہا وہ بھاگا۔ محمد مذکور نرم اندام گندم گون دلاور بہت روزہ رکھنے والا نماز گذار تھا۔ لقب اسکا مہدی اور صاحب نفس زکیہ تھا۔ جب محمد قتل ہوا تو عیسےٰ بن موسےٰ مدینہ میں چند روز رہا پھر وہاں سے آخر ماہ رمضان میں عمرہ کے لئے مکہ کو گیا۔

ذکر بنائے بغداد۔ اس برس میں منصور نے بغداد کا بنانا شروع کیا۔ باعث اسکا یہ تھا کہ وہ ہراساں تھا کیونکہ ان سے نڈر نہ تھا جب ارادہ مقرر کرنے کسی موضع کا اپنی سکونت کے واسطے کیا تو بغداد سے بہتر نہ پایا اسی کو بنانا شروع کیا۔

پھر شروع ہوا ۱۴۴ھ سنہ ۱۴۵ھ۔ ذکر ظہور ابراہیم علوی کا۔ اس برس کے ماہ رمضان میں ظاہر ہوا ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن حسین بن علی بن ابی طالب بھائی محمد نفس زکیہ کا کہ پوشیدہ تھا ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھاگتا پھرتا تھا منصور اسکے پکڑنے کی تدبیر میں تھا جب وہ بصرہ میں آیا تو اپنے بھائی محمد بن عبداللہ کی بیعت لوگوں سے کروائی لیکن وہ اسکے پہنچنے سے پہلے قتل ہو چکا تھا۔ مدینہ میں لوگوں نے بیعت کی ان میں سے مرۃ العتبی اور عبدالواحد بن زیاد اور عمر بن سلمہ ضبعی اور عبداللہ بن یحییٰ رقاشی تھے سوائے ان کے اور فقیہوں اور صاحبان علم نے بھی بیعت کی یہانتک کہ چار ہزار شمار کئے گئے۔ اسوقت امیر بصرہ سفیان بن معاویہ تھا جب اسنے ابراہیم پر اجماع خلق دیکھا دارالامارہ میں بند ہوا مع اپنے گروہ کے ابراہیم نے دارالامارہ کو گھیر لیا سفیان نے طلب کی ابراہیم نے امان دی جب ابراہیم قلعہ میں داخل ہوا تو بوریہ پر کہ وہاں بچھا تھا اور ہوائے تند سے الٹ گیا تھا بیٹھا۔ آدمی ہوا سے اڑنے لگے۔ ابراہیم نے کہا کہ ہم نہیں اڑنے کے۔ اور اسی لپٹے ہوئے بوریہ پر بیٹھا رہا۔ ابراہیم نے بیت المال سے دو ہزار درہم پاکر قوت پکڑی بچاس لاکھ اپنے یاروں کے لئے مقرر کئے اور آپ زینب بنت سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس کے گھر گیا جسکی طرف بنی عباسی منسوب ہیں۔ اہل بصرہ کو امن دیکر حکم دیا کہ کوئی ان کا معترض نہ ہو جبکہ حکومت بصرہ ابراہیم پر مستقر ہوئی تب ایک گروہ کو واسطے حاصل کرنے حکومت اہواز کے بھیجا۔ اور ہارون بن سعد عجلی کو معہ ستر ہزار فوج کے واسطے کیطرف بھیجا عجلی نے اسپر فتح پائی۔ ابراہیم بصرہ میں ہمیشہ عاملوں اور لشکروں کی تفریق کرتا تھا یہانتک کہ خبر قتل اپنے بھائی محمد بن عبداللہ کی سنی تین دن پہلے عید الفطر سے پھر ابراہیم نے کوفہ کے جانے کا پکا قصد مضبوط کرکے بصرہ سے چلا مع ایک لاکھ فوج کے یہانتک کہ احمرا میں کہ سولہ فرسخ کوفہ سے ہے پہنچا۔ منصور نے عیسےٰ بن موسیٰ کو حجاز سے بلاکر سردار اس لشکر کا جو کہ مقابل ابراہیم بن عبداللہ کے تھا کیا۔ ان دونوں میں بڑی لڑائی ہوئی۔ آخر کو لشکر عیسےٰ بن موسےٰ کا بھاگا۔ لیکن دوسری لڑائی میں

یاران ابراہیم بھاگے مگر وہ خود کھڑا رہا تھوڑے سے آدمیوں سے کہ وہ چہار سو تھے دفعتہً ابراہیم کے حلق پر تیر لگا۔ اس نے نشستگاہ پر تکیہ کر کے کہا جو ہم نے چاہا تھا خدا نے نہ چاہا۔ اسکے یاروں نے جمع ہو کر اسے اٹھایا۔ لشکر عیسےٰ بن موسیٰ نے یہ حال دیکھکر حملہ کیا اور ان کی جمعیت کو متفرق کیا اور ابراہیم کا سر کاٹ کر عیسےٰ کے پاس لائے۔ اسوقت عیسیٰ نے سجدۂ شکر خدا تعالیٰ کر کے اس سر کو منصور کے پاس بھیجا۔ قتل ابراہیم پچیسویں ذیقعدہ ۱۴۵ھ میں ہوا۔ عمر اسکی اڑتالیس برس کی تھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۶ھ - اس برس منصور نے شہر ابن ہبیرہ سے بغداد کی طرف واسطے پورا کرنے اسکی عمارت کے کوچ کیا اور اپنے یاروں سے کہ انمیں سے خالد بن برمک تھا محل کسرےٰ اور مدائن کے توڑنے کا اور بغداد میں اسکا عمارا لیجانے کا مشورہ کیا۔ خالد بن برمک نے کہا یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ نشانیوں مسلمین سے ہے منصور نے یہ سنکر کہا اے خالد! تو نے اپنے بھائیوں عجمی کی رعایت کی اور محل سفید کے توڑنیکا حکم دیا۔ ایک طرف اسکی توڑی۔ جو روپیہ اسکے توڑنے میں صرف ہوا اس سے زیادہ کا مال اسمیں سے نہ نکلا۔ اسلئے اسکا توڑنا موقوف کیا تب خالد نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ تو موقوف کریگا کیونکہ مشہور ہوگا کہ جو پہلے بادشاہوں نے بنایا تھا اسے تو توڑ نہیں سکا منصور نے اسکی طرف توجہ نکر کے توڑنا موقوف کیا اور دروازے شہر واسط کے لیجا کر بغداد میں لگائے منصور نے بغداد کو گول اسواسطے بنایا کہ سب لوگ بادشاہ سے برابر قربت رکھیں اور محل کو اسکے بیچمیں اور مسجد جامع محل کے پاس بنائی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۷ھ - اس برس میں منصور نے اپنے بھتیجے عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو ولیعہدی سے موقوف کر کے اپنے بیٹے مہدی محمد کی بیعت کرائی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۸ھ - اس برس میں پیدا ہوا فضل بن یحییٰ بن خالد بن برمک۔ اور اسی برس میں حاکم موصل کا کیا منصور نے خالد بن برمک کو۔ پیدائش فضل کی پیدائش رشید سے سات دن پہلے تھی اسکو رشید کی ماں خیزران نے دودھ پلایا۔

بیان وفات امام جعفر صادقؑ - اس برس میں وفات پائی امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین علی بن امام حسین بن علی بن ابی طالب نے۔ امام جعفر صادق ایک بارہ اماموں سے ہیں۔ موافق رائے امامیہ کے پانچ امام ان سے پہلے علی بن ابیطالب کے پھر بیٹے ان کے حسن۔ پھر حسین۔ پھر زین العابدین پھر محمد باقر تھے پھر جعفر صادق تھے۔ کہ جنکا ذکر ہے۔ باقیوں کا ذکر بھی خدا نے چاہا تو کرینگے ہم

ان کا نام جعفر صادق ان کے سچ سچ بولنے کی باعث سے تھا۔ آنحضرت سے کلمات ہیں صنعۃ کیمیا اور زجر اور فال میں پیدائش اُن کی سنہ ۸۰ھ میں۔ اور وفات سنہ ۱۴۸ھ میں مدینہ میں ہوئی اور بقیع میں مدفون ہوئے۔ ماں ان حضرت کی بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق کی تھی۔ اسی برس میں وفات پائی محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلے قاضی نے

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۹ھ اس برس میں مرا ابومسلم بن قتیبہ۔ ری میں۔ وہ مرد مشہور عظیم القدر تھا اسی برس میں جاں بحق ہوا عیسےٰ بن عمر ثقفی جس سے خلیل نے نحو پڑھی۔ اسی برس میں مرا کہمس بن حسن تمیمی بصری۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۰ھ اس برس میں عبدالرحمن اموی نے فصیل قرطبہ کی بنائی۔ اسی برس میں مُوا جعفر بن ابوجعفر منصور۔ اسی برس میں مرا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطا۔ زوطا غلام تھا تیم اللہ بن ثعلبہ کا۔ زوطا اہل کابل سے تھا اور اہل بابل سے بھی کہا ہے اور اہل انبار سے بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ ہے کہ لگی نہی جسے غلامی لیکن آزاد کیا گیا۔ بیٹا اسکا ثابت مسلمان تھا۔ اسمٰعیل بن حماد بن ابوحنیفہ بن ابوحنیفہ مذکور کہتا ہے کہ ہم میں کوئی غلام نہ تھا۔ روایت ہے کہ ثابت پدر ابوحنیفہ کا بچپن میں علی ابن ابیطالب کے پاس گیا۔ اُن حضرت نے دعا کی کہ تجھ میں اور تیری اولاد میں برکت ہو۔ نسب ابوحنیفہ میں مختلف اقوال ہیں بعض نے کہا ہے کہ وہ نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان تھا۔ اسکے دادا نعمان بن مرزبان نے علی ابن ابی طالب کو مہرجان بکے دن فالودہ بھیجا حضرت نے اُسکو دعا دی۔ ابوحنیفہ کے وقت میں چار صحابہ یعنے انس بن مالک عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ میں سہل بن سعد ساعدی مدینہ میں۔ ابوطفیل عامر بن واثلہ تھے۔ لیکن اُن سے ملاقات نہیں ہوئی اور نہ کچھ اُن سے پڑھا۔ یہ جو اُسکے صحابی کہتے ہیں کہ اُسنے جماعت صحابہ سے ملاقات کی اور پڑھا اُسنے اولسے۔ یہ از روئے روایت ثابت نہیں ہوتا۔ مہرجان ایک خاصہ اکبری مذہب اہل فرس کا۔ اُسمیں یہ تھا کہ اُسدن اپنے بادشاہوں کو بان کا بیل ملتے تھے۔ اور کپڑا رنگا رنگ قصب وغیرہ کے پہناتے تھے برکت کیواسطے۔ اور سر پر اُسکے وہ تاج رکھتے تھے جسمیں صورت آفتاب کی بنی ہوئی تھی۔ اور جو پہلے وہاں جاتا اپنے ساتھ قسم میوہ جات سے لیجاتا۔ انوشیروان۔ اردشیر اسدن خزانہ نکالنے کا حکم کرتے تھے اور فرش اچھا بچھاتے تھے اور موافق مرتبہ ہر ایک شخص کے خلعت دیتے تھے۔ ابوحنیفہ عالم۔ عامل۔ زاہد۔ پرہیزگار تھا۔ ابوجعفر منصور نے اُسکے واسطے قضاۃ تجویز کی تھی۔ لیکن اُسنے انکار کیا۔ وہ خوبصورت میانہ قد تھا اور دراز قد بھی لکھا ہے حسن تقریر میں سب سے بہتر تھا۔ شافعی کہتا ہے کہ مالک سے کسی نے پوچھا کہ تو نے ابوحنیفہ کو دیکھا تھا۔ اُسنے کہا ہاں! وہ ایسا شخص مقرر تھا کہ اگر میں اُسکو کہتا کہ ایک چیز کو سونا بنا دے تقریر سے

تو وہ ثابت کر دیتا دلیل سے۔ بڑی رات تک وہ نماز پڑھتا تھا کہ نماز صبح وضوئے عشا سے اُسنے پڑھی چالیس برس تک۔ لکھا ہے کہ اُسنے ساٹھ ہزار قرآن اُسجگہہ ختم کیا جہاں وفات پائی۔ لیکن کم عربیتہ کے ساتھ مطعون تھا ولادت اُسکی سنہ ۸۰ھ میں ہوئی۔ اور لکھا ہے کہ سنہ ۶۱ھ میں۔ اور وفات پائی بغداد کے قید خانہ میں۔ قید اسواسطے کیا تو اختیار کرے قضا کو لیکن اُسنے قبول نہ کیا۔ اور لکھا ہے وہ فوت ہوا اُسدن جس دن شافعی پیدا ہوا۔ یعنے اس برس کے رجب میں اور جمادی الاولی میں یہی لکھا ہے۔ قبر اُسکی بغداد میں مشہور ہے زوطار بضم زا نقطہ دار اور واؤ ساکنہ اور طار مہملہ سے ہے۔ اسی برس میں محمد بن اسحاق صاحب مغازی فوت ہوا۔ اور لکھا ہے کہ وفات محمد بن اسحاق مذکور کی سنہ ۱۵۱ھ میں ہوئی وہ حدیث میں ثقہ تھا اہل علم کے نزدیک۔ بخاری نے اپنی تاریخ میں اسکا ذکر کیا ہے لیکن وہ روایت اس سے نہیں کرتا۔ اور مسلم نے بھی اُس سے سوائے ایک حدیث باب رجم کے روایت نہیں کی بوجہہ نہ روایت کرنے بخاری کی طعن مالک بن انس کا ہے۔ وفات ابن اسحاق کی بغداد میں ہوئی۔ اسی برس میں مقاتل بن سلیمان بلخی مفسر جاں بحق ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۱ھ اس برس میں حاکم سندھ کا منصور نے ہشام بن تغلبی کو۔ پہلے سندھ پر عمر بن حفص بن عثمان بن قبیصہ بن ابی صفرہ حاکم تھا۔ اُسے موقوف کر کے حاکم افریقہ کا کیا۔ عمر مذکور ملقب بہ ہزار مرد تھا۔ اسی برس میں منصور نے رصافہ اپنے بیٹے مہدی کے واسطے بنایا۔ یہ شہر بغداد کی شرق میں واقع ہے وہاں تھوڑا لشکر اپنا بھیجا۔ اسی برس میں مارا گیا معین بن زائدہ لسبت میں کہ سجستان میں ہے منصور نے جسے بنایا۔ اور گروہ خارجیوں نے قتل کیا دفعتہً اُسکے گھر پر ہجوم کیا۔ وہ حجامت کرتا تھا جب وہ مارا گیا تو اُسکی جگہہ اُسکا بھتیجا یزید بن زائدہ شیبانی حاکم ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۲ھ اس برس میں لڑا حمید امیر خراسان کابل پر

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۳ھ اور سنہ ۱۵۴ھ اس برس میں ابو عمر بن علا بن عمار کہ اولاد حصین تمیمی مازنی بصری سے تھا۔ کوفہ میں فوت ہوا نام اُسکا اُسکی کنیت ہی ہے۔ وہ سنہ ۶۸ھ میں پیدا ہوا اور سنہ ۶۸ھ میں بھی لکھا ہے وہ بھی سات قاریوں میں سے تھا۔ کلام اللہ کو سب سے بہتر جانتا تھا۔ اس برس میں منصور نے شام میں جا کر لشکر وہاں کے خارجیوں کی لڑائی کو بھیجا۔ اس برس میں اشعب طامع بھی راہی ملک بقا ہوا۔ اسی برس میں وہب بن ورد مکی زاہد فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۵ھ اس برس میں منصور نے کوفہ و بصرہ کی فصیل اور خندق بنائی۔ اور چاہا ایسی چیز بنانی

کہ جسمیں رعیت کا مال صرف ہو جب شمار چاہا تو پانچ پانچ درہم کی تقسیم کا حکم دیا۔ جب چالیس چالیس جمع آئے تو شاعر نے کہا اے قوم حاضر ہو تم اُس چیز کو جو ہاتھ کو ہو ہمارے امیر المومنین سے تقسیم پانچ کی اور جمع ہوتا چالیس ہمارے کا۔ **ذکر وفات منصور کا۔ پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۶ھ** اس برس میں فوت ہوا حمزہ بن حبیب بن عمارہ کہ مشہور زیات تھا۔ وہ ہی سات قاریوں میں سے تھا۔ اسی سے قسائی نے قرأت سیکھی۔ وہ کوفہ سے حلوان میں تیل اور حلوان سے کوفہ میں بکری اور جو لیجاتا تھا۔ اسی لئے اُسکو زیات کہتے تھے **پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۷ھ** اس برس میں انتقال کیا اوزاعی فقیہ نے جسکا نام عبدالرحمن بن عمر بن محمد تھا عمر اُسکی ستر برس کی تھی کنیت اُسکی ابوعمرو رہنے والا بیروت کا تھا وہیں فوت ہوا اور بعلبک میں پیدا ہوا سنہ ۸۸ھ میں۔ وہ خضاب مہندی کا کرتا تھا وہ شام کے رہنے والوں کا امام تھا۔ لکھا ہے کہ کسی نے ستر ہزار مسئلہ کا جواب دیا۔ قبر اُسکی اُس قریہ میں ہے جو دروازہ بیروت پر ہے جسکا نام خنوس ہے اُس قریہ کے رہنے والے نہیں جانتے اُسکو لیکن وہ کہتے ہیں کہ یہ قبر کسی نیکبخت کی ہے۔ اوزاعی منسوب طرف اوزاع کے جو بطن ہے حمیر سے اور لکھا ہے کہ بطن ہمدان سے۔ اسکا دادا یحمد بضم یا مثناۃ اور سکون حا مہملہ اور کسر میم اور دال مہملہ کے تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۸ھ ذکر وفات منصور کا۔ منصور عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس تھا۔ وفات اُس کی اس برس میں چوبیسویں ذی الحجہ کو بیر میمونہ میں ہوئی۔ یہ بغداد سے حج کے لئے معہ اپنے بیٹے مہدی کے نکلا تھا۔ وہاں منصور نے مہدی سے کہا کہ میں ذی الحجہ میں پیدا ہوا اور اسی مہینہ میں حاکم ہوا اب گمان کرتا ہوں کہ اسی مہینے میں مرونگا۔ اسی برس میں باعث میرے حج کرنیکا یہی تھا۔ تجھ لازم ہے کہ پرہیز کرے میرے بعد اُن چیزوں سے جو تجھسے متعلق ہوں یعنے ملاقات مسلمین۔ اسیطرح کی اُسکو وصیت کرکے وداع کیا۔ پھر رونے لگے۔ پھر حج کو گیا۔ اور وہاں بیر میمونہ میں احرام باندھے ہوئے مرگیا۔ تاریخ مذکور میں۔ بیماری اُسکی کھڑا رہنا تھا۔ عمر اُسکی ترسٹھ برس کی تھی۔ مدت بادشاہت اُسکی بائیس برس تین مہینے کی کچھ کسر تھی۔ منصور گندم گوں نحیف پچکی ہوئی گال تھا۔ تیر میں پیدا ہوا جو زمین ہیرات سے ہی مدفون ہوا۔ مقبرہ معلی اور اثر احرام باقی رکھا۔ جب دفن کیا تو سراج کہلاتا تھا۔ جو وارد ہوتا کہ حج میں گذرتا اُن میں سے یہ ہیں کہ خلیفہ منصور گرد کعبے کی رات کو پھرتا تھا۔ ناگاہ سنا کہ کوئی شخص کہتا ہے۔ اے اللہ تجھسے شکوہ کرتا ہوں پہلی بغاوت و فساد سے زمین پیادہ حائل ہونے طمع سے حق اور صاحب حق میں۔ منصور نے یہ سنکر طرف مسجد کے نکلکر اُسے بلایا اور پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے۔ اُسنے کہا اے سردار مومنوں کے اگر مجھے پناہ دے تو تجھے

چند باتونکے اصل اصول سے خبردار ہوں جب اسنے امن دیا تو وہ کہنے لگا وہ شخص جسکو طمع عارض ہے یہانتک کہ حق اور صاحب حق میں حایل ہوا۔ تو ہی ہے اے سردار مومنوں کے۔ منصور نے کہا افسوس تجھ پر۔ مجھ کیونکر طمع عارض ہے۔ سبز و سفید کھٹا میٹھا زمانہ کا میرے قبضہ میں ہے۔ اسنے کہا اللہ نے تجھ نگہبان آدمیوں اور ان کے مال کا کیا ہے۔ اور تو نے انہیں اور اپنے میں پردہ گچ اور آہن کا بنایا اور دروازے لوہے کے لگائے۔ اور چوبداروں کو سونپ ہتھیار دہاں ٹھہراکر حکم دیا کہ کسی کو آنے نہ دیں مگر فلاں فلاں کو مظلوم اور ملول ہو کے ننگے محتاج مہمان کے آنے کا حکم نہیں ہے اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ جسکا حق اس مال میں نہ ہو یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ تو نے اسے اپنے لیے خاص کیا ہے۔ اور رعیت پر تنگی کرکے مال جمع کرتا ہے اور انہیں نہیں دیتا جسے چاہتا ہے دیتا ہے یا جمع کرتا ہے۔ کہینگے یہ لوگ کہ یہ شخص وہ ہے جسنے چوری خدا کی کی۔ ہم اسکی چوری کیوں نہ کریں؟ اسنے بندوں واسطے رعایا کا نفس قید کیا۔ یہ لوگ باریاب آپسمیں اکٹھا کرکے جس چیز کو چاہینگے تجھ تک پہنچا دینگے اور جسکو چاہینگے نہ پہنچا دینگے۔ جبکہ حاکموں کا یہ حال ہوگا۔ تو معاملات رعایا کے خراب ہونگے۔ یہ خبر جب شہرت پائیگی تو سب لوگ حاکموں سے خوف کرینگے اور عامل رعیت پر ظلم کریں گے پھر رعایا میں جو صاحب قدرت ہیں وہ اپنے سے کم پر ظلم کرینگے۔ اسیطرح سے بلاد اللہ کے ظلم سے پُر ہوئے ظلم کرنے اور فساد کرنیسے یہ تم تیری بادشاہت میں شریک ہوئی۔ اور تو غافل ہے۔ اگر کوئی فریادی آئے تو آنے نہ دینگے اگر وہ اپنا حال تجھ پر ظاہر کرنا چاہے تو تو بھی اسے منع کریگا کیونکہ تو نے ایک شخص واسطے فیصلہ قضایا کے مقرر کیا جو مظلوم جب اس پاس جائیگا وہ اسکو دفع کریگا۔ اور جب تیرے آگے فریاد کرے تو مار کھائیگا تاکہ اوروں کو تنبیہ ہو۔ تو اسکو دیکھتا ہے اور منع نہیں کرتا۔ اب بتا کہ اسلام کہاں رہا۔ اگر تو اپنے بیٹے کے واسطے مال جمع کرتا ہے تو اللہ اس کو ماں کے پیٹ میں ساقط کریگا اسکا مال میں حصہ نہ ہوگا۔ کوئی فرزند نہیں کہ اسکے نیچے ہاتھ بخیل کا نہو کہ وہ نگہبان اسکا ہے۔ اللہ اطفال پر ایسا مہربان ہے کہ آدمیوں کی بھی رعیت اسپر ہوتی ہے۔ تو کیسا دینے والا نہیں۔ بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے بحساب دیتا ہے۔ اگر تو مال کو بندوبست ملک اور قوت کو جمع کرتا ہے تو اللہ نے تجھے حال بنی امیہ کا دکھایا ہے کہ ان کو سونے چاندی جمع کئے ہوئے نے کچھ فائدہ نہ دیا۔ اور نہ سیاہ گھوڑے ہتھیار کچھ کام آئے۔ اللہ نے جو چاہا سو کیا۔ اگر تو اجتماع مال واسطے حصول مرتبہ کے جو اس سے بڑا ہو کرتا ہے تو قسم خدا کی جس مرتبہ پر کہ تو ہے اس سے کوئی مرتبہ بڑا نہیں۔ ہاں ایک مرتبہ ہے مگر اس تک جب پہنچے گا کہ مرتبہ موجود کے خلاف ہو۔

ذکر اولاد منصور کا کہ وہ مہدی محمد ہے۔ کیونکہ جعفر اکبر اپنے باپ کی زندگی میں فوت ہوا اور اولاد منصور سے سلیمان۔ عیسےٰ۔ یعقوب۔ جعفر اصغر صالح مسکین تھے منصور خلافت میں بڑا خوش خلق تھا۔

ذکر خلافت مہدی کا۔ مہدی محمد ابن منصور کہ وہ تیسرا خلیفہ عباسیوں کا تھا۔ ذی الحجہ میں باپ کے مرنے اور لوگوں کی بیعت کرنے کی خبر اسکو پہنچی۔ اسواسطے کہ قاصد بغداد سے مکہ کو گیارہ دن میں۔ بعد معلوم ہونے خبر انتقال کے اہل بغداد نے بیعت اس کی کی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۹ھ و سنہ ۱۶۰ھ اس برس میں مہدی نے حکم کیا پھیرنے نسب آل زیاد کا کہ معاویہ ابن سفیان نے عبید رومی سے ملایا تھا۔ اُن کو قریش اور دیوان قریش اور عرب سے نکال کر ثقیف کیطرف پھیرا۔ اسی برس میں مہدی نے حج کیا۔ اور لوگوں کو مال بہت دیا اور مسجد رسولخدا کو دراز کیا اور حملہ بلخ سے مکہ تک کیا۔ اسی برس میں داؤد طائی زاہد فوت ہوا کہ یاران ابی حنیفہ سے تھا۔ اور عبدالرحمن بن عبداللہ مسعود مسعودی راہی ملک بقا ہوا۔ اور اسی برس میں خلیل بن احمد بصری نحوی استاد سیبویہ کا فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۱ھ اس برس میں حکم کیا مہدی نے جائے محکم مکہ کے رستہ میں لینے کا اور نئے کرنے امہال اور برک کا اور کھودنے کنوؤں کا اور چھوٹا کرنا میلوں کا شہروں میں اور برابر منبر نبی کے بنانے کا اسی برس میں مہدی نے یحییٰ بن خالد برمک کو اپنے بیٹے ہارون کے ساتھ کیا۔ مادر ہادی کے ساتھ امان بن صدقہ کو کیا۔ اسی سال میں سفیان ثوری نے انتقال کیا۔ پیدائش اسکی ۹۷ھ میں تھی۔ اسی سال میں ابراہیم بن ادہم بن منصور زاہد فوت ہوا۔ جائے پیدائش اسکی بلخ تھی۔ شام میں جاکر لنگر گاہ سنانیہ کو کرہ بکر بن وائل سے ہے۔ ابراہیم بن بشار کہتا ہے کہ میں نے ابراہیم بن ادہم سے پوچھا کہ ابتدا تیری کونسی تھی کہ زاہد بنا۔ اسنے کہا کہ اسکے پوچھنے سے نہ پوچھنا بہتر ہے۔ لیکن میں اُسے ہمیشہ پوچھتا تھا۔ آخر کو اُس نے کہا کہ باپ میرا بادشاہ خراسان تھا۔ میری طبیعت شکار دوست تھی۔ ایک دن میں سوار تھا۔ اور کتا میرا شکار پر چلا۔ ناگہاں میں نے آواز پیچھے سے سُنی کہ اے ابراہیم تجھے اسواسطے نہیں پیدا کیا۔ اور نہ یہ تجھے حکم کیا ہے اس وقت خوف سے میرے بدن کے بال کھڑے ہوگئے میں نے دائیں بائیں جو دیکھا تو کسی کو نہ پایا۔ تب میں نے لعنت کی شیطان کو اور گھوڑے کو حرکت دی پھر تو بس زین سے سنا کہ اے ابراہیم! اسواسطے نہیں پیدا کیا ہے تجھے۔ اور نہ یہ حکم دیا ہے تجھے۔ جب یہ سنا تو پھرا اور یہ کہا کہ امید ہے ڈرانیوالا خدا کی طرف سے مجھ پاس آیا تم ہے اب میں نافرمانی خدا کی نہ کرونگا۔ پھر اپنے اہل و عیال کیطرف متوجہ ہوا یہانتک کہ عراق میں گیا پھر شام میں گیا پھر

طرابوس میں آیا۔ پھر اجارہ چاہا مجھسے ایک باغبان نے باغ کو۔ باغ میں بہت دن رہا۔ جتنا میں آپ کو چھپاتا اور آدمیوں سے بھاگتا اُتنا ہی مشہور ہوتا تھا۔ ابراہیم بن ادہم اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کہاتا تھا جیسے کھیتی کاٹنے یا باغ کی نگہبانی کرنے یا مٹی کھودنے سے۔ اللہ اُسپر رحمت کرے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۲ و سنہ ۱۶۳ھ۔ ذکر مقنع خراسانی کا۔ اس برس میں مہدی آمادہ لڑائی کا ہوا۔ خراسان اور غیر خراسان سے لشکر جمع کرکے ہرون آتار کر دہان سے گیا۔ اپنے بیٹے موسیٰ ہادی کو بغداد پر خلیفہ کیا۔ اور اپنے بیٹے ہارون رشید کو اپنے ساتھ لیگیا۔ جب مہدی حلب میں پہنچا تو اُسنے سنا کہ اس نواح میں قوم زنادقہ ہیں اُن سب کو جمع کرکے قتل کیا اور اُن کی کتابیں پھاڑ ڈالیں۔ اپنے بیٹے ہارون کو معہ لشکر لڑائی پر چھوڑ کر آپ جیحان کو گیا۔ ہارون نے شہر روم میں بہت شورش کرکے بہت فتوحات حاصل کیں اور سلامت اور فتح مند پھر گیا۔

ذکر مرنے مقنع خراسانی کا۔ اس برس میں مقنع خراسانی مارا گیا کہ نام اُسکا عطا تھا۔ حالات یہ ہیں کہ وہ ایک مرد جادوگر خیال کیا جاتا تھا۔ آدمیوں کو صورت چاند کی طلوع ہوتی ہوئی اور دو مہینے کے رستے سے وہ چاند دکھاتا تھا۔ اسی چاند کی طرف ابن سنابلک نے اپنے قول میں کہ مضمون اُسکا یہ ہے اشارہ کیا ہے۔ لازم جان تو اس امر کو کہ چاند مقنع کا طالع نہیں جادوؤں سے بلکہ میرے چاند کے دیکھنے سے طالع ہے جو سبکو علے العموم روشن کرتا ہے۔ مقنع مذکور نے دعوے خدائی کا کیا تھا۔ جماعت کثیر اُسکی مطیع ہوئی۔ وہ کہتا تھا کہ اللہ گھس گیا ہے آدم میں۔ پھر نوح میں پھر اور نبیوں میں کہ یکے بعد دیگرے تھے یہانتک کہ مجھ میں بھی ہے ماوراء النہر رستاق کش سے ایک قلعہ بناکر کہ نام اُسکا سنام تھا وہاں سکونت کی۔ جب آدمیوں نے بلوا کرکے اُس قلعہ میں اُسے گھیرا تب اُسنے اپنی عورتوں کو زہر پلاکر مار ڈالا اور آپ بھی زہر پیکر اسی سال مرگیا۔ خدا کی لعنت اُسپر ہو جبو۔ مسلمان اُسکے قلعہ میں گھس آئے۔ اور وہاں اُسکے سب لوگوں کو قتل کیا۔ خواہ تابع۔ خواہ متعلق۔ ابتدا میں وہ چھوٹا قد۔ اہل مرو سے تھا۔ اور بدصورت کانڑا ہوتا تھا۔ کنٹا وہ رکھتا تھا۔ بلکہ ایک سونے کا مونہہ بنایا تھا اُسے مونہہ پر چڑھائے رہتا تھا۔ مقنع اُسے اسی واسطے کہتے ہیں۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۴ھ اس برس میں منصور کا چچا عیسےٰ بن علی بن عبداللہ بن عباس جاں بحق ہوا۔ عمر اُسکی اٹھتر برس کی تھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۵ھ اس برس میں مہدی نے اپنے بیٹے ہارون رشید کو موہبت سے لشکر کر

واسطے لڑائی روم کے خلیج قسطنطنیہ پر بھیجا۔ وہ روم کو قتل اور لوٹ کر پھر آیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۶ھ اس برس مہدی اپنے ولیعہد یعقوب بن داؤد بن طبنان پر قابض ہوا جو پہلے وزارت مہدی سے نصر بن سیار کے واسطے لکھتا تھا جب معطل اور بیکار ہوا تب مہدی سے ملا اور منصب وزارت پر قایم ہوا سب کام اس سے متعلق ہوئے جب یہ وزارت کے کام پر قادر ہوا تو دشمن رشک سے درپے اسکی خرابی کے ہوئے۔ یہانتک کہ اسے پکڑا اور قید کیا۔ اور خلافت رشید تک قید رہا جب اندھا ہوا چھوڑ دیا۔ وہ مکہ میں گیا۔ یا مہدی کے اسکے پاس آن کر شراب پیتے تھے۔ اور مہدی ان کو منع کرتا تھا جب نہ مانا تو مہدی نے تنگ ہو کر اسکو قید کیا۔ اسی حال میں بشار بن برد نے شعر کہا کہ مضمون اسکا یہ ہے اے بنی امیہ مکدر ہوئے تم ہمیشہ ہو غفلت تمہاری اس بات سے کہ خلیفہ یعقوب بیٹا داؤد کا ہے۔ خراب ہوئی خلافت تمہاری اے قوم! پس عرض حال کرو خلیفہ خدا سے دف بجنے اور عود بجنے کی۔ اس برس ڈاک بٹھائی مہدی نے مکہ اور مدینہ اور یمن میں خچر اور اونٹ کی۔ اس برس میں بشار بن برد شاعر زندقہ مارا گیا۔ وہ اندھا تھا کہ پیدا ہوا تھا صاف آنکھیں۔ نوے ۹۰ برس کی عمر میں وہ قتل ہوا۔ بشار مذکور آگ کو زمین پر فضیلت دیتا تھا اور رائے شیطان کو صواب جانتا تھا نکرنے سجدہ آدم میں۔ لعنت ہو خدا کی اسپر۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۷ھ۔ اس برس میں فوت ہوا عیسے بن موسی بن محمد بن علی بن عبداللہ بھتیجا سفاح اور منصور کا۔ یہ وہ شخص تھا جسکے لئے وصیت کی تھی سفاح نے خلیفہ ہونیکی بعد منصور کے منصور نے اسکو موقوف کر کے اپنے بیٹے مہدی کو حاکم کیا۔ عمر عیسے بن موسے مذکور کی پینسٹھ برس کی تھی۔ اس برس میں وسیع کیا مہدی نے مسجد حرام اور مسجد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۸ھ۔ ذکر مرنے مہدی کا۔ اس برس میں فوت ہوا مہدی محمد بن عبداللہ منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ماسندان میں بائیسویں محرم کو۔ مدت اس کی خلافت کی دس برس اور ایک مہینہ تھا۔ عمر اسکی تینتالیس برس کی تھی۔ جوزلکے نیچے دفن کیا اسکے بیٹے رشید نے اسپر نماز پڑھی۔ جب مہدی کچہری کرتا تو کہتا کہ قاضیوں کو بلاؤ۔ اگرچہ ان کے بلانے سے کچھ فائدہ نہیں لیکن ان کی حیا سے گناہ نہ کرونگا۔

ذکر بادشاہت ہادی کا جو چوتھا بادشاہ عباسیوں کا تھا

موسی ہادی گرگان میں اہل طبرستان سے لڑتا تھا کہ لشکر مہدی نے اسکی خلافت پر بیعت کی۔ جس دن

مہدی نے وفات پائی یعنے بائیسویں محرم ۱۶۹ھ کو جب رشید معہ لشکر مہدی کے بغداد میں پہنچا پہرے آتے تھے امندان سے جب بھی بیعت ہادی کی لی گئی۔ لکھا رشید نے سبکو مرنا مہدی کا اور بیعت لینا ہادی کا جب ہادی کو خبر مرنے اپنے باپ مہدی کی اور بیعت کی گرگان میں پہنچی حکم کوچ کا دیا۔ اور ڈاک میں روانہ ہوکر بیس دن میں بغداد میں داخل ہوا اور اپنا وزیر ربیع کو بنایا۔

ذکر ظاہر ہونے حسین بن علی بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب کا

اس برس میں حسین مذکور ظاہر ہوا مدینہ رسول میں۔ اسکے ساتھ گروہ رشتہ داروں کا تھا جنمیں سے حسن بن محمد بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب اور عبداللہ ابن اسحاق بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب تھا۔ عبداللہ مذکور بیٹا عائکہ کا تھا جب حسین مذکور نے مضبوطی پائی تو اُسمیں اور ہادی کے عامل میں جسکا نام عمر بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب کا تھا۔ مدینہ پر لڑائی ہوئی عمر مذکور بھاگا اور سب لوگوں حسین مذکور سے کتاب خدا اور رشتہ پیغمبر پر واسطے مرتضےٰ کے کہ آل محمد سے تھا بیعت کی حسین اور اُسکے یاروں نے۔ گیارہ روز میں سامان درست کرکے ہفتہ کے دن چوبیسویں ذیقعدہ کو نکلے جب حسین مکہ میں پہنچا تو ایک گروہ بندگان مکہ کا اُسے آملا۔ اس برس میں جماعت بنی عباس اور اُن کے دوستوں نے حج کیا تھا۔ اُن میں سے سلیمان بن ابی جعفر منصور اور محمد بن سلیمان بن علی اور عباس بن محمد بن علی تھا۔ اور سوائے انکے اور لوگ بھی تھے جنھوں نے حج کیا تھا۔ یہ سب اُس سے آملے۔ ترویہ کے دن حسین مذکور سے لڑائی ہوئی حسین مذکور مارا گیا اور یار اُسکے بھاگ گئے۔ اُسکا سر کاٹ کر دونوں شخص مذکور بن سمیت بنی عباس کے آگے حاضر کیا۔ اور اور بھی زیادہ سو سر سرداران اہل مدینہ اور اُسکے یاروں کے اُسکے ساتھ تھے۔ از انجملہ سلیمان بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کا بھی سر تھا۔ اور جو لوگ بھاگے تھے وہ حاجیوں میں مل گئے۔ نام اُس جگہ کا جہاں لڑائی ہوئی فج ہے جو مکہ سے طائف کی طرف واقع ہے۔ یہ شہر ایسا مشہور ہے کہ شاعر نمیری نے بھی اپنے شعر میں کہا ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ ہم نے ہوتک کی دے قبیلہ نعمان کا۔ اگر چاہے اُنمیں زینب عورتوں شرگین میں چلینگی فج میں پھر قام کرینگی رات کو لبیک کہتی ہوئی۔ واسطے اللہ کے عمرہ باندھنے والیاں۔ اور بعضے شاعروں نے اُن کے فج میں قتل ہونے میں شعر کہا ہے جسکا مضمون یہ ہے۔ "البتہ رقتا ہوں میں بلند آواز سے حسین اور حسن اور علی بن عائکہ پر کیونکہ دیکھا میںنے اُنہیں کہ اُن کو کفن نہیں اُترے فج میں صبح کو نہ مثل دفن کیے ہوئے والوں

میں سے ادریس بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب کا۔ ڈاک واضح غلام بنی عباس پر بیٹھ کر مصر میں آیا۔ واضح مرد شیعہ تھا۔ ادریس کو ڈاک مذکور پر سوار کرکے مغرب کو لیگیا۔ یہانتک کہ زمین طنجہ میں پہنچا۔ جب ہادی نے یہ سنا تو واضح کو گردن مارا اور ادریس اس شہر میں رہا یہانتک کہ رشید نے شماخ نامی غلام بنی اسد کو بھیجا۔ اُسنے زہر سے ادریس کو مارا۔ جب ادریس فوت ہوا تو اُسکی ایک حرم حاملہ تھی وہ بیٹا جنی کہ نام اُسکا بھی ادریس رکھا باپ کے نام پر۔ جب تک وہ بڑا نہوا وہیں رہا۔ پھر اُس بلاد کے ملک میں آیا جب حسین کا سرمعہ باقی سروں کے ہادی کے پاس آیا تو بسبب خفگی کے اُن کو انعام نہ دیا۔ حسین مذکور شجاع اور کریم تھا یہانتک کہ یہ جب مہدی کے پاس آیا تھا تو مہدی نے چالیس ہزار دینار اُسے دیئے تھے۔ اُس بغداد و کوفہ میں سب بانٹ دیئے۔ جب کوفہ سے نکلا تو کچھ اوڑھنے کو بھی پاس نہ تھا۔ سوائے پوستین کے اُسکے نیچے کرتا بھی نہ تھا۔ اس برس میں فوت ہوا مطیع بن اماس کہ جو شاعر تھا۔ اسی برس میں فوت ہوا نافع بن عبدالرحمن بن ابونعیم کہ قرار سبعہ میں سے تھا۔ نافع سے دوراوی روایت کرتے ہیں یعنے ورش اور قنبل۔ نافع باب قرآۃ میں پیشوا اہل مدینہ کا تھا۔ سب اہل مدینہ اُسکی قرآۃ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اور اُسی میں شمار کیئے جاتے تھے۔ وہ قایم مزاج اور بہت سیاہ رنگ تھا۔ مالک نے اُسکے سامنے قرآن پڑھا تھا۔ یہ نافع بیٹا عبدالرحمن مقری کا غیر ہے اُس نافع کا جو غلام تھا۔ عبداللہ ابن عمر محدث کا۔ یہ جانا ضرور ہے کہ اس برس میں فوت ہوا ربیع بیٹا یونس چوبدار منصور کا اور غلام اُسکا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۰ھ ۔ اس برس میں موسے ہادی بن محمد مہدی بن عبداللہ منصور فوت ہوا پندرہویں تاریخ شب جمعہ کو۔ یہ ایک برس تین مہینے بادشاہ رہا۔ عمر اسکی چھبیس برس کی تھی۔ بعضے کہتے ہیں کہ اُسکی ماں خیزران نے اُسکو قتل کیا۔ اسطرح سے کہ لونڈیوں کو حکم دیا کہ اُسکے مونھ کو اسطرح باندھیں کہ دم بند ہو جائے۔ اُنھوں نے ایسا ہی کیا۔ چونکہ وہ مریض تھا مرگیا۔ اُسکو عیسے باد اکبری میں اُسکے باغیں دفن کیا وہ گراں ڈیل گیدانتھا۔ اور اوپر کا ہونٹھ اُسکا موٹا تھا۔ اُسکے سات بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔

ذکر خلافت رشید بن مہدی کا جو پانچواں بادشاہ عباسیوں کا تھا

اور سنہ ۱۷۰ھ میں ہارون رشید بن مہدی محمد نے بیعت خلافت رشید پر کی جس رات کو ہادی مرگیا اُسکی بعد ہادی کی ماں خیزران ام ولد یعنے لونڈی تھی۔ رشید رے میں آخر ذی الحجہ ۱۴۸ھ میں پیدا ہوا تھا جب ہادی عیسے باد میں فوت ہوا نماز جنازہ اُسکی رشید نے پڑھی پھر بغداد کو گیا۔ اس برس کے ماہ شوال میں

امین محمد بیٹا رشید کا زبیدہ سے پیدا ہوا۔ اور وزیر یحیٰی رشید نے یحیٰی بن خالد کو اور سب کام اسپرد سونپے۔ اس برس میں جدا کیا رشید نے تمام ثغور کو جزیرہ اور قنسرین سے اور اس سے علیحدہ شہر مقرر کر کے نام اس کا عواصم کہا۔ اور فرج خادم ترکی کو حکمران بنا نے طرسوس کا۔ اور اسکے آباد کرنیکا۔ اس برس میں حکمران عبد الرحمن داخل اموی حاکم اندلس کو بنانے مسجد قرطبہ کا اور سو ہزار دینار اسے دیئے۔ وہ رہنے والا کینہ کا تھا۔

پھر شروع ہوا ۱۷۱ھ - اس برس میں عبد الرحمن اموی حاکم اندلس مرگیا قرطبہ میں کہ داخل عمل ہے واسطے داخل ہونے اسکے بلاد مغرب میں۔ وہ عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف تھا۔ وفات اسکی ربیع الآخر میں ہوئی۔ پیدائش اسکی دمشق میں ۱۱۳ھ میں ہوئی۔ مدت حکومت اندلس کی تینتیس ۳۳ برس تھی۔ کیونکہ یہ حاکم اندلس کا ۱۳۹ھ میں ہوا تھا جب یہ فوت ہوا تو بعد اسکے اسکا بیٹا ہشام بن عبد الرحمن حاکم ہوا۔ عبد الرحمن سرخ و سفید کلگا لگا دراز قد خفیف کانڑا تھا۔ بنی امیہ نے اسکو بڑی خواہش سے مشرق سے بلایا تھا

پھر شروع ہوا ۱۷۲ھ اس برس کو

پھر شروع ہوا ۱۷۳ھ - اس برس میں خیزران رشید کی ماں مرگئی اور اسی برس میں رشید نے حج کیا اور احرام بغداد سے باندھا۔

پھر شروع ہوا ۱۷۴ھ - اس برس میں یحیٰی بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب دیلم کی طرف گیا اور وہاں متحرک ہوا۔ اسی برس میں پیدا ہوا ادریس بن ادریس بن عبد اللہ بن یحیٰی مذکور کا جو بسلامتی بھاگا تھا جب اسکے گھر مالی ماری گئی تھی ترویہ کے دن مکہ میں جیسا ہمنے ذکر کیا ۱۶۹ھ میں جب مرا ادریس کا باپ کہ ادریس اول تھا تو اسکی ایک لونڈی اوا حاملہ تھی اسنے بعد مرنے ادریس کے بیٹا جنا ربیع الآخر میں اس برس کے۔ سوائے اسکے کوئی اور بیٹا اسکا نہ تھا۔ اسکا نام ادریس رکھا موافق اسکے باپ کے نام کے اور وہیں رہا۔ ... تک کہ بڑا ہوا اور بلندی پائی ملک پر

پھر شروع ہوا ۱۷۵ھ - اس برس میں ظاہر ہوئی حکومت یحیٰی بن عبد اللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب کی دیلم میں۔ اور شوکت پکڑی اسنے۔ پھر رشید نے بھیجا اسکی طرف فضل بن یحیٰی کو مع لشکر بہاری کے۔ تب نامہ لکھا اسکے پاس فضل نے متضمن امان کا اور جو کچھ کہ چاہیئے۔ تب جواب لکھا یحیٰی بن عبد اللہ نے اسکو اور تم رشید کی اسمیں چاہی۔ اور یہ کہ رشید کی ہاتھ کا لکھا ہوا اور اراکین سلطنت کی اسپر گواہی ہو۔ اسنے ایسا ہی کیا جب آیا یحیٰی بن عبد اللہ بغداد میں تو گرامی رکھا اسے رشید نے اور بہت مال اسے دیا۔ پھر اسے بند کیا یہانتک کہ قید میں مرگیا۔ اسی برس میں اٹھا فتنہ دمشق میں مضر یہ اور یمانیہ میں

فوت ہوا ابو العتاہیہ شاعر مشہور زاہدی شاعر بزبان عربی

اس وقت دمشق میں عبد الصمد بیٹا علی کا تہا رؤسا اسپر جمع ہوئے اور کوشش کی انہوں نے وقوع صلح میں۔ پہر نبی اتین آئے اور صلح کے باب میں کلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پہر یمانیہ آئے اور صلح کے کلام کیئے۔ انہیں کہا جاؤ ہمارے پاس سے۔ تب گئے یمانیہ نبی قتین کے پاس۔ اور چھ سو آدمی ان کے قتل کیئے۔ نبی قتین نے مدد چاہی قضا اور سلیح سے لیکن انہوں نے مدد نہ کی۔ پہر انہوں نے قیس سے مدد چاہی انہوں نے قبول کی اور ان کے ساتھ گئے حوالیک تک جو زمین بلقا سے ہو اور یمانیہ سے آٹھ سو آدمی قتل کیئے۔ آپس میں بڑی لڑائی ہوئی۔ پہر رشید نے عبد الصمد کو دمشق سے موقوف کر کے ابرہیم بن صالح بن علی کو وہاں کا حاکم کیا۔ یمانیوں اور مضریوں میں دو برس تک لڑائی رہی۔ سبب لڑائی کا انہیں یہ تہا کہ ایک شخص قتین کا ایک چکی بلقا میں پیسنے کے واسطے لایا اتفاقاً اسکا گذر چار دیواری ایک شخص پر پڑا کہ وہ قبیلہ لخم یا جذام سے تہا۔ اس چار دیواری میں خربوزہ کھیرا وغیرہ اسکے بوئے ہوئے تہے۔ اس نے کہانا شروع کیا۔ مالک نے جو یہ دیکھا اسکو گالیاں دینی شروع کیں۔ آخر کو نوبت زدوکوب کی پہنچی۔ اسوقت ایک گروہ یمانیوں کا وہاں جمع ہوا اور قتینی کو مارا۔ مضریوں نے یہ دیکھکر اسکی مدد کی اور ایک بڑا یمانیوں کا مارڈالا۔ یہی فتنہ کا باعث ہوا۔ اسی برس میں فرج بیٹا فضالہ کا اور صالح بیٹا بشر قاری کا فوت ہوا۔ روایت ضعیف ہے۔ اس برس میں نعیم بیٹا میسر نحوی کوفی کا مرگیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۷ھ اس برس میں عبد اللہ ابن ابی شریک کہ زمان مہدی میں حاکم قضا تہا اور ہادی نے معزول کیا تہا کوفہ میں فوت ہوا۔ یہ عالم منصف حق پہچاننے والا حاضر جواب تہا۔ ایکدن اسکے آگے معاویہ بن ابی سفیان کے حلم کا ذکر ہوا۔ شریک نے کہا وہ شخص حلیم نہیں جو تلف کرے حق کو اور لڑے علی ابن ابیطالب سے۔ پیدایش اسکی بخارا میں سنہ ۹۵ھ میں ہوئی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۸ھ سنہ ۱۷۹ھ اس برس میں مالک بن انس بن عامر بن عمر بن حرث کا اولاد ذوالاصبح سے تہا مرگیا۔ اسواسطے اسکو اصبحی کہتے ہیں نام ذوالاصبح کا حرث تہا۔ کہ بیٹا عوف کا تہا اولاد یعرف بن قحطان سے۔ پیدایش امام مذکور کی سنہ ۹۵ھ میں ہوئی۔ اسنے قرآۃ نافع بن نعیم سے سیکھی اور زہری کو سنا اور ربیعۃ الرائے سے تحصیل علم کیا۔ شافعی کہتا ہے کہ محمد بن حسن نے مجھ سے پوچھا کہ ابوحنیفہ اور مالک میں کونسا شخص زیادہ عالم تہا میں نے کہا انصاف سے کہوں۔ اسنے کہا ہاں! شافعی نے کہا قسم ہے تجھے اللہ کی۔ زیادہ عالم قرآن ہمارا صاحب تہا یا تمہارا۔ اسنے کہا قسم خدا کی

تمہارا صاحب شافعی کہتا ہے کہ مینے پہر پوچھا کہ قسم تیا ہوں تجھے اللہ کی کہ کون عالم سنت زیادہ تہا کہا قسم خدا کی تمہارا صاحب شافعی کہتا ہے مینے پہر پوچھا کہ تجھے قسم ہے خدا کی کہ کون اقوال صحابہ سے زیادہ واقف تہا۔ کہا خدا کی قسم تمہارا صاحب۔ شافعی نے کہا اب کوئی چیز سوائے قیاس کے باقی نہی اور قیاس بہی انہیں اشیاء پر ہوتا ہے۔ مالک جعفر بن سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس کے پاس جو چچا ابی جعفر منصور کا تہا گیا۔ اُسنے کہا کہ تیری اس بیعت میں ایمان نہیں کیونکہ بیعت زبردستی کرنے والیکی واجب نہیں ہوتی۔ جعفر اس کلام سے خفا ہوا اور مالک کو بلا کر ننگا کر کے خوب کوڑے مارے اور دونوں ہاتہ اُسکے ایسے کسے کہ شانے اُتر گئے۔ اس سے بڑا صدمہ اُسے پہنچا۔ لیکن وہ بعد اس زدوکوب کے ہمیشہ بلند مرتبہ ہوتا گیا۔ مالک مذکور مدینہ میں جاں بحق ہوا اور بقیع میں دفن ہوا۔ یہہ بہت گورا سُرخ سفید رنگ دراز قد تہا۔ اسی برس میں مسلم بن خالد زنگی فوت ہوا۔ شافعی مالک سے پہلے اسکا مصاحب تہا اُسنے علم فقہ اُسسے پڑہا۔ یہ سفید رنگ تہا لیکن سُرخی بہت غالب تہی۔ اسلیئے اُسکو زنگی کہتے ہیں۔ اس سنہ ۱۷۹ھ میں سید حمیری شاعر مرگیا جسکا نام اسماعیل بن محمد بن یزید بن ربیع بن مفرغ تہا۔ لقب اُسکا حمیری اور سید تہا کہ نام سے بہی زیادہ مشہور ہے یہ شخص شعر بہت کہتا تہا اور شیعہ تہا۔ اکثر صحابہ کے حق میں طعن کرتا تہا۔ اہلبیت کی مدح اور عائشہ ام مومنین کی ہجو اکثر کرتا تہا۔ اُسی سبب سے ہے قصیدہ اُسکا جو عائشہ کے جانے میں بصرہ کی طرف واسطے لڑائی علی علیہ السلام کے لکہا ہے اُسمیں سے ایک شعر ہے کہ مضمون اُسکا یہ ہے گویا کہ عائشہ اپنے کام میں سانپ ہے۔ چاہتی ہے اپنی اولاد کو کہا جاوے اسی طرح عائشہ اور حفصہ کی ہجو میں بیتیں کہیں کہ مضمون اُن کا یہہ ہے ایک۔ ان دونوں میں ایسی ہے کہ جسنے عیب کہا اُسکی حدیث کو۔ اور دوسری نے نہایت سرکشی کی۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۰ھ اس برس میں فوت ہوا ہشام بن عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک حاکم اندلس۔ مدت اُسکی امارت کی سات برس سات مہینے تین دن تہی۔ عمر اُسکی اُنتالیس برس چار مہینے تہی۔ بعد اُسکے اُسکا بیٹا حکم بن ہشام حاکم ہوا۔ اُسپر خروج کیا اُسکے چچاؤں سلیمان اور عبداللہ نے کہ دونوں بیٹے عبدالرحمن کے تہے۔ یہ دونوں زبردست تہے ایک مدت آپسمیں لڑائی رہی۔ آخر کار حکم اپنے چچا سلیمان پر فتحمند ہوا۔ سنہ ۱۸۴ھ میں اُن کو قتل کیا جب یہ بات اُسکے دوسرے چچا نے سنی خائف ہوکر سنہ ۱۸۶ھ میں حکم سے صلح کی۔ جس زمانہ میں کہ حکم اپنے چچاؤں سے

رہتا تھا۔ رومیوں نے فرصت پاکر قصد شہروں اسلام کا کیا ۱۸۵ھ میں شہر ہرقلہ کو لیلیا۔ اسی سنہ ۱۸۵ھ میں جعفر بن یحییٰ بن خالد نے شام میں جاکر فساد جو کہ وہاں برپا تھا فرو کیا۔ اسی برس میں رشید بسبب نافرمانی رعایا کے نصیل موصل کی اکھیڑی۔

بیان سیبویہ نحوی کا سیبویہ نحوی بنفسا میں کہ ایک قریہ شیراز کا ہے فوت ہوا۔ لیکن بعضے کہتے ہیں ۱۸۳ھ میں یہ واردات ہوئی۔ نام سیبویہ کا عمر بن عثمان بن قنبر تھا۔ یہ بڑا عالم متقدمین اور متاخرین تھا سب نحو کی کتابیں اسکی کتاب کے آگے زائد ہیں۔ یہ شاگرد خلیل بن احمد کا تھا عمر اسکی چالیس سے زیادہ تھی۔ بعضوں نے کہا ہے کہ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں انتقال کیا۔ بعضوں نے ۱۸۵ھ میں لکھا ہے۔ ابوالفرج جوزی کہتا ہے کہ سیبویہ ۱۹۴ھ میں فوت ہوا۔ عمر اسکی بتیس ۳۲ برس کی تھی۔ موضع وفات اسکا شہر سادہ تھا۔ خطیب بغداد ابی درید نے ذکر کیا ہے کہ سیبویہ شیراز میں جاں بحق ہوا۔ وہیں اسکی قبر ہے۔ سیبویہ ایک شعر اکثر پڑھتا تھا کہ جسکا یہ مضمون ہے۔ جب شفا پاتا درد سے گمان کرتا ہے کہ نجات پائی۔ لیکن گمے درد ہے کہ وہ ناقل اسکا ہے۔ سیبویہ لفظ فارسی ہے۔ معنی اسکے بوئے سیب ہیں یہ اسکا لقب تھا۔ وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ وہ ایسا خوبصورت تھا کہ رخسار سے اسکے گویا دو سیب تھے۔ انہیں اور کسائی میں مباحثہ ہوا تھا جو مشہور ہے۔ اس قول میں کہ گمان کرتا ہوں میں کاٹنا بچھو کا سخت زیادہ ہے بہ نسبت کاٹنے سانپ کے۔ خلیفہ نے کسائی کی مدد کی۔ سیبویہ اس سے بہت غمگین ہوکر عراق کو چھوڑ کر شیراز کیطرف گیا اور وہیں فوت ہوا

پھر شروع ہوا ۱۸۱ھ اس برس میں رشید نے قلعہ روم سے لڑائی کرکے قلعہ صفصاف کو فتح کیا۔ اس برس میں عبداللہ ابن مبارک مروزی ماہ رمضان میں جاں بحق ہوا۔ عمر اسکی ترسٹھ برس کی تھی۔ اسی برس میں مروان بن ابی حفصہ شاعر نے وفات پائی۔ ولادت اسکی ۱۰۵ھ میں ہوئی۔ اسی برس میں ابو یوسف قاضی نے انتقال کیا۔ جسکا نام یعقوب بن ابراہیم تھا۔ لیکن مشہور اپنی ماں خنیمہ کے نام سے تھا ابو یوسف بجلی یا ابن ابوحنیفہ سے تھا۔

پھر شروع ہوا ۱۸۲ھ اس برس جعفر طیالسی محدث جاں بحق تسلیم ہوا۔

پھر شروع ہوا ۱۸۳ھ ذکر وفات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

اس برس میں وفات پائی موسے کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب نے بغداد میں قید خانہ رشید میں۔ رشید نے ان حضرت کو ابن شاہک کے پاس قید کیا تھا

ابن شاہک کی بہن قید خانہ میں خدمت اُن حضرت کی کرتی تھی۔ حکایت ہے اُس عورت سے کہ موسیٰ مذکور جبکہ نماز عشا سے فراغت پاتے تھے تو خدا کی تعریف کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے۔ یہانتک کہ رات گھٹنے لگتی تھی۔ پھر نمازیں پڑھتے تھے۔ یہانتک کہ صبح ہو جاتی تھی۔ پھر نماز صبح پڑھکر بیٹھے تھے پڑھتے دن تک آرام فرما کر زوال سے پہلے بیدار ہو جاتے تھے۔ پھر وضو کر کے نمازیں پڑھتے یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھکر ذکر خدا میں مصروف ہوتے۔ یہانتک کہ مغرب کی نماز پڑھتے پھر درمیان مغرب اور عشا کے نمازیں پڑھتے۔ یہی عادت وفات تک رہی علیہ وعلی آبائہ التحیۃ والسلام۔ لقب اُن کا ظلم ہوا تھا کہ وہ نیکی اُس شخص سے کرتے تھے جو اُن سے برائی کرتا تھا۔ اُن کے باپ جعفر صادق ؑ کا ذکر ۱۴۸ھ میں گذرا اور اُن کے دادا محمد باقر کا ذکر ۱۱۶ھ میں۔ پیدائش موسیٰ مذکور کی ۱۲۹ھ میں۔ اور وفات آنحضرت کی اسی ۱۸۳ھ میں پندرہویں رجب کو بغداد میں ہوئی۔ قبر مبارک اُن کی بہت مشہور ہے۔ اُسپر شہر بڑا غرب کی جانب بغداد کے بنا ہے۔ اور باقی ائمہ اثنا عشر کا حال ہم بیان کرینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ذکر وفات یونس نحوی کا۔ اسی برس میں فوت ہوا یونس ابن حبیب کہ مشہور نحوی تھا۔ یہ شاگرد ابی عمر بن علاء کا تھا۔ عمر اسکی اکیسو ایک برس کی تھی سیبویہ اُس سے روایت کرتا ہے یونس کے لئے نحو میں مذہب اور قیاس کہ اس میں کوئی اسکا شریک نہیں۔

پھر شروع ہوا ۱۸۴ھ۔ اس برس میں رشید حاکم یمن اور مکہ فوت ہوئے کہ متعلقات بربری سے ہیں۔ اور داؤد بن یزید بن یزید حاتم مہلبی حاکم سند کا ہوا۔ اور یحییٰ حرسی حاکم جبل کا۔ اور مہرویہ رازی طبرستان کا۔ اور ابراہیم بن غلب افریقیہ کا۔ یہ پہلے موصل پر تھا۔ عامل اسکا یزید بن مزید بن زائدہ شیبانی تھا۔

پھر شروع ہوا ۱۸۵ھ۔ اس برس میں چچا منصور کا عبد الصمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس فوت ہوا۔ جو نزدیکی عبد المناف سے یزید بن معاویہ کو تھی وہی اسی تھی۔ ان دونوں کی وفات میں فاصلہ اکیسو بیس برس سے زیادہ تھا۔ اسی برس میں مُوا یزید بیٹا مزید بیٹا زائدہ شیبانی کا۔ وہ بھتیجا معن بیٹے زائدہ کا تھا۔

پھر شروع ہوا ۱۸۶ھ و ۱۸۷ھ۔ ذکر لڑائی برامکہ۔ اس برس فوت ہوا رشید برامکہ میں اور مارا جعفر بن یحییٰ کو۔ مگر اس لڑائی کے سبب دو قومیں بہت اختلاف ہے

اکثر یہ کہتے ہیں کہ یہ لڑائی عباسہ رشید کی بہن کے سبب سے ہوئی۔ کیونکہ رشید نے اپنی بہن کا نکاح جعفر سے کیا تھا تاکہ گھورنا حلال ہو جاوے۔ لیکن شرط یہ کی تھی کہ اسکے پاس نہ جانا۔ جعفر نے اس سے جماع کیا وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی۔ بلکہ بعض نے کہا کہ رشید نے قید کیا یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کو جعفر کے پاس۔ اس نے اسے چھوڑ دیا۔ اور بعضوں نے کہا کہ جب امر برامکہ عظیم ہوا اور ان کی بزرگی مشہور ہوئی اور آدمیوں نے ان سے محبت کی تو بادشاہوں نے ان کے قتل میں صبر نہ کیا اور بعض نے اور کچھ بھی کہا ہے۔ قتل جعفر کا انباز میں غرہ صفر اس برس میں وقت آنے رشید کے حج سے ہوا بعد قتل کرنے جعفر کے یحییٰ اور اسکے بیٹے کو سو تمام اسباب کے گھیر لیا اور جو کچھ مال و اسباب برامکہ میں تھا لیلیا۔ تمام شہر میں منادی کی کہ ان کا اور انکے وکیلوں کا مال ضبط کریں۔ سر اور دھڑ جعفر کا بغداد میں بھیجکر حکم دیا کہ اسکے سر اور دھڑ کے ایک ٹکڑے کو پل پر لٹکا دیں اور دوسرے ٹکڑے کو دوسرے پل پر۔ مگر معترض ہوا رشید محمد بن خالد بن برمک اور اسکے بیٹے سے اور نہ اسکے اسباب سے۔ کیونکہ وہ اور اسکا بیٹا اپنے بھائی یحییٰ خالد بن برمک کا شریک نہ تھا۔ عمر جعفر کی سینتیس ۳۷ برس کی تھی۔ سات برس تک یہ وزیر رہا۔ اسمعاملہ میں رقاشی نے شعر کہے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ شعر ابونواس نے کہے ہیں کہ مضمون ان کا یہ ہے۔ اب ہم اور ہماری اونٹنیاں آرام میں ہوئیں۔ قید ہوا وہ شخص کہ ہمیں تکلیف آنے جانیکی دیتا تھا۔ کہو ہماری سواریوں کو کہ تم رات کے چلنے سے محفوظ ہوئیں۔ اور قطع کرنے رستہ سخت سے دوڑ کر کہو ازرون کو کہ پہنچے تم جعفر پاس اب بعد اسکے مصیبت نہیں دیکھنے کی۔ کہو بخششوں کو بعد بڑھنے کے کہ کمی نہیں دیکھنے گے۔ اور کہہ مصیبتوں کو کہ پھر تیز نہ رہی تلوار برمکی کی جو کاٹتی تھی تلوار ہاشمی کو۔ اسی برس میں معزول کیا روم نے اپنے بادشاہزادے کو جسکا نام ایرینی تھا۔ اور نیقفور کو بادشاہ بنایا۔ اور اسکی طرف سے رشید اور ہارون کو لکھا۔ پیچھے حمد خدا اور نعت رسالت پناہ کے معلوم ہو کہ بادشاہزادے کہ مجھسے پہلے تھی اسنے تجھے بمنزلہ صنم کے بنایا تھا۔ اور آپ شکل پیادہ کے بنتے اسنے تمام مال تیرے لیئے بھیجا ہے یہ امر محض حماقت اور ضعف عقلی اسکی سے سرزد ہوا۔ لازم ہے کہ بمجرد دیکھتے ہی میرے نامہ کے سب اسباب پھیر دے والا آمادہ لڑائی کا ہو جب رشید نے اس نامہ کو دیکھا غضبناک ہو کر پشت نامہ پر لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ جواب ہے ہارون امیر مومنین سے نیقفور روم کے کتے کی طرف جسنے تمام تیرا خط پڑھا اے بیٹے کافرہ کے۔ تیرے خط کا جواب نہیں سنے جو تو مناسب جانے

نہ جو میں لکھوں رشید نے اُسیدن کوچ کر کے ہرقلہ میں پہنچکر اُسکو فتح کیا۔ اور خوب لوٹا اور خراب کیا تب نیقفور نے لاچار ہوکر کچھ خراج دینے پر صلح کی۔ رشید نے بھی قبول کیا۔ اسی برس میں فیما بین مضریہ اور ربیعہ کے شام پر فتنہ ہوا۔ رشید نے بذریعہ خط کے مصالحہ کروایا۔ اسی برس میں فضیل بن عیاض زاہد نے وفات پائی۔ پیدایش اُسکی سمرقند میں تھی وہاں سے مکہ میں جاکر وفات پائی۔

ذکر ابو مسلم معاذ ہراوی نحوی کا۔ اسی برس میں ابو مسلم معاذ ہراوی نحوی فوت ہوا یہ وہ ہے کہ جس سے کسائی نے علم نحو پڑھا تھا۔ یہ زمان یزید بن عبد الملک میں پیدا ہوا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۸ھ۔ اس برس میں عباس بن احنف شاعر نے وفات پائی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۹ھ۔ اس برس میں ابو الحسن بن علی بن حمزہ بن عبد اللہ بن فیروز جو مشہور کسائی ہے رَے میں فوت ہوا۔ یہ بھی سات قاریوں میں سے تھا۔ اور نحو اور لغت کا امام تھا بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ ۱۸۱ھ میں راہی ملک عدم ہوا۔ اسکو کسائی اسلئے کہتے ہیں کہ جب وہ کوفہ میں حمزہ بن زیات کے پاس آیا تو چادر میں لپٹا ہوا تھا۔ بعض نے لکھا ہے کہ اُسنے حج احرام چادر میں کیا تھا۔ اسی برس میں رشید رے میں گیا۔ چار مہینے وہاں رہا۔ پھر عراق میں پھر آیا۔ اور آخر ذی الحجہ میں داخل بغداد ہوا۔ وہاں رہا۔ اور جعفر کی لاش کے جلانے کا حکم دیا۔ اُسکی لاش پل پر سولی پر کھینچی ہوئی تھی۔ رشید یہ کہتا تھا خدا کی قسم میں یہ جانتا ہوں کہ کوئی شہر مشرق و مغرب میں بغداد سے بہتر نہیں۔ یہ دار السلطنت بنی عباس کا ہے۔ لیکن میں اہل نفاق کے ملک میں رہنے سے پرہیز کرتا ہوں۔ وہ ہادیوں کے دشمن اور اہل نفاق کے دوست ہیں۔ اگر یہ باعث نہ ہوتا تو کبھی بغداد سے نہ جاتا۔ اس برس میں فوت ہوا محمد بن حسن شیبانی فقیہ یار ابو حنیفہ کا۔ باپ اسکا حسن ساکن حرستہ تھا جو دمشق سے متعلق ہے۔ وہاں سے عراق کا سفر کر کے واسط میں آیا وہاں بیٹا اسکا محمد بن حسن مذکور پیدا ہوا اور پرورش کوفہ میں پاکر مصاحب ابو حنیفہ کا ہوا۔ فقیہ ابو یوسف سے پڑھی۔ بہت کتابیں مثل جامع صغیر و جامع کبیر فقہ ابی حنیفہ میں تصنیف کیں۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۰ھ۔ اس برس میں رشید نے مع ایک لاکھ پینتیس ہزار آدمی کے ہرقلہ پر جاکر تین روز تک اُسکا محاصرہ کیا آخر کو اس برس کے ماہ شوال میں اُسکو فتح کر کے اُسکے رہنے والوں کو بندہ بنایا اور اُسکو بالکل مدوم میں پہنچکر صمصاف اور ملقونیہ کو فتح کر کے لوٹا اور جلانا شروع کیا

نیقفور نے اپنی رعایا اور اپنی اولاد اور اپنی طرف سے جزیہ دینا قبول کیا۔ اسی برس میں اہل فرس نے عہد شکنی کی تب معتوق بن یحییٰ کہ عامل کنارۂ مصر اور شام کا تھا اُس سے لڑا۔ اور اُن کی بندی پکڑی۔ اسی برس میں فضل بن سہل جو قید تھا مامون کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ اسی برس میں اسد بن عمر بن عامر کوفی صاحب ابی حنیفہ نے وفات پائی۔ اسی برس میں یحییٰ بن خالد بن برمک کہ رقہ میں قید تھا محرم میں انتقال کیا۔ عمر اُس کی ستر برس کی تھی

یہ شروع ہوا سنہ ۱۹۱ھ اور سنہ ۱۹۲ھ - اس برس میں فوت ہوا فضل بن یحییٰ بن خالد بن برمک جو قید رقہ میں تھا۔ عمر اُسکی پینتالیس برس کی تھی۔ یہ شخص ایسا خوبصورت تھا کہ مثل اُسکا عالم میں نہ تھا۔

ذکر مرنے رشید کا - اسی سنہ ۱۹۳ھ میں رشید ستائیسویں جمادی الآخرہ کو طوس میں پہنچکر موا۔ یہ جیسے کہ سفر کیا تھا بیمار تھا۔ لیکن گورگان میں شدت مرض ہوئی۔ تب اپنے بیٹے مامون کو مرو کیطرف بھیجا۔ اور اپنی قبر جس گھر میں رہتا تھا کھدوائی۔ اور اُس گھر میں ایک گروہ کو رکھا جو قرآن خواں تھے۔ رشید ایکطرف قبر کے پڑا مرے وا ویلا کرتا تھا۔ جب موت قریب آئی بیہوشی اُسپر طاری ہوئی۔ جب اُس سے آرام پایا تو فضل ابن ربیع اور اسماعیل بن صبیح اور مرور وحین اُسکے جنازے پر آئے۔ یہ تینیسن برس دو مہینے اٹھارہ دن بادشاہ رہا۔ عمر اسکی سینتالیس برس پانچ مہینے پانچ دن کی تھی۔ وہ خوبصورت گورا کرتا بڑے بال والا تھا۔ اسکی اولاد میں امین زبیدہ سے تھا۔ اور مامون لونڈی سے کہ نام اُس کا مراجل تھا۔ اور قاسم مؤتمن اور معتصم محمد اور صالح اور ابو سلیمان محمد اور ابو علی محمد اور ابو محمد جس کا نام ابو احمد محمد تھا۔ یہ سب لونڈیوں سے تھے اور پندرہ بیٹیاں تھیں۔ رشید ہاروں اپنے مال میں سے ہزار درہم تصدق کرتا تھا۔ اسنے امین کو اپنا ولیعہد کیا بعد اسکے مامون کو۔ اور دونوں میں ایک عہد نامہ اس مضمون کا لکھکر کعبہ شریف میں رکھدیا تھا۔ اور اپنے بیٹے قاسم کو کہ جسکا لقب مؤتمن تھا۔ ماموں کے بعد ولیعہد کیا۔ اُسکی بحالی برطرفی کا اختیار مامون کو دیا کہ اگر وہ چاہے تو بحال رکھے اگر چاہے موقوف کرے۔

ذکر خلافت امین کا کہ چھٹا بادشاہ عباسیوں کا تھا جس رات رشید فوت ہوا اُسکی صبح کو اُسکے بیٹے امین کی خلافت پر اُسکے لشکر نے بیعت کی۔ ماموں اُسی ہنگام میں مرو میں تھا۔ صالح ابن رشید نے ایک خط متضمن وفات رشید کا اپنے خادم رجا کے ہاتھ امین کے پاس بھیجا۔ اُس خط کے ساتھ انگوٹھی خلیفہ کی اور چادر اور درخت کی ٹہنی بھیجی۔ جب وہ بغداد میں پہنچا تو امین کی خلافت

بیعت ہوئی۔ اور بقصر خلافت میں گیا۔ پھر زبیدہ اُسکی ماں کو جسکے پاس خزانہ رشید کا تھا ساتھ سے آئی اور اپنے بیٹے امین کو خزانہ انبار میں بتایا۔ امین کے ساتھ تمام سردار بغداد کے تھے۔ اسی برس میں نیقفور بادشاہ روم کا ترجان کی لڑائی میں مارا گیا۔ یہ سات برس بادشاہ رہا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۳ و ۱۹۴ھ اس برس میں پھر کئی باشندے حمص کے اپنے عامل اسحاق بن سلیمان سے اور حمص کو چھوڑ کر سلیمہ میں گئے۔ یہ حال دیکھکر امین نے اُسکو معزول کیا۔ اُسکی جگہ عبداللہ بن سعید حرسی کو حاکم کیا۔ اُسنے اہل حمص کو یہانتک قتل کیا کہ امان مانگنے لگے تب اُسنے امان دی۔ اسی برس میں شقیق بلخی زاہد لڑائی کولان میں جو بلاد ترک سے ہے مارا گیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۵ھ اس برس میں خارج کیا امین نے خطبہ سے نام مامون کا چونکہ اُسکے باپ نے ولیعہد اول امین کو کیا تھا اور بعد اُسکے مامون کو جیسا کہ ہمنے بیان کیا۔ اسواسطے اس برس تلک خطبہ اُن دونوں کا پڑھا جاتا تھا۔ امین نے مامون کو خطبہ سے موقوف کرکے اپنے بیٹے موسیٰ بن امین کو داخل کیا۔ لقب اُسکا ناطق بحق رکھا۔ سو اسلئے اُس زمانہ میں بچا تھا پھر امین نے لشکر واسطے لڑائی مامون کے مہیا کرکے علی بن عیسےٰ بن ماہان کو اُسکا سردار کرکے خراسان کو بھیجا۔ مامون کی طرف سے طاہر بن حسین مع تھوڑے سے لشکر کے رَے میں رہتا تھا۔ علی بن ماہان پانچہزار لشکری لیکر رَے سے ملا جب دونوں لشکر مقابل ہوئے۔ تب طاہر نے بیعت امین کی توڑکر خلافت مامون پر بیعت کی۔ اور علی بن عیسے بن ماہان خوب لڑا آخرکار لشکر امین کا بھاگا اور علی بن عیسےٰ بن ماہان مارا گیا جب اُسکا سر طاہر پاس آیا تو اُسنے اُس سر کو مع فتحنامے کے مامون کے پاس خراسان میں بھیجا اسی برس میں ابوالعتاہیہ شاعر بغدادی کا فوت ہوا۔ عمر اُسکی اٹھہتر برس کی تھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۶ھ اسی برس میں امین نے لشکر کو ہمراہ احمد بن مزید اور عبداللہ بن احمد بن مخلد کے کہ ان ہر ایک کے ساتھ بیس ہزار سوار تھے۔ واسطے لڑائی طاہر کے حلوان میں بھیجا جب یہ دونوں خانقین میں پہنچے۔ آپسمیں مخالف ہوکر خانقین سے پھر آئے بے اسکے کہ طاہر سے ملاقات بھی ہو۔ طاہر سبقت کرکے حلوان میں پہنچا۔ وہاں ہرثمہ نامہ اور معہ لشکر مامون کے اُسے ملا۔ اُس خط میں لکھا تھا کہ سونپ دے تو شہروں اور اُسکے متعلقات کو ہرثمہ کو اور خود متوجہ اہواز کا ہو۔ اُسنے بموجب یہ لکھنے اس مضمون کے اُس حکم کی تعمیل کی۔ ہرثمہ حلوان میں رہا۔ مامون کو جب قتل ماہان اور بھاگنے لشکر

امیر کا یقین ہوا حکم کیا کہ میرا خطبہ پڑھیں ساتھ امیر مومنین ہونیکے اور خطاب میرا امیر مومنین کریں۔ اور معین کیا اُسنے واسطے فضل بن سہل کے جانب مشرق سے جبل ہمدان سے تبت تک طول میں اور بحر فارس سے بحر دیلم اور گرگان تک عرض میں۔ اور نام اُسکا ذوالریاستین رکھا۔ ریاست حرب کی اور قلم کی حسن بن سہل کو خراج کی کچہری کا حاکم کیا۔ یہ سب اسی برس میں ہوا۔ طاہر اہواز پر حاکم ہوا۔ پھر واسط پر۔ پھر مداین پر۔ اور صرصر میں اُترا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۷ھ اس برس میں طاہر اور ہرثمہ نے دونوں لشکروں کے ساتھ جنکو متعین بغداد کا کیا تہا امین کو گھیر لیا۔ اور بغداد کو جلایا اور لوٹا۔ اور بغداد میں غلّہ لیجانے کو منع کیا۔ یہانتک کہ وہاں بہت گرانی ہوئی۔ اسی محاصرہ اور سختی حال میں برس گذر گیا۔ اسی برس میں انتقال کیا ابراہیم بن اغلب عامل افریقیہ جسکی حکومت کا حال ۱۸۴ھ میں گذرا۔ بعد اسکے مرنیکے اُسکا بیٹا ابو العباس عبداللہ بن ابراہیم بن اغلب ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۸ھ۔ ذکر غلبہ طاہر کا بغداد میں بعد بڑی لڑائی کے منادی کی کہ جو شخص اپنے گھر میں بیٹھے وہ محفوظ ہے۔ امین بھی اپنی ماں اور اولاد کو لیکر شہر منصور میں گیا وہاں قلعہ بند ہوا۔ رہایا اور خواجہ سراؤں نے اُسکے لشکر کو متفرق کر دیا۔ طاہر نے محاصرہ کر کے دروازۂ قلعہ کے توڑنے کا ارادہ کیا جب توڑنے لگے۔ تب امین نے امان چاہی ہرثمہ سے اور چاہا کہ مطلع کرے کہ کیا قباحت ہے طاہر پاس آنے میں۔ لیکن اُسنے انکار کیا جب ہفتہ کی رات پندرہویں محرم ۱۹۸ھ ہوئی تو امین بعد عشار آخر کے نکلا۔ اُسوقت اُسکے سفید کپڑے اور سیاہ چادر تھی۔ تب ہرثمہ نے اُسکو کہلا بھیجا کہ میں مستعد تیری حفاظت پر نہیں۔ اور ڈرتا ہوں اوس سے۔ غلبہ کروں تجھپر۔ لازم تجھے یہ ہے کہ شب آئندہ تک قیام کر۔ تب امین نے نہ مانا اور کہا اسی رات نکلونگا۔ امین نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر گلے لگایا اور بوسے لیئے اور رویا۔ پھر آیا سوار ہو کر کنارۂ دریا تک۔ وہاں کشتی ہرثمہ کی ملی۔ امین اُسمیں بیٹھ گیا۔ تب ہرثمہ نے اُسکو گلے لگایا۔ اور ہاتھ پاؤں چومے۔ پھر حملہ کیا یاران طاہر نے کشتی ہرثمہ پر یہانتک کہ ڈبو دیا اوسکو۔ تب ملاح ہرثمہ کو دریا سے نکالا۔ لیکن امین جب پانی میں گرا تو کپڑے اُسکے پہنے ہوئے اسی حال میں یاران طاہر نے امین کو گرفتار کر لیا۔ وہ سوائے عمامہ اور ازار کے برہنہ تہا۔ طاہر نے اُسے گرفتار کر کے حکم گہر میں قید کر نیکا دیا۔ آدہی رات کو ایک گروہ عجم سے اُسے قتل کروایا۔ سر اُس کا لیکر طاہر کے پاس گئے۔ اُسنے اُس سر کو بغداد کے برجوں میں سے ایک برج پر رکھا

اہل بغداد یہ سب معاملہ دیکھتے تھے پھر اس سرکو مامون کے بھائی ابو اسحاق معتصم نامہ و چادر اور شاخ کے بھیجا طاہر نے دن جمعہ کے مدینہ میں داخل ہو کر نماز جمعہ کی پڑھائی اور خطبہ مامون کا پڑھا ابن مذکور چھبیسویں تاریخ محرم ۹۸ھ میں قتل ہوا خلافت اس کی چار برس آٹھ مہینے کچھ دن تھی عمر اسکی اٹھائیس برس کی تھی۔ یہ مرد دراز موچھوٹی آنکھیں بڑی ناک اور لمبے قد کا تھا۔ یہ لذات دنیاوی اور شراب پینے میں بہت مستعد تھا یہانتک کہ تمام شہروں سے گانیوالوں کو لکھ کر بلاتا اور ان کے واسطے اوقات گذارہ کر اپنے بھائی اور گھر کے لوگوں سے پوشیدہ مقرر کرتا۔ اور مال کثیر اپنے صاحبوں کو اور خواجہ سراؤں کو اور عورتوں کو دیا۔ اور پانچ کشتیاں شیر اور باہنی اور سانپ اور گھوڑے اور عقاب کی صورت بنوا کر دجلہ میں ڈالیں اور ان کی بنوائی میں بہت روپیہ صرف کیا۔ چنانچہ ابن نواس نے اسباب میں شعر کہا ہے۔ جب مارا گیا امین تو جمع ہوئے مامون کی بادشاہت پر تمام مشرق سے مغرب تک۔ یہ ساتواں بادشاہ عباسیوں کا تھا۔ اسنے حسن بن سہل برادر فضل کو متعلقات جبال اور عراق اور فارس اور اہواز اور حجاز اور یمن پر حاکم کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۹ھ اس برس میں ابن طباطبا علوی کہ نام اسکا محمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب تھا۔ ظاہر ہوا کوفہ میں وہ مشہور بہ رضا تھا اہل کوفہ اسپر جمع ہوئے۔ حسن ابن سہل نے زہیر بن المصیب الضبی کو معہ دس ہزار لشکر کے بھیجا۔ لیکن ابن طباطبا نے فکست دی اور بیحکمتی کی اسکی یہ واقعہ اس برس کے جمادی الآخر میں ہوا اجب رجب کا ہوا تو محمد بن طباطبا رفعتہ فوت ہوا۔ زہر دیا اسے اسرایا نے اسواسطے کہ خلافت پر وہ خود قایم بالذات ہو۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جبتک ابن طباطبا ہے میرا کام نہیں چلنے کا۔ حاکم ہوا ابوالسرایا بصرہ اور واسط کا اور اسمیں اور لشکر مامون میں بہت لڑائیاں ہوئیں۔ کہ لکھنا انکا موجب درازی کلام کا ہے۔ اسی برس میں فوت ہوا باپ طاہر کا کہ جسکا نام حسین بن مصعب تھا خراسان میں۔ اور مامون نے اسکے باپ کی عزاداری میں خط لکھا۔ اسی برس میں انتقال کیا عبداللہ بن نمیر ہمدانی کوفی نے جسکی کنیت ابوہاشم تھی۔ وہ باپ محمد بن عبداللہ بن نمیر شیخ بخاری کا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۰ھ اس سال کے محرم میں ابوالسرایا کوفہ سے بھاگا معہ آٹھ سو سوار کے بعد گھیر لینے ہرثمہ کے۔ ہرثمہ نے کوفہ میں داخل ہو کر اسکے باشندوں کو امن دیا۔ ابوالسرایا بھاگ کر حیرہ میں گیا وہاں سب یار اسکے متفرق ہو گئے۔ تب حماد کندغوش نے اسپر فتحمند ہو کر اسکو معہ اسکے باقیماندہ لوگوں کے گرفتار کیا۔ ان قیدیوں کو نہروان میں حسن بن سہل کے پاس لایا اسنے ابوالسرایا کو قتل کیا اور سر اسکا مامون کے

پاس بھیجا۔ مدت درمیان خروج ابوالسرایا کے اور اُسکے قتل کے دس مہینے تھی۔ اس برس میں ابراہیم بن موسیٰ بن عیسےٰ بن جعفر بن محمد علوی ظاہر ہوکر یمن گیا۔ اُسوقت عامل وہاں مامون کی طرف سے اسحاق بن موسیٰ بن عیسےٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس تھا۔ یہ ابراہیم بن موسےٰ علوی مذکور سے بھاگا اور ابراہیم یمن پر حاکم ہوا اُسکا نام جزار کہا تھا۔ اسلئے کہ یہ کشت وخون بہت کرتا تھا۔ اسی برس میں ہرثمہ بعد فراغت کرنے مہم ابوالسرایا سے کوفہ کو مامون کیطرف روانہ ہوا۔ اثنائے راہ میں خط مامون کا منضمن جانے کا طرف شام اور حجاز کے اسکے پاس پہنچا۔ لیکن اُسکو راہ دکھانے والے اور کثرت نصیحت نے اسپر کہا کہ مامون کے پاس نہ جا اور مخالفت اُسکے لکھنے کی کرے۔ اُس میں اور حسن میں دشمنی تھی۔ پس حسن بن سہل نے پوشیدہ لشکر مامون کو برانگیختہ کیا ہرثمہ نے گمان کیا کہ اوس کا قول مقبول ہے حسن بن سہیل کے حق میں آیا مامون پاس مرو میں ذیقعدہ سنہ ۲۰۲ھ میں جب دربار مامون میں ہرثمہ حاضر ہوا تو اُسکو اور قید کیا۔ اور درپے اُسکے قتل کا رہا قید خانہ میں۔ اور کہتے ہیں کہ مرا اسی برس میں۔ حکم کیا مامون نے اولاد عباس کے قتل کرنیکا جب گنا تو ۳۳ ہزار مرد وعورت شمار میں آئے۔ اسی برس میں روم نے اپنے بادشاہ لیون کو قتل کرکے بجائے اُسکے میخائیل کو بادشاہ بنایا اسی برس میں معروف کرخی زاہد فوت ہوا جو صاحب کرامات تھا یہ ابوسعید فضل اللہ تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۱ھ اس برس میں شدت بدمعاشان بغداد کی رعایا پر بہت ہوئی یہاں تک کہ رعایا لوٹنے لگے اور عورتوں اور لڑکوں کو علانیہ گرفتار کرنے لگے۔ اور گاؤں وقریوں کو زبردستی لوٹنے لگے رعایا اُنکے افعال سے بڑی بلا میں گرفتار ہوئے۔ تب چند جگہ کے آدمی بغداد میں ابن دیوس پر جمع ہوئے اور جو شورہ پشت کہ اُن کو ملا اُنہوں نے اُسے گرفتار کیا اور اُن کو تنبیہ کی۔ اسکے بعد سہیل بن سلامت الانصاری اُسکی جگہ قایم ہوا۔ جو اہل خراسان سے تھا۔ اُسنے ہی دور کیا سرکشوں کو۔ اسپر بہت سے لوگ بغداد کے جمع ہوئے۔ اُسنے اپنی گردن میں کلام اللہ لٹکایا تھا اور نیکیوں کے ساتھ حکم کرتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا۔ تک اُسکے کہنے پر عمل کرتے تھے سہیل مذکور وہاں چھبیسویں شعبان تک رہا۔ اور ابن دیوس کا قیام وہاں اس سے پہلے تین دن تھا۔ اسی برس میں مامون نے علی الرضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب کو ولیعہد مسلمانوں کا اور خلیفہ اپنے بعد کیا اور لقب کیا اُن کا رضا آل محمد صلعم سے۔ اور سب کو حکم سبز پوشی اور ترک سیاہ پوشی کا دیا۔ اور سب ملکوں میں یہ امر لکھ بھیجا۔ یہ اس سبب سے کہ عباسیان کو ہوا۔ بنی عباس پر یہ امر نہایت گراں ہوا۔ بڑی جلنے لگی اس سے منصور اور ابراہیم اور بیٹے مہدی کے تھے

اور بعضے اہل بغداد بیعت سے باز رہے اور کوشش کرنے والا واسطے لیئے بیعت علی بن موسیٰ کے بغداد میں عیسیٰ بن محمد بن خالد تھا۔ اس برس میں ماہ ذی الحجہ میں لوگوں نے ابراہیم بن مہدی کی خلافت پر بغداد میں کی۔ اور مامون کی بیعت توڑی اسواسطے کہ اُن پر بہت گراں گذرا حاکم کرنا مامون کا حسن بن سہل کو اور خلافت کو بنی عباس سے نکال کر آل علی ابن ابیطالب میں کرنا۔ پھر ظاہر کی عباسیوں نے مخالفت پچیسویں ذی الحجہ کو اسطرح کہ مقرر کیا ایک شخص جمعہ کے دن کہے کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ ملاؤں ماموں کو اور بعد اسکے ابراہیم بن مہدی کو اور مقرر کیا دوسرے کو کہ جواب دے اُسے کہ ہم نہیں رہنے دیتے مگر یہ کہ مہدی کی خلافت پر بیعت کرو۔ اور اسکے پیچھے اسحاق بن موسیٰ الہادی پر اور ماموں کی بیعت کرو۔ جب ایسا ہی کیا۔ لوگ مسجد سے متفرق ہوئے اور نماز جمعہ پڑھی۔ اسی برس میں عبد اللہ ابن ابراہیم بن اغلب جو حاکم افریقیہ کا تھا فوت ہوا اور بعد اُس کے اُسکا بھائی زیادۃ اللہ بیٹا ابراہیم کا حاکم ہوا۔ اسی برس میں فتحمند ہوا عبد اللہ بن خرداذبہ کا حاکم طبرستان پر جبال طبرستان میں اور شہریار بن شہرین شروین دماوند سے اُترا اور ابا لیلی بادشاہ دیلم کے پاس گیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۲ھ۔ ذکر بیعت ہونیکا ابراہیم بن مہدی پر۔ بیعت کی ابراہیم کی خلافت پر اہل بغداد نے ماہ محرم میں اس برس کے اور لقب مبارک کا اُس کو دیا بعد بیعت توڑنے ماموں کی۔ متولی بیعت کا مطلب بن عبد اللہ بن مالک تھا۔ حاکم ہوا ابراہیم کوفہ پر اور لشکر کشتی کی مدائن پر۔ اور عامل جانب غربی بغداد کا عباس بن موسیٰ ہادی تھا۔ اور جانب شرقی پر اسحاق بن ہادی جب اسحاق مذکور حاکم ہوا تو نفع ہوا سہل بن سلامت پر جو نیکی کے ساتھ حکم کرتا تھا اور برائیوں سے منع کرتا تھا۔ اور بھلائی کی تھی جسنے فساق کی۔ جب لشکر سہل کا متفرق ہوا تو اسحاق نے اُسکو گرفتار کر لیا اور ابن مہدی کے پاس مدائن میں اُسے بھیجا اُسنے اُسے مدارا در قید کیا۔

ذکر جانے ماموں کا عراق میں اور قتل کرنا ذو الریاستین کا

اس برس میں ماموں مرو سے عراق کو گیا۔ اور خراسان پر اپنا خلیفہ غسان بن عباد کو کیا۔ اور سبب اُسکے جانے کا پیدا ہونا فتنہ کا بیعت ابراہیم بن مہدی پر عراق میں تھا۔ جب ماموں سرخس میں آیا تو حملہ کیا چار آدمیوں نے فضل بن سہل پر اور قتل کیا حمام میں دوسری شب شعبان کو اس برس میں یعنے سنہ ۲۰۲ھ یا اُسکی ساٹھ برس کی تھی۔ انعام دیا ماموں نے دس ہزار دینار اُن کو جو اوسکو گرفتار کرے۔ تب عباس بن ہیثم دینوری نے اُن کو قید کیا۔ اور لایا اُن کو ماموں پاس جب آئے تو کہنے لگے کہ تو نے ہمیں حکم کیا

قتل کا دیا تھا۔ تب اُسنے حکم اُسکے گردن مارنیکا دیا اور مامون راہی عراق کا ہوا جب ابراہیم بن مہدی کو اور مطلب کو جسنے بیعت ابراہیم کی لی تھی۔ اور اُوس دن خبر آئی مہدی کی پہنچی تو اظہار بیماری مطلب کرکے بغداد کی طرف چلا اور باطن میں کوشش کرتا تھا مامون کی بیعت لینے پر اور ابراہیم کی بیعت توڑنے پر۔ جب یہ خبر ابراہیم کو مداین میں پہنچی تو حکم اُسکے لوٹنے کا دیا۔ پس گھر اُسکے فراہتیوں کے لٹ گئے۔ اور نہ پہنچ مطلب کے پاس۔ یہ اس برس کے ماہ صفر میں ہوا۔ اسی برس میں نکاح کیا مامون نے بوران بنت حسن بن سہل سے۔ اور نکاح کیا اپنی بیٹی کا علی بن موسی الرضا سے۔ اس برس میں فوت ہوا ابو محمد یزیدی جسکا نام یحییٰ بن مبارک بن مغیرہ عقری صاحب ابی عمر بن علار کا تھا۔ اُسکو یزیدی اسلئے کہتے ہیں کہ وہ مصاحب یزید بن منصور تھا جو ماموں تھا مہدی کا اور تعلیم کرتا تھا اُسکے بیٹے کو

پھر شروع ہوا ۲۰۳ھ صفر میں اس برس کے علی بن موسی الرضا نے وفات پائی۔ اسطرح کہ انگور ترش نوش کئے تھے۔ مزہ میں زیادہ کہا گئے تب دفعتہً انتقال فرمایا طوس میں۔ نماز اُن پر ہارون نے پڑھی۔ اور اپنے باپ رشید کے پاس اُن کو دفن کیا۔ پیدایش آنحضرت کی مدینہ میں ہوئی ۱۴۸ھ میں جب حضرت نے انتقال فرمایا تو ماموں نے اہل بغداد کو بواسطہ خطوط کے خبر انتقال آنحضرت کی پہنچائی اور لکھا کہ تمنے سرکشی مجھسے کی تھی جسکے سبب وہ مرا۔ علی مذکور کو علی الرضا کہتے تھے۔ وہ آٹھویں امام بارہ اماموں میں سے تھے۔ موافق مذہب امامیہ کے۔ وہ علی رضا بن موسے کاظم جنکا ذکر ۱۸۳ھ میں گذرا بن جعفر صادق بن محمد باقر بن زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب تھے۔ علی رضا مذکور باپ محمد جواد نویں امام کے تھے جنکا ذکر آگے آئیگا انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس برس میں اہل بغداد نے ابراہیم بن مہدی کی بیعت توڑی اور ماموں کی خلافت پر بیعت کی۔ ابراہیم سے لشکر اُسکا متفرق ہوا جب اُسنے یہ حال دیکھا تو لاچار ہوکر بدھ کی رات نیدرہویں تاریخ اس برس کی پوشیدہ ہوا۔ جسلئے کہ ایک سردار ماموں کا تھا اُسکے گھر کو گھیر لیا۔ لیکن اُسکو گھر میں نہ پایا۔ اسی طرح ابراہیم چھپا رہا۔ یہانتک کہ ماموں بغداد کی طرف آیا۔ زمانہ بادشاہت ابراہیم کا ایک برس گیارہ مہینے کچھ دن تھا۔ اس برس کے آخر ذی الحجہ میں ماموں ہمدان کی طرف پہنچا اور خراسان اور ماوراء النہر میں بڑی بلائیں اور سختیاں تھیں۔ اور ستر ہزار تک لیا ہے اُسنے شہر کو خراب کیا اور بہت آدمیوں کو قتل کیا۔ بزرگ اُن شہروں کا بلخ اور گرگان اور فاریاب اور طالقان تھا۔ اسی برس میں حسن ابن سہل سوداوی فوت ہوا [illegible] اُسکی عقل جاتی رہی۔ یہانتک کہ [illegible]

اور مقید کیا۔ سرداران لشکر حسن ابن سہل نے یہ حال مامون کو لکھا۔

ذکر ابتدائی دولت بنی زیاد ملوک کا آخر تک :- اگرچہ لایق یہ تہا کہ اس ذکر کو دراز کر کے ہم برسوں میں بیان کرتے لیکن ہم نے جو جمع کیا اُسکو تو واسطے یاد رکہنے کے۔ کیونکہ اگر متفرق بیان کرتے تو اُسکا جمع کرنا اور یاد کرنا دشوار ہوتا۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عبارت تاریخ یمنی سے کہ تاریخ یمن کی ہے واضح ہوتا ہے کہ ابتدا اُن کی اُس برس میں تہی کیونکہ وہ لکہتا ہے کہ ایک شخص محمد نامی آل زیاد سے کہ جسکے باپ کا حال معلوم نہیں تہا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ بیٹا عبداللہ بن ابراہیم بن زیاد کا تہا ساتہا ایک گروہ نبی امیہ کے جنکو ماموں نے فضل بن سہل ذوالریاستین کے سپرد کیا تہا۔ اور بعض نے لکہا ہے کہ وہ بہائی فضل کا حسن بن سہل تہا جبکہ مامون کی حکومت یمن میں خلل پڑا تو ابن سہل نے محمد ابن زیاد مذکور کی ماموں کے آگے بہت تعریف کی اور اشارہ کیا کہ اُسکو امیر کر کے یمن پر بہیج۔ تب ماموں نے محمد بن زیاد مذکور کو معہ لشکر کے بہیجا۔ ابن زیاد نے سنہ ۲۰۳ھ میں حج کر کے یمن گیا۔ عرب میں اور اُسمیں بڑی لڑائیاں ہوئیں۔ آخر کو اُسنے تہامہ کو فتح کیا۔ اور یمن میں اُسکا قدم استوار ہوا۔ اُسنے سنہ ۲۰۴ھ میں شہر زبید کو بنایا اور نشان اُسکی فصیل کا بنایا اور اپنے غلام جعفر کو معہ بیش قیمت تحفہ کے ماموں کے پاس بہیجا۔ جعفر معہ اُن تحفوں کے عراق میں آیا اور سنہ ۲۰۵ھ میں ماموں کی خدمت میں پیشکش کیا۔ اور سنہ ۲۰۶ھ میں جعفر معہ لشکر ماموں کے کہ نہاوند تھے پہر آیا۔ تب حکومت ابن زیاد نے قوت پائی۔ اور سب اقلیم یمن کا مالک ہوا اور جعفر مذکور نے جبل کو لیلیا اور گہیر اُس میں شہر جسکا نام بدیکیرہ ہے۔ اور جو شہر کہ جعفر کے تہے۔ اُن کا نام منجلاف جعفر ہے یعنے گروہ بڑا۔ یہ جعفر صاحبان عقل سے تہا اسکے باعث دولت بنی زیاد کو یہانتک ترقی ہوئی کہ لوگ مثل کرنے لگے کہ ابن زیاد بسبب اپنے غلام جعفر کے ہے محمد ابن زیاد اسیطرح رہا۔ مرتے دم تک بعد اُسکے مرنے کے اُسکا بیٹا ابراہیم بن محمد۔ پہر بعد اُسکے زیاد بن ابراہیم بن محمد بادشاہ ہوئے۔ اسکی مدت بادشاہت کچہہ دراز نہوئی۔ بعد اسکے اُسکا بہائی ابوالجیش اسحاق بن ابراہیم بادشاہ ہوا۔ اسکی بادشاہت اور عمر دراز ہوئی۔ سنہ ۳۷۱ھ میں اُسنے انتقال کیا۔ یہ ایک چہوٹا سا خاندان تہا جو ملک عدم ہوا۔ اسکے نام میں اختلاف ہے بعض نے زیاد کہا ہے اور بعض نے اور کچہہ ملک نے اُسکے پر سن کی اور اُسکی بہن جسکا نام نہد بنت ابی الجیش تہا۔ معین اُسکا اس پرورش میں غلام ابوالجیش کا تہا جسکا نام رشد تہا رشد مذکور مرنے دم تک ولی اُسکا رہا۔ بعد اسکے مرنیکے غلام رشد مذکور کا حسین بن سلامت اسکی جگہہ قایم ہوا سلامت مذکورہ مال حسین کی تہی حسین مذکور عقل مند اور ہوشیار تہا بہت مدت تک رہا یہ مرتے دم تک وزیر رہا اور اُسکی

بھائی کا رہا۔ بعد مرنے ابوالعتاہیہ کے ملک یمن اُس لڑکے پر جو اُن زیادہ تہا مقرر ہوا۔ حکمرانی اُسکی طرف سے اُسکی اور ایک غلام غلاموں حسین بن سلامۃ سے جسکا نام مرجان تہا کرتے رہے مرجان مذکور کے دو غلام تہے کہ اُسکے امر میں بہت دخل رکھتے تہے۔ ایک کا نام قیس دوسرے کا نام نجاح تہا نجاح مذکور نے کوشش بہت کی بادشاہان زبید میں اسکا ذکر ہم کرینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔ قیس و نجاح غلاموں مرجان میں باب وزارت میں لڑائی ہوئی۔ لیکن قیس ظالم اور نجاح عادل تہا۔ اور سردار اُن کا مرجان پاسداری نجاح کی کرتا تہا اور بہو بہی لڑکے کی رعایت نجاح کی کرتی تہی۔ قیس نے مرجان کے آگے اس امر کا شکوہ کیا۔ مرجان نے بادشاہ ابراہیم پر جسکا بعض نے عبداللہ نام کہا ہے۔ اور بہو بہی لڑکے پر قابض ہو کر دونوں کو قیس کے سپرد کیا۔ قیس نے ابراہیم اور اُسکی بہو بہی پر دیواریں بنائیں۔ اور قید کیا۔ یہانتک کہ وہ دونوں مرے۔ ابراہیم مذکور پہلا بادشاہ یمن کا تہا بنی زیاد کی اولاد سے۔ ابراہیم اور بہو بہی اُسکی ۴۰۷ھ میں قید ہوئے۔ پس مدت بادشاہت بنی زیاد کی یمن میں دو سو چار برس ہیں۔ کیونکہ وہ بادشاہ ہوئے تہے مامون کی تیگاہ سے ۲۰۳ھ میں اور زوال اُن کی بادشاہت کا ۴۰۷ھ میں ہوا۔ انکی بادشاہت اُن کے غلاموں کے غلام کو پہنچی۔ کیونکہ مالک ملک کا نجاح مذکور ہوا جسکا ہم ذکر کرینگے۔ اگر چاہا اللہ نے قیس نے ابراہیم اور اُسکی بہو بہی کو قتل کیا اور مالک حکومت کا ہوا۔ لیکن یہ امر نجاح کو بہت بُرا معلوم ہوا۔ اُسنے ہرکالا گورے سے مدد چاہی۔ اور زبید قیس کے مقابل ہوا۔ قیس و نجاح میں بہت لڑائیاں ہوئیں آخر لڑائی میں دروازہ زبید پر قیس مارا گیا۔ ماہ ذی قعدہ ۴۱۲ھ میں نجاح نے اُسکے سردار مرجان سے پوچہا کہ ہمارے تیرے آقا پر کیا گذری۔ اُسنے کہا کہ وہ اس دیوار میں ہیں۔ تب نجاح نے ابراہیم اور اُسکی بہو بہی کے مُردے نکلوا کر اُن پر نماز پڑہی اور دفن کیا۔ اور اُن کا مقبرہ بنایا اور اُن دونوں کی جگہہ مرجان اور قیس کی لاش رکہکر دونوں پر ویسی ہی دیوار بنائی۔ نجاح یمن کا بادشاہ اور مالک تخت و چتر کا ہوا اور اپنے نام کا سکہ چلایا۔ اسکو ہم ۴۲۱ھ میں بیان کرینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

پھر شروع ہوا ۴۰۴ھ۔ ذکر آنے مامون کا بغداد کی طرف

اس برس میں مامون بغداد میں آیا اُسکے آنے سے فتنہ فرو ہوا۔ مامون اور اُسکے لشکر کا لباس وقت داخل ہونے بغداد کے سبز تہا۔ اور آدمی بہی لباس سبز ہی پہنکر اُسکے پاس جاتے تہے اور لباس سیاہ کو پہاڑتے تہے یہ آٹھ روز تک رہا۔ پہر جب بنی عباس اور سرداران خراسان نے اس امر میں گفتگو کی تب اُسنے سبز کو ترک کرکے پہر سیاہ پہنا +

ذکر مرنے شافعی کا - اس سنہ ۲۰۴ھ میں شافعی فوت ہوا وہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن سایب بن عبید بن یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف تھا - یہ شافع وہ ہے جسکی طرف نسبت دیجاتی ہے - شافعی شافع نے بچپن میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی - باپ اسکا سایب مسلمان ہوا تھا بدر کے روز - شافعی بھائی رسول صلعم کا نسب عبد مناف میں شریک تھا - ہاشم بن عبد المطلب بن عبد اللہ سے شافع کے چچا کی بیٹی لینے ہاشم بن عبد مناف کی بیٹی منسوب تھی وہ ہاشم سے حاملہ ہو کر عبد یزید کو جو دادا شافعی کا تھا جنی - اسصورت میں شافعی چچا کے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے - شافعی سنہ ۱۵۰ھ میں غزہ میں پیدا ہوا صحیح یہی ہے - اگرچہ کہا گیا ہے کہ اور جائے پیدا ہوا - شافعی نے علم مالک بن انس اور مسلم بن خالد زنجی سے اور سفیان بن عیینہ سے پڑھا - اور حدیث سنی اسماعیل بن عتبہ اور عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی اور محمد بن حسن شیبانی وغیرہ سے - شافعی کہتا ہے کہ میں نے نو برس کی عمر میں قرآن حفظ کیا - اور دس برس کی عمر میں موطا کو حفظ کیا اور پندرہ برس کی عمر میں مالک کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے علی ابن ابیطالب کو خواب میں دیکھا - پس سلام کیا مجھپر اور مصافحہ کیا مجھسے - اور اپنی انگوٹھی میری انگلی میں پہنائی - اور بیان کیا مجھسے کہ میرے ساتھ مصافحہ کرنے سے عذاب سے امان ہوگی اور انگوٹھی پہنانے سے نام تیرا مثل نام علی کے بزرگی میں مشہور ہوگا - شافعی نے محمد بن حسن کے ساتھ رقہ میں مناظرہ کر کے اسکو بند کیا - شافعی شعروں کا حافظ تھا - اصمعی کہتا ہے کہ میں نے دیوان ہذلیین کو محمد بن ادریس شافعی سے پڑھا - اور ابو عثمان مازنی کہتا ہے کہ میں نے اصمعی کو کہتے سنا کہ میں نے دیوان شنفری شافعی سے مکہ میں پڑھا - احمد بن حنبل کہتا ہے کہ میں ناسخ و منسوخ حدیث کا نہیں جانتا تھا جب تک کہ بیٹھا تھا شافعی کے پاس - شافعی بغداد میں دو مرتبہ آیا - ایکمرتبہ سنہ ۱۹۵ھ میں دوسری مرتبہ سنہ ۱۹۸ھ میں - مباحثہ کیا اسنے بشر مریسی معتزلی کے ساتھ بغداد میں اور حفص فرد کے ساتھ مصر میں - حفص نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے اور اسپر دلیل لایا اور ان دونوں میں بحث ہونے لگی - یہانتک کہ کفر ثابت کیا اسکا شافعی نے - جو دلیلیں کہ شافعی نے بیان کی تھیں ان میں سے ایک یہ ہے جسے ابو یعقوب البویطی نے روایت کی ہے یعقوب مذکور کہتا ہے کہ شافعی نے کہا کہ اللہ نے پیدا کیا مخلوقات کو کلمہ کن کے ساتھ - اگر کن بھی مخلوق ہو تو لازم آئے مخلوق پیدا ہو مخلوق سے - شافعی کے بھانجے نے کہا کہ میرے باپ نے مجھسے روایت کی ہے شافعی جوانی میں نجوم بھی دیکھتا تھا - اور جس چیز کے دریافت کرنے کا قصد کرتا اسکو معلوم کر لیتا تھا - ایک دن شافعی بیٹھا تھا اور حمیرا اسکی پھوپھی تھی - اسنے دیکھکر کہا کہ تو کانڑی بیٹی ہوگی - اس کی شرع پر تل سیاہ ہوگا -

وہ اتنی مدت میں مریگی جب وہ جنی تو جیسا اوسنے کہا تھا ویسی ہی لڑکی ہوئی اور مری تب شافعی نے عہد کیا کہ پھر نجوم نہ دیکھوں گا اور کتابیں نجوم کی جو اوس پاس تھیں دفن کر دیں شافعی علم کلام کو بد جانتا تھا علماء اور اطباء سے اور اوسکے بہت شعر نادر ہیں اسی برس میں فوت ہوا احمد ابن زیاد بلوی فقیہہ کوفہ سنان ابوحنیفہ سے تھا اور ابوداؤد سلیمان بیٹا داؤد طیالسی کا جو صاحب مسند ہے جان بحق ہوا پیدایش اوسکی ۱۳۳ھ میں ہوئی تھی۔ اسی برس میں نضر بن شمیل بن خرشہ بصری نحوی خراسان میں جاکر مرگیا۔ جبکہ وہ بصرہ سے بارادہ مسافرت نکلا تو اوسکے وداع کیواسطے تین ہزار آدمی سرداران بصرہ سے نکلے تھے نضر نے اونکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ قسم خدا کی اگر مجھکو ایک پیمانہ باقلی کا ملتا تو بھی میں تم سے مفارقت نہ کرتا اور یہاں سے نہ جاتا اون سبھوں نے یہ سُنا لیکن کوئی ضامن اسکا نہ ہوا تب اوسنے وہاں سے نکلکر مرو میں کہ متعلقات خراسان سے ہے قیام کیا وہاں وہ مالدار اور مصاحب مامون خلیفہ کا ہوا اوسی سے رزق پاتا۔ ایک روز نضر مامون کے پاس بیٹھا تھا مامون نے کہا کہ مجھے حدیث نقل کی ہے ہشیم نے مخالد سے اوسنے شعبی سے اوسنے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا ہے رسول صلعم نے جبکہ نکاح ایک مرد عورت کا ہو اوسکے قرض اور افلاس کے واسطے تو مرد کا فقر بند ہوگا اور لفظ سداد کو جو اس حدیث میں ہے فتح سین سے پڑھا تب نضر نے اوس حدیث کو کسرہ سین سداد سے پڑھا۔ مامون یہ سُنکر اوسکی طرف مخاطب ہوا۔ اور پوچھا کہ یہ تو نے پڑھا یہ موافق کسکے لحن کے ہے اوسنے کہا ہشیم کے (یہ بہت غلطی کرتا ہے) تب امیرالمومنین نے اوسکے لفظ کا تتبع کیا اور پوچھا کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے اوسنے کہا کہ سداد بفتح بمعنے قصد کرنے قرض کے ہے اور قصد کرنے رشتہ اور تراش روئی کے ہے اور سداد بکسر بمعنے نفقہ اور خرچ کے اور ہر چیز کے جسے بند کی جائے ایک شئے اور اوسکی سند میں بیت عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفان مشہور عربی شاعر کے پڑھے جو مشہور ہے تب مامون نے حکم دیا کہ اسکو پچاس ہزار درہم انعام دیں۔ نضر یاء دل خلیل بن احمد سے تھا۔ نضر بفتح نون اور سکون ضاد معجمہ اور راء کے ہے اور شمیل ضم شین سے اور خرشہ فتح خا معجمہ سے اور ہ فتح عین مہملہ اور سکون راء اور جیم سے زمین سخت تب کہا اور مدینہ

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۵ ہجری اس برس میں عامل کیا مامون نے طاہر بن حسین کو مدینہ سلام مشرقی ضلع پر اوسنے تمام مشرق کا بندوبست کیا اسی برس میں یعقوب بن

بن بشیر بصری مقری وہ بھی ساتوں قاریوں میں سے تھا اوسکی قرارت میں ایک روایت مشہور ہے کہ قرارۃ اوسنے پڑہی سلام بن سلیمان طویل کے آگے اور سلام نے عاصم بن ابی النجود کے آگے اور عاصم نے عبد الرحمن سلمی کے آگے اور عبد الرحمن نے علی بن ابی طالب کے آگے علی نے رسول صلعم کے آگے پڑہا۔

پھر شروع ہوا ۲۰۶ ہجری اس برس میں حاکم بن ہشام صاحب اندلس چھبیسویں ذالحجہ کو فوت ہوا شروع حکومت اوسکی صفر ۱۸۰ھ میں تھی عمر اوسکی باون برس کی تھی۔ جب وہ مر گیا تو اوسکا بیٹا عبد الرحمن ابن الحکم اوسکی ملک پر حاکم ہوا۔ اسی برس میں مرا محمد بن یسیر معروف بقطرب نحوی اسنے نحو سیبویہ سے پڑہی۔ ہمیشہ قبل صبح کے سیبویہ کے پاس واسطے پڑہنے کے جاتا اوس سے قبل صبح کے سیبویہ نے کہا تو نہیں ہے مگر قطرب یہ ایسا مشہور ہوا کہ لقب ہو گیا۔ اسی برس میں انتقال کیا ابو عمرو اسحاق شیبانی لغوی نے۔

پھر شروع ہوا ۲۰۷ ہجری۔ اس برس میں مرا طاہر بن الحسین جمادی الاولی میں بخارا سے اسنے جمعہ آخر کو جو نماز پڑہی تو ماموں کی دعا کو ترک کیا اور قصد تہا کہ اوسکی بیعت کو فسخ کرے۔ لیکن مر ہی گیا۔ طاہر کا نڑا تہا اور لقب اوسکا ذو المینین تہا یعنی صاحب دو دہنے ہاتھ کا چنانچہ بعضے شعراء نے کہا ہے۔ اے صاحب دو داہنے ہاتھ کے اور ایک آنکھ کے۔ ایک آنکھ ناقص ہے اور ایک ہاتھ زاید ہے اسی برس میں فوت ہوا بشیر بن عمرو زاہد فقیہہ غیر ہے بشر الحافی کا۔ اسی برس میں فوت ہوا محمد بن عمر بن واقد واقدی۔ عمر اوسکی ستتر برس کی تہی یہ بہت جانتا تہا جہاد کرنیوالوں کو اور اختلاف علما کو لیکن حدیث میں ضعیف تہا اور ماموں بہی اوسکی بڑی عزت اور اکرام کرتا تہا اور رعایت اور پاس بہت رکہتا وہ حاکم قضا تہا بغداد کی شرقی جانب میں۔ اسی برس میں فوت ہوا محمد بن عبد العدد بن عبد الاعلی کہ مشہور ابن کناسہ تہا یہ بہانجا ابراہیم ادہم کا تہا۔ یہ عالم عربیت اور شعر اور تاریخ کا تہا اسی برس میں جاں بحق ہوا ابو ذکریا یحیی بن زیاد بن عبد اللہ کہ مشہور فراء دیلمی کوفی ہے یہ نحو اور لغت میں اور فنون ادب میں سب کوفیوں سے غالب اور زبردست اعلم تہا بلکہ امام تہا ان چیزوں میں حافظ کہتا ہے کہ میں بغداد میں ۱۸۷ھ ہجری میں گیا۔ جبکہ ماموں بہی وہاں گیا تہا تو اوس زمانہ میں میرے پاس آتا تہا اس ارادہ پر کہ مجہہ سے علم کلام کچہہ پڑہے لیکن اوسکی

طبع مناسبت ہوئی۔ اوسکے ماموں نے قرار کو اپنے لڑکوں کیواسطے معلم مقرر کیا۔ قرا کی کتنی ہی تصینفات ہیں اوسی میں کتاب حدود اور کتاب معانی اور کتاب نہی وغیرہ ہیں یہ شخص مکہ کے رستہ میں فوت ہوا عمر اوسکی نرسٹھ ۶۳ برس کی تھی۔ قرا پوستین نہیں بناتا تھا اور نہ اوسے بیچتا تھا بلکہ یہ لقب اوسکا اِسواسطے ہوا کہ وہ چیرتا تھا کلام کو۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۸ ہجری اِس برس میں جاں بحق تسلیم ہوا فضل ابن ربیع۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۹ ہجری۔ اِس برس میں میخائیل بادشاہ روم کا فوت ہوا پادشاہت اوسکی تو برس تک رہی بعد اوسکے مرنے کے اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا جسکا نام توفیل تھا اِسی برس میں فوت ہوا ابو عبیدہ محمد بن حمزہ لغوی۔ یہ میل طرف خوارج کے بہت رہتا تھا عمر اوسکی ننانوے ۹۹ برس کی تھی۔ یہ علم کا ذخیرہ تھا لیکن باوجود اس فضیلت کے جب شعر پڑھتا تھا تو توڑ کر پڑھتا اور موزون نہ پڑھ سکتا تھا اوسکی تصینفات میں سے قریب سو کتاب کے ہیں

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۰ ھ۔ اِس برس میں فتح پائی ماموں نے ابراہیم ابن محمد بن عبد الوہاب پر یہ غیر تھا ابراہیم امام سے وہ مشہور ابن عائشہ تھا اسنے مع ایک جماعت سرداروں کے کوشش کی تھی واسطے بیعت ابراہیم بن مہدی کے تب اوس جماعت کو گرفتار کیا بعد اوسکے ابن عائشہ کو سولی دی وہ اول عباسی تھا جو سولی دیا گیا پھر اوسے اوتار کر اور کفن دی اور نماز پڑھکر دفن کیا۔ اِس برس کے ربیع الآخر میں جارس اسود نے ابراہیم بن مہدی کو بہ سبب بھاگنے کے دو عورتوں کے ساتھ عورتوں کے لباس میں قید کیا جب ماموں کے آگے اوسے لائے تو اوسنے اوسے قید کیا اور بعد چند روز کے چھوڑ دیا بعض نے کہا ہے کہ اوسکی شفاعت حسن بن سہل نے کی اور بعض نے کہا کہ اوسکی بیٹی بوران نے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ماموں نے اوسکو خود معاف کیا۔ اِس برس میں آیا مامون بوران بیٹی حسن بن سہل پاس حسن بن سہل مقیم تھا فم صلح میں ماموں بغداد سے وہاں گیا اور آیا بوران پاس۔ بوران کی داوی نے ہزار دانہ موتی کے کہ بہت بیش قیمت تھے اوسپر سے نثار کیے اور روشن کی ایک شمع عنبر کی جسکا وزن چالیس من کا تھا۔ حسن بن سہل نے نام جاگیروں کے رقعوں کے نام پر لکھ کر سرداروں پر تقسیم کئے جو رقعہ جسکے ہاتھ آیا اوسی جاگیر جو اوس رقعہ میں لکھی تھی

دی میں کہتا ہوں سنہ ۲۰۳ میں گذرا ہے کہ حسن بن سہل کی عقل بسبب سودا کے جاتی رہی تھی اور اسی واسطے قید ہوا شاید کہ وہ اسکے بعد اچھا ہو گیا تھا اور اپنے گھر پر آیا تھا لیکن یہ ذکر نہیں کیا اسی برس میں ہوئی عبدۃ بیٹی مہدی کی پیدائش اوسکی سنہ ۱۶۰ ہجری میں ہوئی تھی شوہر اوسکا موسیٰ بیٹا عیسیٰ بیٹا موسیٰ بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبداللہ بیٹا عباس کا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۱ ہجری اس برس میں حکم کیا ماموں نے کہ منادی پکار دو کہ میں بری الذمہ ہوں اوس شخص سے جو معاویہ کو نیکی سے یاد کرے یا اوسکو بزرگی دے کسی اصحاب رسول اللہ صلعم پر۔ اسی برس میں فوت ہوا ابو عتاہیہ شاعر۔ اسی برس میں جان بحق ہوا ابوالحسن سعید بن مسعدہ اخفش نحوی بصری معنے اخفش کے چھوٹی آنکھوں والا کم بینائی ہے یہ عربیہ میں بصریوں میں امام تھا اسنے نحو سیبویہ سے پڑھی تھی لیکن یہ سیبویہ سے عمر میں بڑا تھا۔ کہا اسنے کہ سیبویہ نے کوئی چیز اپنی کتاب میں بغیر میرے دکھائے نہیں لکھی۔ اخفش کی کتنی ہی تصنیفات ہیں انمیں سے زیادہ ہیں عروض میں ایک بحر جسکا نام خبب ہے تین شخص مسمے باخفش ہیں پہلا تو اخفش بڑا ہے وہ ابوالخطاب عبدالحمید رہنے والا ہجر کا ہے یہ بھی نحوی تھا۔ دوسرا اخفش اوسطہ سعید بن مسعود امام مذکور ہے تیسرا اخفش چھوٹا جو پیچھے ہے وہ علی بن سلیمان بن فضل ہے اور یہ بھی نحوی تھا اور فوت ہوا سنہ ۳۱۵ ہجری میں اور کہتے ہیں سنہ ۳۱۶ ہجری میں اسی برس میں عبدالرزاق صنعانی محدث جان بحق ہوا وہ مشائخ احمد بن حنبل سے ہے اور شیعہ تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۲ ہجری ماموں اس برس میں ظاہر کیا قول قرآن مخلوق ہونیکا اور علی بن ابی طالب کی فضیلت کا تمام صحابہ پر اور کہا کہ وہ بہترین خلایق ہے بعد رسول اللہ صلعم کے۔ اسی برس میں محمد بن یوجو مشائخ ہے بخاری کا فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۳ ہجری اس برس میں ماموں نے اپنے بیٹے عباس کو حاکم جزیرہ اور ثغور اور عواصم کا کیا اور اپنے بھائی اسحق معتصم کو شام و مصر کا حاکم کیا اور عثمان بن عباد کو سند کا حاکم کیا۔ اسی برس میں فوت ہوا ابراہیم الموصلی معنے یہ کہ پہلے یہ کوفی تھا لیکن موصل میں گیا تھا۔ جب وہاں سے آیا تو موصلی مشہور ہوا اس برس میں فوت ہوئے علی بن جبلہ شاعر اور ابو عبدالرحمن مصری محدث۔ اس برس میں اور کہا گیا ہے سنہ ۲۱۵ میں ابو محمد عبدالملک

بن ہشام بن ایوب الحمیری مصر میں فوت ہوا یہ ابن ہشام وہ ہے جسنے ابن اسحاق کے واسطے جمع کیا خصلت رسول اللہ صلعم کو لڑایوں اور مسافرتوں سے اور اوسکی آراستگی اور شرح سہیلی نے کی ہے اور ابن ہشام مذکور اہل مصر سے ہے اور اصل اوسکی بصرہ تھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۴ ہجری - اس برس میں عامل کیا مامون نے عبداللہ بن طاہر کو خراسان پر۔ اسی برس میں صلاحیت پائی حال ابی دلف نے مامون کے سبب سے۔ ابو دلف اصحاب امین سے تھا جب مامون پاس آیا تو بہت خائف تھا لیکن مامون نے اوسپر اکرام کیا اور اوسکا مرتبہ بلند کیا۔ اس برس میں اور کہتے ہیں سنہ ۲۱۳ ہجری میں ادریس بن ادریس بن عبداللہ بن الحسن بن علی بن ابی طالب مغرب میں راہی ملک عدم کا ہوا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا محمد بن ادریس فاس اور بربر پر حاکم ہوا بھائی اوسکا قسم بن ادریس طبجہ اور اوسکے اور متعلقات کا حاکم ہوا اور باقی بھائی اوسکے ملک بربر پر ریاست کرتے تھے۔ باقی اوروں کا ذکر سنہ ۳۰۰ ہجری میں کرینگے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔ اس برس میں وفات پائی ابو عاصم بن مخلد سیبانی جو حدیث میں امام ہے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۵ ہجری - اس برس میں مامون نے قصد لڑائی روم کا کیا اور منبج اور انطاکیہ اور مصیصہ اور طرسوس سے ہوکر اوس طرف سے ماہ جمادی الاول میں روم کے شہر لولہ پہنچا اور وہاں کے قلعوں کو فتح کرکے پھر آیا۔ اور متوجہ دمشق کا ہوا۔ اسی برس میں ابوسلیمان دارانے داریا میں اور مکی بن ابراہیم بلخی جو مشیخ بخاری کا ہے اور ابوزید سعید نحوی لغوی جسکی عمر ترانوے ۹۳ برس کی تھی فوت ہوئے اور اسی برس میں ابوسعید اصمعی لغوی بصری فوت ہوا سنہ ۲۱۶ ہجری اور سنہ ۲۱۷ میں بھی ایک نام اصمعی کا عبدالملک بن قریب بن عبدالملک بن صالح تھا۔ عمر اوسکی قریب اٹھاسی برس کی تھی اور اصمعی منسوب ہے اپنے دادا اصمع کی طرف یہ امام تھا اخبار اور نوادر اور لغت میں۔ اسکی دس کتابیں ہیں اونمیں سے کتاب خلق الانسان اور کتاب الاجناس اور کتاب الاقوار اور کتاب الصفات اور کتاب المیسر والقداح اور کتاب الفرس اور کتاب الابل اور کتاب الشاء الجزیرہ العرب اور کتاب النبات اور بسوائے انکے ہیں۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۶ ہجری - اس برس میں مامون نے روم کے شہروں میں جاکر بعد قتل و قمع کے چند قلعوں کو فتح کرکے دمشق پھر آیا پھر یہاں سے اسی برس کی ذالحجہ

میں مامون مذکور مصر کو گیا۔ اِس برس میں فوت ہوئی بانو جعفر کی زبیدہ بغداد میں۔

پھر شروع ہوا ۲۱۷ھ ہجری - اِس برس میں پھر آیا مامون مصر سے شام میں اور بلاد روم میں داخل ہو کر لولوہ میں تین مہینے دس دن رہا پھر بارادہ پھر آنے کے کوچ کیا وہاں پیغام صلح بھیجا بادشاہ روم نے لیکن صلح نہ کی۔

پھر شروع ہوا ۲۱۸ھ - ذکر اوسکا جو قرآن مجید کے باب میں ہوا

اِس برس کہلا بھیجا مامون نے اسحق بن ابراہیم عامل بغداد کو کہ قاضیوں اور گواہوں اور اہل علم کا امتحان لو جو شخص کہے کہ قرآن مخلوق اور نو پیدا ہے اوس کو چھوڑ دے۔ اور جو اوسکا انکار کرے اوس سے مجھے آگاہ کرنا۔ اوسنے بموجب حکم کے بغداد کے عالموں کو جمع کیا اونمیں قاضی القضا بشر بن ولید کندی اور مقاتل اور احمد بن حنبل اور قتیبہ اور علی بن جعد وغیرہ تھے جنکے آگے حاکم نے نامہ مامون کا پڑھا۔ پھر بشر بن ولید کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ تو کیا کہتا ہے قرآن کے باب میں اوسنے کہا قرآن کلام خدا ہے نبی اوسنے کہا میں تجھ سے یہ نہیں پوچھتا یہ بتا کہ آیا وہ مخلوق ہے اوسنے کہا اللہ ہر شے کا پیدا کرنیوالا ہے۔ حاکم بغداد نے پوچھا کہ قرآن بھی شے میں داخل ہے اوسنے کہا ہاں پھر حاکم نے پوچھا کہ قرآن مخلوق ہوا اوسنے کہا وہ خالق نہیں۔ پھر حاکم نے کہا میں تجھ سے یہ نہیں پوچھتا یہ بتا کہ وہ مخلوق ہے اوسنے کہا جو مینے تیرے آگے بیان کیا اوس سے میں زیادہ نہیں بیان کر سکتا تب اسحق نے لکھنے والے کو حکم دیا کہ جو اوسنے کہا لکھ۔ پھر اوسنے اوروں سے پوچھا لیکن اونہوں نے بھی ایسا ہی کچھ جواب دیا جیسا بشر نے دیا تھا۔ پھر احمد بن حنبل سے پوچھا تو قرآن میں کیا کہتا ہے اوسنے کہا وہ کلام خدا ہے۔ حاکم نے پوچھا کہ مخلوق اوسنے کہا کلام خدا ہے میں اوس میں زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ اوسنے پوچھا کہ معنے سمیع۔ بصیر کے کیا ہیں تب احمد نے کہا اللہ ایسا ہے جیسا اوسنے اپنے نفس کی تعریف کی ہے اوسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنے ہیں اوسنے کہا میں نہیں جانتا جو اوسنے اپنا وصف کیا ویسا ہی ہے پھر قتیبہ اور عبید بن محمد اور عبد المنعم بن ادریس اور اسحٰق بن وہب بن منبہ اور اونکے گروہ سے پوچھا اونہوں نے جواب دیا کہ قرآن مجعول ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہمنے گردانا اوسے قرآن عربی اور قرآن محدث ہے بدلیل قول خدا تعالیٰ کے وہ چیز آئی اونکو ذکر سے خدا اونکے سے محدث ہے

اسحاق نے پوچھا جو شے کہ مجعول ہے وہ مخلوق ہے اونہوں نے کہا ہاں۔ اوسنے کہا پس قرآن بھی مخلوق ہے۔ اونہوں نے کہا ہم قرآن کو مخلوق نہیں کہہ سکتے لیکن وہ مجعول ہے تب ہر شخص کا منقولہ لکھکر مامون کے پاس بھیجا ماموں نے اوسکے جواب میں لکھا اسحٰق بن ابراہیم کو طلب کر تو قاضی القضاہ اور ابراہیم بن مہدی کو اگر وہ دونوں قرآن کے خلق ہونے پر گویا ہوں تو بہتر والا نہ اونکی گردن مار۔ اور سوائے اون دونوں کے جو خلق قرآن پر قایل نہ ہوا اوسکو پائے جولاں کرکے میرے پاس بھیجدے تب اسحاق نے اونکو جمع کرکے حکم ماموں کا سُنایا تب بشر اور ابراہیم اور سب وہ لوگ جو حاضر ہوئے تھے سب قایل خلق قرآن کے ہوئے مگر چار آدمی کہ وہ احمد بن حنبل اور قواریری اور سجادہ اور محمد بن نوح مضروب خلق قرآن کے قایل نہ ہوئے۔ تب اسحاق نے حکم کیا کہ انکو بیڑیاں پہنائیں پھر بعد اوسکے اونسے پوچھا۔ تب سجادہ اور قواریری نے جواب دیا خلق قرآن سے تب چھوڑ دیا اون دونوں کو اور احمد بن حنبل اور محمد بن نوح مضروب نے اپنے قول پر اصرار کیا۔ تب بھیجدیا اونکو طرسوس میں۔ پھر نامہ ماموں کا آیا اوسمیں لکھا کہ مینے سُنا ہے کہ بشر بن ولید اور اوسکے ہمراہیوں نے جواب دیا ہے ساتھ تاویل کرنے آیہ کریمہ کے جو عمار بن یاسر کے حق میں اللہ نے نازل کی ہے وہ یہ ہے من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان لیکن حقیقت میں اونہوں نے تاویل میں خطا کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ سے ارادہ کیا ہے اوس شخص کا جو معتقد ایمان کا اور ظاہر کرنیوالا شرک کا تنہا اور نہیں ہے یہ آیۃ اوسکے حق میں جو معتقد شرک اور مظہر ایمان ہو چاہیئے کہ اونکو طرطوس میں بھیجدیں تو رہیں وہاں جب تک امیر المومنین بلاد روم کو جائیں تب اسحاق نے اوسکو گرفتار کرکے بھیجدیا جب یہ لوگ رقہ میں پہنچے تو مامون کے مرنیکی خبر سُنکر بغداد میں پھر آئے۔

ذکر مرض مامون اور اوسکی موت کا

اسی سنہ ۲۱۸ ہجری میں تیرہویں جمادی الآخر کو مامون بیمار ہوا۔ باعث اس بیماری کا سعید بن الحلاف نے یہ کہا ہے کہ ایک روز مامون نے مجھے بُلایا اوسوقت مامون اور اوسکا بھائی کنارہ نہر بذندون پر پانی میں پانوں ڈالے بیٹھے تھے۔ اوسنے مجھ سے پوچھا کہ کیا چیز کہا کر اس صاف اور میٹھے پانی کو ہم پئیں مینے کہا امیر المومنین ہی خوب جانتے ہیں تب اوسنے کہا کہ کچھ زان ہی باتوں میں سے

کہ اتفاق سے خچر ڈاک معہ پالان کے جسمیں کچھ کھانے کی چیز تھی آئی۔ تب مامون نے غلام کو کہا دیکھ اس میں اگر اسمیں رطب ہوں لے آ۔ خادم گیا اور معہ ایک برتن کے جس میں کھجوریں بہت تھوڑی تھیں پھر آیا اوسنے شکر خدا کا کیا اور ہم سب متعجب ہوئے اور اوسنے اور ہمنے سب نے کھایا اوس کھجوروں میں سے اور اوسکے اوس نہر میں سے پانی پیا جب وہاں سے کھڑے ہوئے تو کوئی ایسا باقی نہ رہا کہ بخار میں مبتلا نہ ہوا اور معتصم عراق میں بیمار رہا۔ مامون نے وقت بیماری اپنے بھائی معتصم کو اپنے بیٹے عباس کے سامنے تقوی خدا کی اور رعایا پر اچھی حکومت کرنیکی وصیت کی پھر معتصم سے کہا تجہپر ہے واجب عبداللہ کا اور ذمہ رسول اللہ کا چاہیئے کہ حق خدا کو قایم رکھے اور بندگی خدا کی اختیار کرے اور گناہ کو ترک کرے کیونکہ میںنے ریاست کو تجہپر مقرر کیا اوسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی۔ ہاں۔ پھر ماموں نے کہا یہ چچا کے بیٹے تیرے اولاد امیر المومنین۔ انکی تربیت اچھی کر اور انکے گناہوں سے درگذر کر اور ہر برس انکو اپنے پاس بلایا یہ کہکر ماموں اٹہارہویں رجب کو اسی برس میں فوت ہوا۔ عباس اسکی بیٹی اور معتصم اسکے بھائی نے اوسکی لاش طرطوس میں لیجاکر جلعان غلام نے رشید کے گہر میں اوسے دفن کیا۔ نماز اوسپر معتصم نے پڑہائی بادشاہت مامون کی بیس برس پانچ مہینے تیس دن تہی سوائے اون دنوں کے جسمیں یہ بلائے گئے خلافت پر۔ جبکہ اوسکا بھائی امین محمد گہرا ہوا تہا بغداد میں۔ پیدائش اسکی پندرہویں ربیع الاول ۱۷۰ھ میں ہوئی تہی اور کنیت اوسکی ابوالعباس تہی۔ یہ مردمیانہ قد گورا خوبصورت بڑی کڑی ڈاڑہی والا تہا۔ لکہا ہے کہ بھینگا تنگ پیشانی تہا۔ رخسارہ پر اوسکے ایک تل سیاہ تہا۔

سیرت مامون کا ذکر۔ دمشق میں مال ماموں کا بہت خرچ ہوگیا یہانتک اوسپر تنگدستی ہوئی کہ اسکا شکوہ معتصم کے آگے کیا اوسنے کہا اے امیر المومنین شکوہ کرتا ہے تو مال کا وہ پورا ہوجائیگا جمعہ کو معتصم نے بابت خراج اپنے ملک کے تین لاکہ دینار اوسکے پاس بھیجدیئے۔ یہ مال جب مامون کے پاس پہنچا تب مامون نے یحیی بن اکثم سے کہا نکال تو اس مال کو کہ دیکہوں میں جب اوسنے نکالا تو دیکہا کہ اچھی طرح سے مہیا کیا گیا ہے تب ماموں نے اوسکو امر عظیم تصور کیا اور سب لوگ خوش ہوئے اور متعجب ہوئے۔ مامون نے ابو محمد سے کہا کہ یہ بری بات ہے کہ ہم تو مال میں تصرف کریں اور ہمارے یار نا امید پہریں۔ پہر محمد بن رداد کو بلایا اور کہا کہ واسطے فلانے کی اولاد کے

ایک لاکھ اور فلانے کی اولاد کے لئے مثل اوسکی - اسیطرح چوبیس لاکھ دینا آونہی باربرداری پر لادکر بانٹے - مامون شعر بھی کہتا تہا - مامون سادات کیطرف میل بہت رکہتا تہا اور احسان کیا کرتا تہا چنانچہ فدک کو اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کو پھیر دیا - اور دیا وہ محمد بن یحیی بن الحسن بن زید بن علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب کو کہ وہ اوسکو حقداروں پر تقسیم کرے جو اولاد فاطمہ سے ہوں - مامون فاضل اور جامع علوم تہا

ذکر بادشاہت معتصم کا جو آٹھواں خلیفہ عباسیوں کا تھا

معتصم کی خلافت پر بیعت ابی اسحٰق محمد بن ہارون الرشید نے بعد مرنے مامون کے کی - جب بیعت ہوئی تو لشکر نے شور کیا اور کہا کہ عباس بن مامون کی بیعت کرلی چاہیے معتصم نے یہ حال دیکہکر عباس پاس نامہ بہیجا عباس نے اوس نامہ کو دیکہکر لشکر سے پکار کر کہا کہ میں نے اپنے چچا کی بیعت کی تب لشکر شور و غل سے باز رہا - معتصم مع عباس ابن مامون کے بغداد کو گیا - اور غرہ ماہ رمضان کو داخل بغداد ہوا - اسی برس میں بشیر بن عیاث مریسی نے انتقال کیا جو قایل خلق قرآن کا تھا -

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۹ ہجری - اس برس میں بلایا معتصم نے احمد بن حنبل کو اور اوس سے پوچھا خلق قرآن میں لیکن اوسنے اقبال خلق قرآن کا نہ کیا تب اوسکو کوڑے لگوائے یہانتک کہ بیہوش ہوگیا اور جلد پھٹ گئی پیر فید کیا - اس میں ابونعیم فضل بن دکین کہ مشایخ بخاری اور مسلم سے ہے فوت ہوا - پیدایش اسکی سنہ ۱۳۰ ہجری میں ہوئی یہ مرد شیعہ تہا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۰ ہجری - اس برس میں معتصم سامرا کے بنانے کے لئے قاطول میں گیا اور بغداد میں اپنی جگہ اپنے بیٹے واثق کو خلیفہ کیا - اسی برس میں معتصم نے اپنے وزیر فضل بن مروان کو جو تمام امور کا مالک تہا موقوف کیا - اور اوسکی جگہ محمد بن عبدالملک زیات کو مقرر کیا - اسی برس میں وفات محمد بن جواد بن علی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نے پائی - یہ بہی امامیہ کے نزدیک بارہ امامون میں سے ہیں انکے جنازہ کی نماز واثق نے پڑہائی - عمر انکی پچیس برس کی تہی - لہذا یہ اپنے دادا موسے ابن جعفر کے پاس مدفون ہوئے - محمد بن جواد نویں امام ہیں بارہ میں سے انکے باپ علی الرضا کا حال سنہ ۲۰۳ میں گذرا اور باقی اماموں کا حال ہم آگے بیان کرینگے ان شاء اللہ تعالی

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۱ ہجری۔ اس برس میں قاضی قیروان احمد بن محرز جان بحق ہوا یہ عالم عامل زاہد تھا۔ اسی برس میں آدم بن ابی اماس عسقلانی جو بخاری کا مشائخ ہے فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۲ اور سنہ ۲۲۳ ہجری نبوی

ذکر فتح عمویہ کا اور قید کرنے عباس بن مامون کا اور مقید ہونا اوس کا اور مرنا اوس کا

اسی برس میں توفیل بادشاہ روم نے معہ لشکر عظیم کے خروج کرکے زبطرہ میں پہنچکر قتل کیا اور لوٹا اور جو مسلمان آگے آیا اوسے مارا۔ جب معتصم کو خبر پہنچی اور سنا کہ ایک عورت ہاشمہ جو روم کی قید میں ہے وا معتصما کہکے روتی ہے۔ اوسکو بُرا معلوم ہوا اور اوسیوقت اپنے لشکر کو جمع کرکے شانبوبیں جمادی الاولیٰ سنہ ہذا میں اسنے کوچ کیا۔ رستے میں سنا کہ عمودیہ پیدائش کی جائے نصرانیوں کی ہے اور قسطنطنیہ سے اوسے بزرگ جانتے ہیں اور اون سے کسی نے تعرض نہیں کیا ابتدائے اسلام سے معتصم نے جہاز سلاح کی لکڑی سے جو کہ پہلے نہ تھے بنوائے۔ اور خیمے دھوڑی کے بنوائے اور کوچ کرکے نہر پر جو دریا سے قریب ۱۲ فرسخ طرطوس سے ایک دن کی مسافت پر ہے اوترا اور اپنے لشکر کے تین ٹکڑے کیے ایک ٹکڑا افشین خیدرین کاؤس سایہ میمنہ پر رکھا دوسرا فرقہ اشناس کے ساتھ میسرہ پر اور ایک فرقہ معہ معتصم کے درمیان میں اور فاصلہ ہر ہر فرقہ میں دو دو فرسخ کا رکھا۔ معتصم نے حکم کیا کہ قریوں کو جلا دیں اور روم کے شہروں کو خراب کریں لشکر نے ایسا ہی کیا بحدیکہ عمودیہ پاس پہنچے افشناس پہر معتصم پہر افشین پہنچی اور عمودیہ کو گھیر لیا۔ اوترنا اس لشکر کا اس سنہ کی چیٹی تاریخ ۱۵ رمضان کو ہوا۔ منجنیق سے لڑائی ہونے لگی مسلمانوں اور روم میں بڑی لڑائی ہوئی جسکا بیان کرنا موجب طوالت ہے۔ آخر کو مسلمانوں نے دیوار قلعہ کی جائے ضرب منجنیق سے توڑ کر شہر پر ہجوم کیا اور رعایا کو قتل کیا اور لوٹا۔ لوگ ہر طرف سے گرفتار ہوکر معتصم کے پاس آئے اور حکم کیا کہ عمودیہ کو ڈھا دیں اور جلا دیں معتصم وہاں پچیس روز رہا پھر کوچ کرکے طوانہ میں آیا اثنار راہ میں اوسکو خبر پہنچی کہ عباس بن مامون سے ایک گروہ سرداران نے بیعت کی ہے اور اوسکا ارادہ یہ ہے کہ خلافت

کو چھین لے۔ تب معتصم نے عباس بن مامون کو بلا کر گرفتار کیا اور افشین خیذر کے سپرد کیا۔ جب منج میں پہونچا تو عباس نے کہا ناکہا یا لیکن اوسے پانی نہ دیا یہانتک کہ مرگیا۔ منج میں اوسپر نماز اوسکے بعضے بھائیوں نے پڑہی۔ معتصم اپنی مسافرت کو کم کرکے سامرا میں پہنچا۔ اسی سنہ ۲۲۳ھ میں بادشاہ افرنجیہ زیادۃ اللہ بن ابراہیم بن الاغلب فوت ہوا۔ بعد اوسکے اوسکا بھائی ابوعقال اغلب بن ابراہیم حاکم ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۴ ہجری۔ اس برس میں ابراہیم بن مہدی ماہ رمضان میں جان بحق ہوا۔ نماز معتصم نے پڑہائی۔ اسی برس میں ابوعبیدہ قاسم بن سلام امام لغت فوت ہوا اوسکی عمر ستہتر برس کی تہی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۵ ہجری۔ اس برس میں ابو دلف اور علی بن محمد مدینی مشہور راہی ملک عدم کا ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۶ ہجری نبوی۔ اس برس میں معتصم نے افشین خیذر بن کاوس پر خفا ہوکر قید کیا یہانتک کہ وہ مرگیا قید میں بعد مرنے کے اوسکو سولی پر چڑہایا اور اوسکی لاش کو جلایا۔ افشین وہ شخص تہا جو ایک مجوسی سے بیس برس تک لڑا جو حاکم جبال طبرستان پر تہا بڑی لڑائی ہوئی کئی مرتبہ لشکر معتصم کا بہاگ گیا تب معتصم نے اوس لڑائی کے واسطے افشین مذکور کو بلایا تہا۔ یہ آکر مدت دراز تک لڑا۔ آخر کو افشین فتحمند ہوا اور شہر بابک آلعہ کا اوسنے لے لیا۔ اور بابک کو قید کرکے معتصم کے پاس حاضر کیا۔ اوسنے اوسے قتل کیا اس برس میں فوت ہوا ابوہذیل بن محمد بن عبداللہ کہیارہ بصری کہ شیخ ہے معتزلہ کا۔ عمر اسکی سو برس سے زیادہ تہی۔ اس برس میں فوت ہوا ابوعقال اغلب بن ابراہیم بن الاغلب بعد اوسکے مرنیکے اوسکا بھائی ابوالعباس محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم ہوا بادشاہت اغلب دو برس نو مہینے تہی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۷ ہجری
ذکر وفات معتصم کا

اِس برس میں جان بحق ہوا ابو اسحاق محمد معتصم بن ہارون رشید اٹھارہویں ربیع الاول کو سامرا میں۔ مدت بادشاہت اوسکی آٹھ برس آٹھ مہینے اور دو دن تھی پیدائش اوسکی ۱۷۹ھ ہجری میں ہوئی وہ آٹھواں بادشاہ تھا اولاد بنی عباس سے۔ جب وفات پائی تو آٹھ بیٹیاں اور آٹھ بیٹے چھوڑے۔ وہ گورا سرخ ڈاڑھی والا تھا۔ درازی ڈاڑھی کی میانہ کی گئی تھی رنگ اوسکا مائل بسرخی تھا خلفا میں سے اول اسی کے لقب کیطرف لفظ اللہ اضافت کیا گیا وہ خوش خلق تھا جب غضب میں آتا تو قتل کرنیسے کچھ خوف نہ کرتا۔ حکایت ہے کہ معتصم ایک دن میںہر سوار تھا اپنے یاروں سے جدا ہوا چلا جاتا تھا دیکھتا کیا ہے کہ ایک بڈھا گدھے کو کہ کانٹوں سے لدا ہوا ہے لیجاتا ہے ناگاہ گدھا دلدل میں پھنس گیا اور بوجھ اوسپر سے گر پڑا۔ بڈھا منتظر کھڑا تھا کہ کوئی آدمی آوے تو اوسے اٹھواوں۔ معتصم باللہ جب اوس پاس آیا تو اوسکے گدھے کو نکالا اور بوجھ اوسپر اوٹھا کر لادا۔ پھر اوسکے بھی خدام آپہنچے۔ تب معتصم نے حکم کیا کہ گدھے والے کو چہار ہزار درہم دو۔ ابن ابی داؤد کہتا ہے کہ معتصم نے اپنے ہاتھ سے ایک کروڑ درہم تصدق کئے۔

ذکر بادشاہ واثق معتصم کے بیٹے کا

یہ نواں بادشاہ عباسیوں کا تھا۔ واثق باللہ پر ہارون بن معتصم نے جسدن کہ باپ نے انتقال کیا یعنی اٹھارہویں ربیع الاول پنجشنبہ کے دن ۲۲۷ھ میں بیعت کی واثق کی لونڈی نے۔ رومیہ کہ نام اسکا قراطیس تھا۔ اِسی برس میں توفیل بادشاہ روم کا ہلاک ہوا بعد اوسکے اوسکی زوجہ نددرہ اور اوسکا بیٹا میخائیل بن توفیل بادشاہ ہوئے۔

ذکر فتنہ دمشق کا۔ جب معتصم راہی ملک بقا ہوا قیس نے دمشق میں جاکر فساد برپا کیا اور اپنے سردار کو گھیر لیا۔ واثق نے یہ حال دیکھ کر اوپر لشکر بھیجا کہ سردار اوسکا رجا بن ایوب تھا۔ اوسنے لڑائی کی تب قیس برج رباط میں جمع ہوئے وہاں ڈیڑھ ہزار آدمی کے قریب مارے گئے اور باقی بھاگے اور حکومت دمشق کی روبا صلاح لائی اِس برس میں بشر بن حارث زاہد جو محدث تھا۔ ربیع الاول میں فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۸ ہجری۔ اِس برس میں کتنے ہی مقامات مثل

جزیرہ صقلیہ کے مسلمانوں نے فتح کئے حاکم صقلیہ محمد بن عبداللہ اغلب تھا جو ملک صقلیہ سے شہر برم میں رہتا تھا یہ اپنے شہر سے نکلا نہیں لیکن لشکروں اور سرداروں کو بھیجا کرکے بھیجتا تھا وہ فتح کرتے اور لوٹتے تھے زوجہ اوسکی صقلیہ میں انیس ۱۹ برس رہی اور ۲۳۵ھ میں رجب کے مہینے میں فوت ہوئی یہ ہم ذکر کریں گے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا۔ اِس برس ابوتمام حبیب بن اوس طائی شاعر فوت ہوا اسی برس میں واثق نے اسحٰق اسحٰناس کو تاج اور موتیوں کی لڑی دی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۹ ہجری۔ اِس برس میں واثق نے کاتبوں کو گرفتار کرکے اونپر مال کثیر مقرر کیا اِس برس میں خلف بن ہشام بزار نے وفات پائی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۳۰ ہجری۔ اِسی برس میں عبداللہ بن طاہر جو امیر خراسان کا تھا نیشاپور میں فوت ہوا۔ عمر اوسکی اٹھتالیس برس کی تھی اوسکی جگہ واثق نے اوسکے بیٹے طاہر بن عبداللہ کو عامل کیا۔ اِسی برس میں مجوس نے دریا کیطرف سے نواح شہر اندلس سے مسلمانوں کے شہروں پر خروج کیا۔ مسلمانوں سے اونکی اندلس میں کئی لڑائیاں ہوئیں آخر کو مسلمان بھاگے اور مجوسی اونکو مارتے چلے آئے یہانتک کہ اسبیلیہ میں داخل ہوئے اور لشکر عبدالرحمٰن اموی صاحب اندلس کا اونسے ملا پھر مسلمان ہر طرف سے جمع ہوئے۔ تب مجوسی اپنے گھوڑوں پر چڑھکر اپنے شہر کو بھاگے اِس برس میں اشناس ترکی بعد مرنے عبداللہ بن طاہر کے نو دن فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۳۱ ہجری۔ اِس برس میں محارق مغنی جان بحق تسلیم ہوا اور ابویعقوب یوسف بن یحیی البویطی فقیہہ صاحب شافعی کا فوت ہوا یہ بھی قید ہوا تھا اوس آزمایش میں جو قرآن کے باب میں ہوئی تھی لیکن یہ قائل اوسکے مخلوق ہونیکا نہ ہوا۔ بویطی ایک مرد صالحون میں تھا بویطی منسوب بویط کیطرف جو ایک قریہ مصر کا ہے۔ اس برس میں محمد بن زیاد جو مشہور ابن اعرابی کوفی ہے فوت ہوا یہ صاحب لغت تھا۔ اِسکا باپ غلام سندی تھا علم اِسنے مفضل ضبی صاحب مفضلیات سے پڑھا اِس ابن اعرابی کی چند تصنیفات ہیں اوسمیں کتاب النوادر اور کتاب الانوار اور کتاب تاریخ القبائل اور غیر اِسکے ہیں پیدایش اِسکی اوس رات میں ہے جس میں ابوحنیفہ فوت ہوا سنہ ۱۵۰ھ میں۔ اعرابی منسوب اعراب کی طرف بولتے ہیں رجل اعرابی جبکہ وہ بدوی ہو گرچہ عرب سے نہ ہو اور رجل عجمی اور عجم بولتے ہیں جبکہ اوسکی زبان میں عجمہ ہو گو کہ وہ عرب سے ہو اور رجل عجمی منسوب عجم کیطرف ہے

اگرچہ فصیح ہو محمد بن عزیز سجستانی نے اپنی کتاب تفسیر غرایب میں ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۳۲ ہجری

ذکر موت بادشاہ واثق باللہ کا

واثق باللہ ابوجعفر ہارون بن معتصم باللہ اسی برس میں چوبیسویں ذالحجہ کو مرض استسقا سے فوت ہوا۔ اطبا نے اسکا علاج یہ تجویز کیا تھا کہ تنور گرم میں بٹھادیں جب تنور گرم میں بٹھایا تو تخفیف معلوم ہوئی تب تنور سے اوسے نکالکر تنور کو پھر گرم کیا اور اوسمیں پہلے دن سے زیادہ بٹھایا اوسکو بخار عارض ہوا تب وہاں سے اوسے نکالکر ہودج میں بٹھایا چنانچہ اوسی میں مرگیا۔ ہارونی میں اسکو دفن کیا جب واثق کو مرض سخت ہوا تو نجومیوں کو اوسنے طلب کیا اونہوں نے اوسکے زایچہ ولادت پر نظر کرکے حکم کیا کہ آج سے پچاس برس تک زندہ رہیگا لیکن وہ بعد اونکے کہنے کے سوائے دس روز کے نہ جیا۔ یہ بادشاہ گورا رنگ بالیں بسرخی تھا۔ اور بائیں آنکھ میں سفیدی تھی بادشاہت اسکی پانچ برس اور نو مہینے کچھ دن رہی عمر اسکی تیتیس برس کی تھی۔ واثق سادات کی عزت اور اکرام بہت کرتا۔ اوسنے حرمین میں یہانتک مال بانٹا کہ اوسکے زمانے میں وہاں کوئی مانگنے والا نہ رہا جب اوسکے مرنے کی خبر اہل مدینہ نے سنی تو اونکی عورتوں نے یہ مقرر کیا کہ ہر رات بقیع میں جاکر اوسکو روتی تھیں اوسکے احسان یاد کرکے۔ واثق بھی مثل مذہب اپنے باپ معتصم اور چچا مامون کی آزمایش لوگوں کی قرآن کے باب میں کرتا تھا اور اون سے اقرار خلق کرواتا تھا اور اس امر کا کہ خدا آخرت کو بینا آنکھوں کے ساتھ ہوگا

ذکر بادشاہت متوکل جعفر بن معتصم کا جو دسواں بادشاہ بنی عباس کا تھا

جب واثق نے انتقال کیا تو امرائے دولت نے ارادہ بیعت محمد بن واثق کا کرکے اوسے ٹوپی اور خرقہ سیاہ پہنائی۔ وہ چھوٹا لڑکا تھا کہ ڈاڑھی مونچھ بھی نہ تھی پھر اونکے نزدیک اوسکا بادشاہ ہونا خلاف مصلحت معلوم ہوا تلاش کرتے تھے کہ اور کسکو بادشاہ کریں اور اولاد عباس میں سے ایک ایک کو خیال میں لاتے تھے۔ آخر کو متوکل کو لاکر احمد بن ابی داؤد نے اوسکو عمامہ اور لباس شاہی پہناکر اوسکے آگے زمین بوسی کرکے کہا تجھ پر سلام ہو اے امیر المومنین۔ تب اوسکی خلافت پر بیعت ہوئی جس روز کہ

واقع فوت ہوا یعنی چوبیسویں ذی الحجہ ۲۳۲ھ ہجری کو عمر متوکل کی وقت بادشاہ ہونے کے چھبیس برس کی تھی

اب شروع ہوا ۲۳۳ھ ہجری

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

اس سنہ کے ماہ صفر میں متوکل نے محمد بن عبدالملک زیات کو گرفتار کرکے قید کیا اور سب مال اوسکا ضبط کیا پھر اوسکو لکڑی کے تنور میں کہ جس میں لوہے کی سلاخیں اسطرح پر لگی تھیں کہ منہ اوسکا تنور میں تھا۔ اور آدمی کو بیٹھنے اور حرکت کرنے نہ دیتی تھیں ڈالدیا اوس تنور میں محمد بن زیات ایک مدت تک رہا آخر کو انیسویں شب ربیع الاول سنہ مذکور میں انتقال کیا طریقہ اس طرح کے تنور بنانے کا ابن زیات نے نکالا اور اس میں ابن اسباط مغربی کو عذاب کرکے اوسکا مال چھین لیا تھا۔ ابن زیات مذکور دوست تھا ابراہیم اصولی کا ایسا کہ جب عہدہ وزارت پر معین ہوا تو اوس سے ایک لاکھ درہم تقسیم کے لئے تب صولی نے شعر کہا کہ مضمون اوسکا یہ تھا میں تیرے آگے زمانہ کی مذمت کرتا تھا اب تیرے باعث سے زیادہ مذمت کرنے لگا تجھکو بیٹے جائے پناہ سختیوں کا بنایا تھا لیکن اب تیرے ہاتھ سے امان چاہتا ہوں۔ اسی برس میں متوکل نے اپنے بیٹے منتصر کو حاکم حرمین اور یمن اور طائف کا کیا۔ اس برس میں ابوذکریا یحیی بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام مری بغدادی حافظ جو مشہور صاحب طرح والتعدیل تھا فوت ہوا یہ امام اور حافظ تھا لکھا ہے کہ یہ رہنے والا ایک قریہ کا تھا جو متصل انبار کے ہے جسکا نام نقیا ہے امام احمد بن حنبل اس سے بہت صحبت رکھتا تھا اور ان دونوں میں بالاتفاق علم حدیث کا پڑھا۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ یحیی بن معین مذکور اوس گروہ سے ہے جو روایت کرتے ہیں امام شافعی سے پیدائش یحیی بن محمد مذکور کے ۱۵۸ھ میں اور وفات ۲۳۳ھ ماہ ذیقعدہ میں ہوئی اور ذالحجہ میں بھی لکھا ہے۔

اب شروع ہوا ۲۳۴ھ ہجری

اس برس میں محمد بن بشر کہ بغداد کے معتزلوں سے تھا راہی ملک عدم کا ہوا اور ابوخیثمہ زہیر محدث اور علی بن عبداللہ بن جعفر کہ مشہور ابن مدینی حافظ اور امام ثقہ تھا فوت ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۳۵ھ ہجری

اس برس میں سامرہ میں محمود بن فرج نقطی ظاہر ہوکر دعوی نبوت کا کیا اور ذوالقرنین بنا ستائیس آدمیوں نے اوسکی متابعت کی

جب اوسکو اور اوسکے یاروں کو متوکل پاس لائے تو متوکل نے اپنے یاروں کو حکم کیا کہ اسکو سیلی مارو تب ہر ایک نے دس دس سیلیاں ماریں اور پھر ایسا مارا کہ مر گیا اور اوسکے یاروں کو قید کیا۔ اِسی برس میں فوت ہوا حسن سہل عمر اوسکی نوے برس کی تھی اسنے دوا پیکر بہت قیام کیا یہانتک کہ مرگیا اِس برس میں ابراہیم بن اسحٰق صولی جوگانیوالا تھا مر گیا۔ اِسی برس میں سریح بن یونس بن سریح جان بحق ہوا اِسی برس میں اور لکھا ہے کہ آئندہ سال میں عبدالسلام بن رغبان جو شاعر مشہور دیک الجن فوت ہوا یہ شیعہ تھا عمر اِسکی ستر برس کچھ مہینے کی تھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۳۶ ہجری۔ اِس برس میں حکم دیا متوکل نے قبر کرانے حسین بن علی بن ابی طالب کا اور روضہ مبارک کے گرد کے مکان گرا دیئے لوگوں نے اِس حرکت بد سے اوسے منع کیا۔ متوکل علیؓ بن ابی طالبؓ سے اور اوسکے اہل بیت سے بغض و عداوت بہت رکھتا تھا اوسکے مصاحبوں میں عبادہ مخنث تھا اوسکی پیشانی پر بال نہ تھے۔ وہ اپنی پرکرتی کے نیچے تکیہ باندھ کر سر برہنہ کرتا تھا اور ناچتا تھا یہ کہکر کہ امیر المسلمین آیا بڑے پیٹ والا جسکی پیشانی پر بال نہیں یعنی علی رضی اللہ عنہ۔ متوکل یہ دیکھکر ہنستا اور شراب پیتا۔ ایکدفعہ منتصر کے سامنے بھی اوسنے ایسا ہی کیا۔ منتصر نے یہ حال دیکھکر کہا اے امیر المومنین علیؓ تیرے چچا کا بیٹا ہے تجھے لایق ہے کہ آپ جو چاہے سو کہے لیکن ایسے کُتے کو اجازت ایسے کام کی نہ دے متوکل نے دونوں کو حکم دیا کہ گاؤ اِن کلمات کو جنکا مضمون یہ ہے۔ غیرت کی جوان نے واسطے چچا کے بیٹے اپنے کے جو سردار جوانوں کا ہے مانو کے آزاد ہونے میں یہ ہمنشینی اون لوگوں سے جو دشمن علی علیہ السلام کے مشہور تھے بیشتر رکھتا تھا مثل ابن جہم شاعر اور ابی السماط اولاد مروان بن ابی حفصہ جو بنی امیہ کے غلاموں سے تھا۔ یہ اگرچہ اور خلفا سے سیرت میں اچھا تھا لیکن مذمت علی علیہ السلام نے تمام اوسکی نیکیاں محو کر دی تھیں۔ اِسنے لوگوں کو قایل ہونے خلق قرآن سے منع کیا اِس برس منصور بن مہدی فوت ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۳۷ ہجری۔ اِس برس میں محمد بن عبداللہ حاکم صقلیہ نے انتقال کیا اوسکی جگہ عباس بن فضل بن یعقوب بن نزارہ جزیرہ صقلیہ پر حاکم ہوا اس برس میں بہت فتح [illegible] ممالک صقلیہ کا ہے مفتوح ہوا۔ پہلے بادشاہ سرقوسہ میں رہتا تھا

جب مسلمانوں نے بعضے جزیرہ کو لیا تو بادشاہ قصریانہ میں نگہبانی کیواسطے رہنے لگا۔ عباس نے اوسکو اسی برس میں پنجشنبہ کے روز پندرہویں شوال کو فتح کیا اور جب ہی اوسمیں مسجد بنوائی اور منبر نصب کیا اور خطبہ اور نماز جمعہ پڑہی اس برس میں حاتم اصم زاہد جو مشہور بلخی تھا فوت ہوا یہ حقیقت میں بہرہ تھا مگر نام اسکا یہ اسواسطے ہے کہ ایکدن ایک عورت نے آنکر اوس سے کوئی مسئلہ پوچھا اوسوقت اوس عورت کا گوز نکل گیا تب وہ شرمندہ ہوئی اوس شخص نے کہا بلند آواز سے کہہ۔ تب وہ عورت یگمان اسکے کہ اوسنے آواز گوز نہیں سُنی خوش ہوئی اور اوسکا یہ نام مشہور ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۳۸ھ ہجری - اس برس میں عبدالرحمن بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن داخل بن معاویہ نے ہشام بن عبدالملک الاموی صاحب اندلس ربیع الآخر میں انتقال کیا پیدایش اوسکی ۱۷۶ھ میں ہوئی تھی مدت بادشاہت اکتیس برس تین مہینے تھی یہ گندم گوں لمبا قد بڑی داڑہی والا نہایت خضاب مہندی کا کرتا تھا پچیس بیٹے چھوڑکر فوت ہوا لیکن بعد اسکے محمد بن عبدالرحمن حاکم ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۳۹ھ ہجری اس برس میں محمود بن غیلان مروزی جو مشایخ بخاری اور مسلم سے ہے فوت ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۴۰ھ ہجری - اس برس میں امام شافعی نے انتقال فرمایا نام اوسکا محمد اور کنیت ابوعثمان تھا یہ قاضی جزیرہ کا تھا اپنے باپ سے اور ابن عیینہ سے روایت کرتا ہے شافعی کا ایک بیٹا محمد نامی اور بھی تھا جو مصر میں ۲۳۱ھ میں فوت ہوا اس برس میں ابوثور ابراہیم بن خالد بن ابی الیمان کلبی فقیہہ بغدادی مروسف امام شافعی کا فوت ہوا۔ اوس سے منقول ہیں اقوال قدیمہ یہ اہل عراق کے مذہب پر تھا۔ جبکہ شافعی عراق کو گیا تو اوسکے پاس بھی گیا اوسنے پیروی اوسکے مذہب کی کی۔ اور پہلا مذہب چھوڑ دیا۔

اب شروع ہوا ۲۴۱ھ ہجری - اس برس میں امام احمد حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس کو منسوب معد بن عدنان کیطرف سے ربیع الاول میں انتقال کیا بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ابراہیم عرقی اوس سے روایت کرتے ہیں یہ شخص مجتہد پرہیزگار زاہد تھا شافعی نے کہا کہ جب میں بغداد میں گیا تو وہاں کسی کو میں نے احمد بن حنبل سا متقی زیادہ پرہیزگار زیادہ

زیادہ نہیں دیکھا۔

پھر شروع ہوا ۲۴۲ھ ہجری - اس برس میں ابو العباس محمد بن ابراہیم بن اغلب امیر افریقیہ کا جان بحق ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا احمد بن مذکور حاکم ہوا اسی برس میں قاضی یحییٰ بن اکثم بن محمد بن قطن اولاد اکثم بن صیفی تمیمی سے حاکم عرب کا فوت ہوا یحییٰ مذکور عالم فقہ کا تھا یہ اصحاب شافعی سے تھا اور کتنے ہی فنون میں امام تھا یہ بدصورت تھا یہ وہ شخص ہے جسنے مامون کو حلت متعہ سے باز رکھا اسطرح کہ جو علما کہ مامون کے وقت میں تھے اونمیں سے ابو عینا بھی تھا اون سب سے کہا کہ صبح کو تم خلیفہ پاس آؤ اگر کچھ وجہ اوسکے قول میں پائی جاوے تو بولو اور نہیں تو چپ رہو جب تک میں آؤں ابو عینا کہتا ہے ہم گئے مامون پاس وہ مسواک کرتا تھا اور کہتا تھا دو متعہ تھے عہد رسول اللہ صلعم میں اور عہد ابو بکر میں اور میں اوس چیز کو جو جناب رسول اللہ صلعم نے کی یہ سب تمام رات سناتے رہے یہانتک کہ یحییٰ بن اکثم آیا تب مامون نے کہا تجھے بتاتا ہوں ایک چیز کو اوسنے کہا وہ ایسا ہے جیسا حلال ہونا زنا کا اے امیر المومنین - مامون نے اوسے کہا یہ زنا ہے اوسنے کہا ہاں - پھر مامون نے پوچھا یہ تو کہاں سے کہتا ہے اوسنے کہا کلام اللہ اور حدیث پیغمبر سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تحقیق فلاح مومنوں نے اوسکے قول تک وہ لوگ کہ اپنی فرجوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی جوروؤں پر اور اون عورتوں پر جنکو مول لیا ہے وہ لوگ غیر ملامت کئے گئے ہیں جو شخص طلب کرے سوائے اسکے پس وہ لوگ پھرنیوالے ہیں اے امیر المومنین زوجہ متعہ کی آیا ملک یمین ہے اوسنے کہا نہیں پھر کہا آیا وہ ایسی زوجہ ہے کہ وارث ہوتی ہے اور وارث کرتی ہے اوسنے کہا نہیں پھر اوسنے کہا زہری نے یہ روایت کی ہے عبد اللہ حسن بیٹے محمد بن خنیفہ نے اپنے باپ سے اونہوں نے علیؓ بن ابیطالب علیہ السلام کو فرمایا اونہوں نے یہ کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مجھ سے کہ منادی کروں ممانعت متعہ کی اور حرام ہونے اون دونوں کے بعد جایز ہونے اون دونوں کے یہ سنکر مامون نے کہا کہ آیا یہ محفوظ ہے اوسنے کہا ہاں ایک جماعت نے اوسے روایت کیا ہے اونمیں سے مالک ہے تب مامون نے کہا استغفر اللہ اب مبادرت چاہیے حرمت متعہ پر اور اوسکے منع پر یحییٰ بن اکثم میں کوئی عیب نہ تھا بجز اسکے کہ وہ لونڈے بازی میں تھا اسیواسطے اوسکے حق میں چند اشعار کہے گئے ہیں جنکا مضمون یہ ہے ہم تمنا کرتے تھے کہ عدل کو ظاہر دیکھیں لیکن اس امید کے بعد ہمکو نا امیدی حاصل ہوئی کیونکر اصلاح پائے دنیا اور اہل دنیا

جبکہ مسلمانوں کا قاضی القضاۃ ولوا طہ کرے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۴۳ ہجری - اس برس کے ماہ ذیقعدہ میں متوکل دمشق کیطرف گیا۔ اسی برس میں انتقال کیا ابراہیم بن عباس بن محمد بن صول صولی نے۔ اسی برس میں حرث بن اسد محاسبی زاہد فوت ہوا یہ وہ شخص ہے جسے احمد بن حنبل نے واسطے علم کلام کے آراستہ کیا تھا لیکن چھپایا واسطے تعصب عامہ کے احمد کے ساتھ اسپر سوائے چار شخص کے کسی نے نماز نہیں پڑہی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۴۴ ہجری - اس سنہ کے ماہ صفر میں متوکل داخل دمشق ہوا وہاں رہنے کا ارادہ کرکے مقامات عالیات مقرر کیے پھر آپ ہوا دمشق کی متوکل نے بری جانکر سامرا کیطرف رجوع کی۔ دمشق میں کل ایک مہینہ کچھ دن رہا۔ اسی برس میں خفا ہوا متوکل بخشو ع طبیب پر اور اوسکا مال چھینکر بحرین کیطرف نکالا۔ اسی برس میں قتل کیا متوکل نے ابو یوسف یعقوب کو جو مشہور ابن سکیت سے مصنف کتاب اصلاح المنطق کا جو لغت میں ہے یہ لغت میں اور علم ادب میں امام تھا باعث اسکے قتل کا یہ تھا کہ متوکل نے اسے پوچھا کہ تو میرے دونوں بیٹوں معتز اور مؤید کو دوست رکھتا ہے یا حسنؑ اور حسینؑ کو۔ ابن سکیت نے اوسکے بیٹوں سے چشم پوشی کرکے تعریف حسن اور حسین علیہ السلام کی کی۔ تب متوکل نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اسکا پیٹ پہاڑیں پھاڑ سکے اوسے گہرے گئے وہاں دوسرے دن فوت ہوا اور لکھا ہے کہ جب متوکل نے ابن سکیت سے پوچھا اپنی اولاد اور حسن حسین کی فضیلت کے بارہ میں تو اوسنے جواباً کہا کہ خدا کی قسم قنبر جو غلام علیؑ کا تھا وہ تجھسے بہتر تھا اور تیری اولاد سے تب متوکل نے کہا کہ اسکی زبان گدی سے کھینچو لوگوں نے اوسکے کہنے پر عمل کیا تب وہ اوسی وقت ماہ رجب سنہ مذکور میں فوت ہوا۔ عمر اوسکی اٹھاون برس کی تھی سکیت بکسر سین مہملہ و تشدید کاف وزن عفیل سے اسم ہے بمعنی السکوت اور خاموشی کا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۴۵ ہجری - اس برس میں انتقال کیا ذوالنون مصری نے ذیقعدہ کے مہینے میں اور ابو علی حسین بن علی کرابیسی نے جو دوست شافعی کا تھا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۴۶ ہجری اسی برس میں متوکل جعفری میں گیا اور اوسکا بنانا شروع کیا تھا سنہ ۲ ہجری میں اور مال کثیر جو زیادہ حساب سے تھا اوسکے بنانے میں صرف کیا اوس جگہ کو پہلے ماحورہ کہتے تھے۔ اس برس میں دعبل بن علی الخزاعی شاعر فوت ہوا ابید ابن

اوسکی ۲۴۷ھ ہجری میں ہوئی تھی یہ بھی شیعہ مذہب تھا۔

پھر شروع ہوا ۲۴۸ھ ہجری

ذکر قتل متوکل کا

اِسی برس میں ایک گروہ نے متوکل کو وقت خلوت کے بشراکت اوسکے بیٹے منتصر اور بغا صبر شرابی سے قتل کیا مجلس شراب میں اور اوسکے ساتھ اوسکا وزیر فتح بن خاقان بھی قتل ہوا یہ قتل بدھ کی رات چھبیسویں ۲۶ رمضان کو واقع ہوا مدت اِسکی بادشاہت کی چودہ ۱۴ برس دس مہینے تین دن تھی عمر اوسکی قریب چالیس ۴۰ برس کی تھی۔ یہ گندم گوں پیچکی گال تھا۔

ذکر بیعت منتصر کا جو گیارہواں بادشاہ عباسیوں کا تھا

جبکہ بدھ کا دن ہوا یعنی دن اوس رات کا جس میں متوکل قتل ہوا سب خلقت اور سردار اور لشکر جعفری میں آئے اوسوقت احمد بن خصیب نے اونکے پاس جاکر نامہ منتصر کا پڑھا اِس مضمون کا کہ فتح بن خاقان نے متوکل کو قتل کیا تھا اِسلئے اوسکو مارا یہ سُنکر سب نے منتصر کی بیعت اوسی دن کی جسرات متوکل مارا گیا تھا۔ اِس برس میں عباس صاحب صقلیہ فوت ہوا تب لوگوں نے اوسکے بیٹے عبداللہ بن عباس کو حاکم کیا۔ پھر آیا خفاجہ بن سفیان افریقیہ سے امیر ہوکر صقلیہ پر اور لڑائی ہوئی اوسنے جزیرہ صقلیہ کو فتح کیا۔ بعد اوسکے لشکر میں سے ایک شخص اوسکو قتل کرکے بھاگ گیا مشرکین میں جب خفاجہ قتل ہوا تو حاکم بنایا رعیا نے اوسکے بیٹے محمد بن خفاجہ کو پھر اوسکی بادشاہت پر محمد بن احمد بن اغلب صاحب قیروان بھی مقرر ہوا اور محمد بن خفاجہ حاکم صقلیہ کا رہا ۲۵۷ھ ہجری تک۔ پھر اوسکے خواجہ سراؤں نے اوسکو قتل کیا اور بھاگ گئے پھر لوگوں نے اونکو گرفتار کرکے قتل کیا اِسکو انشاء اللہ تعالیٰ

اِسی برس میں ابوعثمان بکر بن محمد مازنی نحوی کہ امام عربیہ میں بہت مہارت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۲۴۸ھ ہجری

ذکر موت منتصر کا

اِس برس میں منتصر باللہ محمد بن جعفر متوکل ہفتہ کے دن پچیسویں ۲۵ صفر ۲۴۸ھ میں عارضہ درد گلو سے جان بحق تسلیم ہوا تین روز کل بیمار رہا۔ عمر اوسکی پچیس ۲۵ برس اور چھ ۶ مہینے کی تھی بادشاہت

اوسکی چھ مہینے دو دن رہی۔ وہ بڑی آنکھ والا دراز بینی چھوٹا قد ڈراونی صورت بڑی داڑھی والا تھا اور صاحب عقل اور صاحب انصاف تھا۔ لوگوں کو حکم زیارت قبر حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کا اوسنے دیا اور سادات میں امن ہوئی اور اوسکے باپ کے وقت میں ڈرتے تھے۔

ذکر بادشاہت مستعین احمد بن معتصم جو بارہواں بادشاہ عباسیوں کا تھا

جب متوکل فوت ہوا تو سب کبرائے دولت مثل بغا کبیر اور بغا صغیر اور اتامش اتراک اور محمد بن خضیب کے مستعین کی بادشاہت پر جمع ہوئے اور متوکل کی اولاد میں سے کسی کو بادشاہ کرنا برا جانا کیونکہ اونہوں نے متوکل کو قتل کیا تھا یہانتک کہ ان سب نے مستعین کی بیعت اتوار کی رات چوبیسویں ربیع الاول کو کی۔ عمر مستعین کی اوس زمانہ میں اٹھائیس برس کی تھی کنیت اوسکی ابوالعباس تھی۔ اسی برس میں خبر وفات طاہر بن عبداللہ بن طاہر امیر خراسان کی ماہ رجب میں مستعین کو پہنچی تب مستعین نے اوسکے بیٹے محمد بن طاہر کو خراسان پر حاکم کیا۔ اس برس میں بغا کبیر فوت ہوا مستعین نے موسیٰ بن بغا کو اوسکے جگہ پر مقرر کیا اسی برس میں اہل حمص نے کیدر پر بلوہ کرکے اپنے عامل کو نکال دیا۔ اسی برس میں یعقوب بن لیث صفار سجستان سے سفر کرکے ہرات میں آیا اسی برس میں محمد بن علا ہمدانی کہ مشایخ بخاری اور مسلم سے تھا فوت ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۴۸ ہجری اس برس میں مسلمانوں اور رومیوں میں لڑائی ہوئی یہانتک کہ سردار لشکر عمر بن عبداللہ اقطع کہ مسلمانوں میں بڑا شجاع تھا مارا گیا اور تمام مسلمان بھاگے اور بہت مارے گئے اہل روم نے تعاقب کرکے قفور جزیرہ تک لوٹا۔ اسی برس میں لشکر شاکریہ اور عامہ نے بغداد میں ترکوں پر بلوہ کیا باعث اسکا یہ تھا کہ ترک امرات سلطنت میں ایسے غالب ہوئے تھے کہ جس خلیفہ کو چاہتے تھے قتل کرتے تھے اور جسکو چاہتے تھے بادشاہ کرتے تھے کچھ رعایت مسلمانوں کی اور دیانت نہ رہی تھی۔ پھر سامرہ میں لڑائی ہوئی اور قید خانہ کو فتح کرکے قیدیوں کو چھوڑ دیا یہ حال ترکوں نے دیکھ کر سامان حرب درست کرکے عامہ کے بہت آدمیوں کو قتل کیا تب فتنہ فرو ہوا۔ اسی برس میں موالی اور اتامش میں نااتفاقی ہوئی یہانتک کہ اتامش کو قتل کیا اور اوسکے گھر میں سے اسباب بہت ضبط کیا کیونکہ مستعین نے اتامش اوسکے

والدہ مستعین کو اور شاہک خادم کو بیت المال میں مطلق العنان کیا تھا یہ جتنا چاہتے تھے مال لے جاتے تھے بخلاف اوروں کے۔ اتامش کو اسی باعث سے کہ مختار مال کا تھا قتل کیا۔ اسی برس میں علی بن جہم شاعر فوت ہوا۔ اسی برس میں ابوابراہیم احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا مر گیا بعد اسکے مرنیکے زیادۃ اللہ بن محمد اسکی جگہ مقرر ہوا جسکی کنیت ابو محمد تھی۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۵۰ ہجری - اس برس میں یحیی بن عمر بن یحیی بن حسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب جسکی کنیت ابوالحسن تھی کوفہ میں ظاہر ہوا اور بہت لوگوں کو اپنے ساتھ کرکے کوفہ پر حاکم ہوا یہ حال دیکھکر محمد بن عبداللہ طاہر نے اوسپر لشکر بھیجا یحیی بھی اپنی جمعیت سے نکلکر مقابل ہوا جب لڑائی ہوئی تو یحیی مارا گیا اور اوسکا لشکر بھاگ گیا اور تھوڑے لوگ مارے گئے تھے کہ محمد نے اوسکا سر کاٹ کر مستعین کے پاس بھیجا۔ پھر اس برس میں حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب طبرستان مع جماعت کثیر ظاہر ہوا اسی برس میں اہل حمص نے اپنے عامل فضل بن قارون بھائی مازیار پر حملہ کرکے اوسے قتل کیا مستعین نے یہ سنکر موسی بن بغا الکبیر کو اوسپر بھیجا اوسنے اوسنے حمص اور سلمیہ کے درمیان میں لڑائی کرکے حمص کو فتح کیا اور انکو بھگایا اور وہاں کی رعایا کو قتل کیا اور حمص کو جلایا۔ اسی برس میں زیادۃ اللہ بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا فوت ہوا اسکی بادشاہت ایک برس چھ مہینے رہی اسکے بعد بادشاہ ہوا اسکا بھتیجا ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد مذکور۔ اسی برس میں خلیع شاعر جسکا نام حسین بن ضحاک تھا راہی ملک عدم کا ہوا اشعار اسکے مشہور ہیں پیدائش اسکی سنہ ۱۶۲ ہجری میں ہوئی

اب شروع ہوا سنہ ۲۵۱ ہجری - اس برس میں بغا صغیر اور وصیف نے متفق ہوکر باغر ترکی کو قتل کیا۔ ترک نے بلوہ کرکے مستعین اور بغا صغیر اور وصیف کو کہ سامرہ کے قلعہ میں تھے گھیر لیا بغا صغیر اور مستعین اور وصیف وہاں سے بھاگ کر بغداد میں آئے اور وہاں مستعین نے قرار پکڑا۔

ذکر بیعت معتز باللہ کا - اسی برس میں بعد جانے مستعین کے بغداد میں ترکوں نے خوف کرکے معتز باللہ بن متوکل کو جو قید میں تھا نکالکر اوسکی بیعت کرکے جتنا مال مستعین اور اوسکی ماں کا سامرہ میں تھا اوسکے قبضہ میں دیا اور لشکر پر تقسیم کیا۔ پھر معتز نے اپنے بھائی احمد طلحہ بن متوکل

کو جسکا نام موفق تھا تیئیسویں ۲۳ محرم کو معہ پچاس ہزار ترک کے واسطے لڑائی مستعین کے بھیجا۔ مستعین بغداد میں قلعہ بند ہو کر خوب لڑا۔ ارکین دولت بغداد مین مستعین کی بیعت توڑنے پر متفق ہوئے اور باہم عہد واثق کیا۔ اسی برس سری سقطی فوت ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۵۲ھ ہجری

ذکر خلع مستعین اور بادشاہت معتز کا

یہ تیرہواں بادشاہ عباسیوں کا تھا۔ جبکہ معتز اور مستعین میں امورات مرقومہ بالا ظہور میں آئے تو مستعین احمد بن محمد معتصم نے اپنی بیعت لوگوں سے اوٹھائی اور معتز باللہ بن متوکل بن معتصم کی بیعت کی خطبہ معتز کا بغداد میں جمعہ کے روز چوتھی محرم سنہ ہذا میں پڑھا گیا۔ اور تمام اہل بغداد سے معتز کی بیعت لیکر مستعین معہ اپنے عیال کے رصافہ سے قصر حسن بن سہل کیطرف گیا۔ اور اوس سے چادر اور شاخ اور انگشتری طلب کی۔ مستعین چاہتا تھا کہ مکہ معظمہ میں رہے لیکن ممانعت کی کہ میں جانے سے۔ لاچار ہو کر اوسنے بصرہ میں مقام کیا۔ معتز نے ایک جماعت کو اوسپر موکل کیا اور نکالا اوسے واسط کیطرف پھر معتز نے قتل مستعین کا حکم دیا۔ اور محمد بن طولون کو بھی یہ لکھ بھیجا۔ احمد بن طولون نے اوسکو منع کیا مستعین کے قتل سے اور احمد بن طولون معہ مستعین کے قاطول کیطرف گیا اور اوسکو خاجب سعید بن صالح کے سپرد کیا۔ سعید نے اوسکو ایسا مارا کہ مرگیا۔ پھر اوسکا سر معتز پاس بھیجدیا اوسنے اوسکے دفن کا حکم دیا۔ مدت بادشاہت مستعین کی خلع بیعت تک تین برس نو مہینے کچھ دن تھی عمر اوسکی چونتیس ۳۴ برس کی تھی۔ اسی برس میں عیسیٰ بن شیخ کو مکہ پر حاکم کرکے اوسکا نائب جسکا نام ابوالمعتز تھا وہاں بھیجا۔ یہ عیسے بن شیخ شیبانی تھا اور وہ عیسیٰ بن شیخ بن سلیک اولاد جساس بن مرہ بن ذہل بن شیبان سے تھا۔ جبکہ فتنہ ترکوں کا عراق میں پھیلا تو ابن شیخ مذکور دمشق اور اوسکے عالمو پر غالب ہو کر وہ جو شام سے خلیفہ کے پاس خراج بھیجتے تھے موقوف کرکے آپ مالک ہوا اس برس میں محمد بن بشار بصری اور محمد بن مثنی ابن بصری جو مشائخ مسلم بخاری سے ہے فوت ہوئے۔

اب شروع ہوا ۲۵۳ھ ہجری اس برس میں بلوہ کیا لشکر نے واسطے

تنخواہ چار مہینے کے۔ جب وصیف نے اونکو تنخواہ نہ دی تو اوسپر حملہ کرکے اوسے قتل کیا۔ معتز نے تمام کار وصیف کا بغا شرابی کو دیا۔ اسی برس میں محمد بن عبداللہ بن طاہر بن الحسین فوت ہوا اسی برس میں یعقوب متعلقات ہراۃ اور ابو شیخ کا مالک ہوا۔ جب اوسنے قوت پکڑی تو امیر خراسان وغیرہ اوس سے خوف کرنے لگے۔

پھر شروع ہوا ۲۵۴ھ ہجری۔ اس برس میں بغا صیر شرابی مارا گیا رات کو اسطرح کہ اپنے یاروں اور لشکر میں سے یہ معہ دو غلاموں کے بارادہ کشتی میں بیٹھنے کے نکلا نگہبان جو پل پر تھے اونہوں نے معتز کو اس سے خبردار کیا اوسنے اوسکے قتل کا حکم دیا۔ تب قتل کیا اونہوں نے اور اوسکے سر کو معتز کے پاس بھیجا۔

ذکر وفات علی نقی رضہ

اسی برس کے جمادی الآخر میں علی زکی نے جنکو علی ہادی اور علی نقی کہتے ہیں وفات پائی یہ بھی بارہ اماموں میں سے تھے امامیہ کے نزدیک یہ علی زکی بیٹے محمد الجواد کے تھے جنکا ذکر ۲۲۰ھ ہجری میں گذرا۔ جب سنا متوکل نے کہ اونکے پاس کتابیں اور سلاح ہیں تب لشکر ترکوں کا اونکے گرفتار کرنیکے واسطے رات کو بھیجا لشکر نے جاکر آنحضرت کو گھیر لیا اور دیکھا کہ اپنے گھر میں دروازہ بند کئے ہوئے بیٹھے ہیں جب اندر گئے تو اونکو زرہ بالوں کی پہنے ہوئے قبلہ رو پایا اور آیات قرآن متضمن وعدہ وعید کے خوش آوازی سے پڑھ رہے تھے اور نیچے سوائے ریگ اور کنکروں کے کچھ فرش نہ تھا غرض اونکو اوٹھاکر متوکل کے پاس لائے۔ متوکل اوسوقت شراب پیتا تھا اور ہاتھ میں اسکے کاسہ شراب کا تھا۔ جب متوکل نے اونکو دیکھا تو تعظیم کرکے اپنے ایک طرف اونکو بٹھایا۔ اور کاسہ شراب کا اونکو دینے لگا تب اونہوں نے فرمایا اے بادشاہ مجھکو نہیں ہوا گوشت میرا اور خون میرا کبھی مجھکو اسسے معاف رکھ تب اوسنے معاف کیا۔ اور فرمائش شعر پڑھنے کی کی آپنے فرمایا مجھے شعر کم آتے ہیں متوکل نے زیادہ اصرار کیا تو شعر پڑھے جنکا مضمون یہ تھا۔ اہل دنیا چوٹی پہاڑ پر یعنی بلندی پر شب باش ہوتے تھے اور آدمی اونکی نگہبانی کرتے تھے لیکن اون بلندیوں نے اونکو بے نیاز نہ کیا۔ اترے اپنی رہنے کی جا سے بعد عزت کے اور سپرد ہوے گڑھے کے کہ اوسکی گرمی سے وہ خشک ہوا جاتا ہے جبکہ قبر میں دفن ہو چکے تو آواز دی اونکو آواز دینے والوں نے کہ کہاں ہیں سردار تمہارے

اور تاج اور لباس وہ مونہہ کہاں ہیں جو انعام دیتے تھے اب پھاڑے جاتے ہیں پردے
اور تاج - پھر پوچھے گی قبر وقت پوچھنے کے ان مُنہوں سے کہ کیڑے اونکو کھاتے ہونگے مدت
تک تمنے زمانہ میں کھایا پیا - اب بدبہت کھانے کے تم ایسے ہوئے کہ تم کو کھاتی ہیں -
متوکل یہ سُنکر بہت رویا اور شراب کے اوٹھانے کا حکم دیا اور پوچھا کہ اے ابوالحسن آیا
تیرے ذمے کچھہ قرض ہے آپ نے فرمایا ہاں چار ہزار دینار - اوسنے چار ہزار دینار دیئے اور
اونکو بعزت تکریم اونکے مکان پر بھیجدیا پیدائش آنحضرت کی ۱۴ رجب سنہ ۲۱۴ ہجری میں ہوئی
اور سنہ ۲۱۳ ہجری میں بھی لکھا ہے اور وفات اونکی پچیسویں جمادی آلاخر سنہ ۲۵۴ ہجری میں
سامرہ میں ہوئی علی مذکور کو عسکری بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ آپ رہنے والے سرمن رای
کے تھے جسکو عسکر کہتے ہیں کیونکہ وہاں لشکر رہتا تھا علی مذکور دسویں امام تھے بارہ میں سے
یہ باپ تھے حسن عسکری کے - اور حسن عسکری گیارہواں امام بارہ اماموں سے تھے - اسطرح
کہ حسن بن علی جنکا ذکر ہے بیٹے محمد الجواد بن علی الرضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد
باقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب - ولادت حسن عسکری کی سنہ ۲۳۲ ہجری
میں اور وفات اونکی ربیع الاولیٰ میں ہوئی اور یہ بھی لکھا ہے جمادی الاولیٰ سنہ ۲۶۰ ہجری
میں سرمن رای میں ہوئی - اپنے باپ علی النقی مذکور پاس دفن ہوئے - حسن عسکری مذکور
یہ باپ ہیں محمد منتظر صاحب سرداب کے - محمد منتظر وہ بارہویں امام ہیں موافق مذہب امامیہ کے
اونکو قاسم مہدی حجتہ بھی کہتے ہیں پیدائش اونکی سنہ ۲۵۵ ہجری میں ہوئی ہے - شیعہ کہتے ہیں
وہ ایک گہڑی ہیں جو اوسکے باپ کے گہر میں سرمن رای میں تنہا تشریف لے گئے اوسکی مایہ حال
دیکھتی تھی لیکن وہاں سے پھر نہ نکلا عمر اوسکی نو برس کی تھی یہ سنہ ۲۶۵ ہجری میں واقعہ ہوا اگرچہ
اس میں اختلاف بھی ہے - اسی برس میں احمد بن رشید چچا وائق کا فوت ہوا اسی برس
میں احمد بن طولون مصر پر حاکم ہوا -

پھر شروع ہوا سنہ ۲۵۵ ہجری - اس برس میں یعقوب بن لیث
صفار نے کرمان کا حاکم ہوکر فارس پر بھی بزور حکمرانی کی اور شیراز پر جاکر رعایا کو امان دی خلیفہ
کو لکھا کہ تو میری اطاعت قبول کر - نامہ اس مضمون کا معہ تحفہ گراں قیمت کی کہ اوس میں

دس باز سفید اور سو سیر مشک تھا بھیجا۔

ذکر خلع کرنے معتز اور اوس کے مرنے کا

اِسی برس میں بیعت معتز بن جعفر متوکل بن محمد المعتصم بن ہارون رشید کی بدھ کے دن ستائیسویں رجب کو ٹوٹی۔ معتز کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے محمد کہا ہے اور بعض نے زبیر۔ کینیت اوسکی ابوعبداللہ تھی۔ اور بعض نے سوائے اگر لکھی ہے پیدائش اسکی سر من رای میں ماہ ربیع الآخر ۲۳۲ھ ہجری میں ہوئی۔ ما اسکی قبیحہ لونڈی ہی موت اوسکی شعبان کی دوسری تاریخ ہوئی۔ اِسکی موت کا سبب یہ تھا کہ ترکوں نے اپنے کھانے کے واسطے اوس سے مال طلب کیا لیکن معتز پاس اوسوقت کچھ نہ تھا کہ اونکو دیتا۔ پھر ترکوں نے کہ کر کے پچاس ہزار دینار طلب کیئے اوسوقت معتز نے اپنی ماں قبیحہ سے پوچھا کہ تیرے پاس کچھ ہو تو دے۔ اوسنے کہا میرے پاس کچھ نہیں تب ترکوں اور مغربیوں اور افغانوں نے اتفاق توڑنے اوسکی بیعت کا کر کے اوسکے دروازہ پر آئے اور کہا کہ ہمارے پاس آ۔ اوسنے عذر کیا کہ میں نے کل دوا پی تھی۔ داود نے عمل کیا ہے اگر نہیں کچھ ضرورت ہو تو بعض میرے پاس آؤ اوسوقت ایک گروہ نے وہاں جاکر معتز کو کھینچتے ہوئے دروازہ حجرہ تک لائے اور گرزوں سے اوسکو بار اکرنا اوسکا پھاڑ کر دھوپ میں کھڑا کیا کہ مارے گرمی کے ایک پانوں رکھتا تھا دوسرا اوٹھاتا تھا بعضے اوسے ٹھوکر مارتے تھے اور وہ ہاتھ سے روکتا تھا پھر حجرہ میں اوسے بند کیا اور ابن ابی الشوارب قاضی کو مع ایک جماعت کے بلا کر گواہی اوسکی بیعت توڑنے پر دی۔ پھر معتز کو ایسے شخص کے سپرد کیا کہ اوسکو عذاب دیتا تھا کھانا پانی بند کیا تین دن تک پھر ایک گڑھی میں بند کر کے اوسپر کچ گیری کی یہانتک کہ وہ فوت ہوا تب اسے سامرہ میں منتصر پاس دفن کیا بادشاہت اوسکی ابتدائی ایام بیعت سامرے خلع تک چار برس سات مہینے سات دن کم تھی۔ عمر اوسکی چوبیس ۲۴ برس تیس دن کی تھی وہ گورا سیاہ بال والا تھا۔

ذکر بادشاہت مہتدی کا

چودھواں بادشاہ عباسیوں کا تھا۔ ستائیسویں رجب دن بدھ کے اِس برس میں محمد بن واثق کی خلافت پر بیعت کی گئی اور لقب مہتدی باللہ ہوا کینیت اوسکی ابوعبداللہ تھی۔ ما اِسکی قرب رومیہ تھی۔ اسی برس کے رمضان میں قبیحہ نے کی کہ جب سے اوسکا بیٹا قتل ہوا تھا پوشیدہ

رہتی تھی ظاہر ہوئی قبیحہ کا بہت مال بغداد میں تھا اوسکے لاکھہ دینار زمین میں مدفون تھے ایک تھیلی زمرد انڈے برابر کی اور ایک تھیلی موتی انڈے برابر کی ایک تھیلی یاقوت سرخ کی بقدر پیمانہ کے نکلی۔ یہ سب کھدکر صالح بن وصیف کے پاس گیا اوسنے جب اس مال پر نظر کی تو کہا کہ برا حال کرے اللہ قبیحہ کا کہ بیٹے کو پچاس ہزار دینار کے واسطے قتل کروایا اور اسقدر مال اوس پاس تھا۔ متوکل نے اوسکا نام قبیحہ بسبب حسن وجمال کی ضد پر رکھا تھا جیسے حبشی کا نام کافور رکھتے ہیں پھر مکہ گئی بددعا دیتی تھی صالح بن وصیف کو یہ کہکر کہ ہماری پردہ دری کی اور اولاد کو قتل کیا اور مال چھینا اور شہر بدر کیا اور ہم سے برا سلوک کیا۔

ذکر ظاہر ہونے شاہ زنگ کا

اسی برس میں پہلا خروج بادشاہ زنگ علی بن محمد بن عبدالرحیم کا ہوا جسکا نسب عبدالقیس سے ہے اسطرح کہ جمع ہوئے اوسپر زنگی سیاہ کے رہنے والے جو بصرہ کی طرف رہتے تھے اوسنے دعوے کیا کہ میں علی بیٹا محمد بن احمد بن عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہوں۔ جب اوسپر لوگ جمع ہوئے تو دجلہ سے عبور کرکے دینار میں اوترا۔ اس سے پہلے بادشاہ زنگ سامرہ میں مستعین کے پاس تھا تعریف اونکی اپنے شعروں میں کہتا تھا پھر اوس نے ۲۵۵ھ ہجری میں سامرہ سے کوچ کرکے احسا میں رہنا اختیار کیا پھر ۲۵۴ھ ہجری میں بصرہ کو جاکر خروج کیا۔ لشکر اسکا دائیں بائیں لوٹ کیواسطے منتشر ہوا اور فوت پاکر اسی برس میں خفاجہ بن سفیان امیر حنظلیہ کا فوت ہوا اور اوسکا بیٹا محمد اوسکے بعد اوسکی جگہ حاکم ہوا اسی برس میں محمد بن کرام مصنف مقالہ کا جو تشبیہ میں انتقال کیا موت اوسکی شام میں ہوئی۔ ہرچند ارادہ رہنے سجستان کا تھا اسی برس میں عبداللہ بن عبدالرحمان دارانی صاحب مسند ذوالحجہ میں فوت ہوا عمر اوسکی پچھتر برس کی تھی اس برس میں ابوعمران عمرو بن بحر جاحظ صاحب تصانیف مشہورہ فوت ہوا۔ یہ ہزل بہت نادرہ کہ کہتا تھا خلفا کا دوست اور ندیم تھا اوسنے علم نظام متکلم سے پڑھا۔ حافظ ابن زیات کے سبب سے متعلق ہوا تھا جب ابن زیات مارا گیا تو وہ قید ہوا لیکن پھر چھوٹا۔ حافظ کہتا تھا میں متوکل پاس گیا اوسکے بیٹے کی تعلیم کے لئے جب سامنے اوسکے سامرہ میں گیا تو مجھے نالایق جانکر دس ہزار درہم دیکر پھیر دیا۔ حافظ نے بہت کتابیں تصنیف

کی ہیں اونہیں سے کتاب بیان وتبیین ہے جس میں نظم ونثر جمع کیا ہے۔ اور کتاب الحیوان اور کتاب الغلمان اور کتاب فرق اسلامیہ میں ہیں۔ یہ بڑی آنکھوں والا تھا جیسے مفہوم اسکے نام کا ہے۔ مبرد کہتا ہے کہ میں حافظ پاس اوسکی مرض میں گیا۔ جب اوسکی خبر پوچھی تو اوسنے کہا کیا حال ہوگا اوس شخص کا جسکا آدھا دھڑ مفلوج ہو نہیں پیتا جسکو پھیلانا چاہوں اور دوسرا آدھا منقرس ہے اگر مکھی اوسپر اڑے تو رنج ہوا اور باوجود اسکے نوے برس سے بڑھ گیا ہوں۔ پھر شعر پڑھے ہے جنکا مضمون یہ ہے۔ تو امید کرتا ہے کہ رہوں بڑھاپے میں جیسا جوانی میں تھا یہ نہیں ہوسکتا جھوٹی بات جانتا ہے تیرا نفس کپڑا پرانا مثل نئی کے نہیں ہوتا روایت کی ہے کہ وہ سبب گرنے کتابوں کے ہوا۔ اوسکی عادت یہ تھی کہ کتابوں کو کھڑی چنتا اپنے گرد مثل دیوار کے اور بیچ میں آپ بیٹھتا تھا اتفاقاً وہ اوسپر گریں چونکہ یہ تمام گیا محرم اس سال میں۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۵۶ ہجری - اس برس میں جمع کیا موسیٰ بن بغا نے اپنا لشکر واسطے قتل صالح بن وصیف کے ہر چند وہ بھاگا اور چھپا لیکن موسیٰ نے اوسے پکڑ کر قتل کیا

ذکر بیعت توڑنے مہتدی اور اونکے مرنے کا

اس برس میں پندرہویں رجب کو بیعت توڑی محمد مہتدی بن ہارون کی واثق بن معتصم نے اور یہ اٹھارہویں رات رجب کو فوت ہوا۔ سبب اسکے مرنیکا یہ تھا کہ اوسنے قصد کیا تھا قتل موسیٰ بن بغا کا جبکہ موسیٰ بعض خوارج سے لڑنے گیا تھا۔ مہتدی نے بایکیال کو کہ سردار ان ترک سے تھا لکھا کہ تو موسیٰ بن بغا کو قتل کرکے اوسکے قایمقام ہو۔ بایکیال نے موسیٰ کو اس امر سے مطلع کیا۔ یہ دونو قتل مہتدی پر متفق ہوکر سامرہ میں گئے بایکیال مہتدی پاس آیا تو مہتدی نے اوسے گرفتار کرکے قتل کیا اور واسطے لڑائی موسیٰ کے ترک جو مہتدی کے لشکر میں تھے وہ سب اس سے جدا ہوکر موسیٰ سے جا ملے۔ مہتدی اس امر سے ضعیف ہوکر بھاگا اور قلعہ میں ہوا لیکن اونہوں نے اوسے گھیر کر پکڑا اور خصیے اوسکے کاٹے تب وہ مر گیا اور مقبرہ منتصر میں دفن کیا گیا مدت بادشاہت مہتدی کی گیارہ مہینے پندرہ دن تھی عمر اسکی اڑتیس برس کی تھی یہ گندم گوں نوندوالا چھوٹا قد بڑی ڈاڑھی والا تھا۔ پیدائش اسکی قاطول میں ہوئی۔ یہ مرد

پرہیزگار کثیر العبادت تھا چاہتا تھا کہ میں بنی عباس میں ایسا ہوں جیسا عمر بن عبدالعزیز بنی امیہ میں۔

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

یہ پندرہواں بادشاہ عباسیوں کا تھا جبکہ مہتدی بعد خلع کے مارا گیا تو امرائے دولت نے ابوالعباس احمد بن متوکل کو قید سے نکال کر بیعت کی لقب اوسکا معتمد علی اللہ ہوا۔ اوسنے اپنا وزیر عبداللہ بن یحیی بن خاقان کیا۔ اس برس میں بادشاہ زنک ابلہ کو بعد لڑائی کے لیکر وہاں کی رعایا کو قتل کیا اور شہر کو جلایا چونکہ وہ شہر لکڑی کا بنا ہوا تھا آگ اوس میں جلد لگی۔ پھر عباد ان پر بے جدال وقتال حاکم ہوا۔ پھر ہواز کو بزور تلوار اپنے قبضہ میں لایا اس برس میں عیسی بن شیخ شام سے معزول ہوا۔ اوسنے زمان حکومت میں خراج دینا بغداد سے موقوف کیا تھا جیسا ہمنے ذکر کیا پھر حاکم کیا عیسی کو ارمینیہ پر اور شام کا حاکم اباجور کو کیا اباجور وہاں جاکر بعد جدال وقتال کے لشکر عیسے سے فتحمند ہو کر شام کا حاکم مستقل ہوا۔ اس برس میں امام محمد بن اسماعیل بخاری جعفی صاحب مسند صحیح کا فوت ہوا بواسطے طلب حدیث کے شہروں میں گیا پیدائش اسکی ۱۹۴ھ ہجری میں تیرہویں شوال کو ہوئی بخاری نے کہا ہے کہ میں حفظ کرتا تھا حدیث کو جبکہ دس برس کا تھا۔ لکھنے والوں کو جب بارہ برس کا ہوا تصنیف کیا قضایا صحابہ کو اور تابعین اور اقوال اونکے اور کتاب تاریخ اسوقت نزدیک قبر رسول اللہ صلعم کے تھا اور کہا اوسنے کہ میں نے نکالا حدیث صحیح کو غیر صحیح سے چھ لاکھ اور میں نے اپنی کتاب میں نہیں داخل کی مگر جو کہ میرے نزدیک صحیح تھی۔ ایک مرتبہ پھر بغداد میں وارد ہوا تب اہل حدیث نے کوشش کرکے سو حدیث کی متن اور سندوں کو بدل کی دس آدمیوں کو مقرر کرکے ایک ایک کو بخاری پاس بھیجا اور حدیث نہ کورہ اوس سے پوچھی لیکن بخاری نے اون سب حدیثوں میں یہ کہا کہ میں نہیں جانتا اونکو جب سب پوچھ چکے تو اوسنے کہا کہ حدیث اول تو اسطرح اور جو اصل تھی بیان کی اور دوسری اسطرح ہے اسیطرح سب کی حقیقت بیان کی۔ بخاری اور امیر بخارا میں مناقشہ واقع ہوا جسکا نام خالد تھا خالد نے یہ مقرر کیا جو شخص کہتا ہے کہ بخاری قائل ہے مخلوق ہونے افعال عباد کا اور مخلوق ہونے قرآن کا اوسے زمین

میں گارڈ حاتب بخاری نے اوسپر تبرا کیا اور بڑا جانکر وہاں سے کوچ کر کے قریہ خرسنک میں کہ سمرقند سے دو فرسخ تھا اپنے قریبیوں کے پاس آیا اور وہیں عید فطر کی رات اس برس میں فوت ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۵۷ھ ہجری اس برس میں رنگیوں نے بصرہ کو لیکر خراب کیا اور اوسکے رہنے والوں کو قتل کیا۔ اسی برس میں مالک یعقوب متعلقات بلخ کا پھر کابل میں جاکر وہاں کا حاکم ہوا اور تحفہ خلیفہ پاس بھیجا اوسمیں بت اوس شہر کے تھے اس برس میں قصد کیا حسن بن زید علوی حاکم طبرستان نے گورگان کا۔ اور لے لیا اوس کو اسی برس میں خواجہ امیر صفلیہ نے اپنے غلام کو قتل کیا جیسے ذکر ہوا اوپر ۲۵۶ھ ہجری میں۔ اور حاکم کیا محمد بن احمد اغلبی حاکم افریقیہ کو صقلیہ پر اس برس میں احمد بیٹا یعقوب کا عباس بن فرج ریاشی لغوی جان بحق ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۵۸ھ ہجری۔ اس برس میں بھیجا معتمد نے اپنے بھائی موفق ابو احمد کو واسطے لڑائی زنگ کے۔

اب شروع ہوا ۲۵۹ھ ہجری۔ اس برس میں حاکم ہوا یعقوب صفار بلخ پر اس برس میں فوت ہوا محمد بن موسیٰ بن شاکر جو ان تینوں بھائیوں میں سے تھا جنکی طرف منسوب ہے جبل بن موسیٰ جو مشہور ہیں نام اون دونوں بھائیوں کا احمد اور حسین۔ یہ حاصل کرنے علوم قدیمہ میں صاحب ہمت تھے ہندسہ اور جبل اور موسیقی میں کمال رکھتے تھے۔ جب ماموں کو پہلی کتابوں سے دریافت ہوا کہ تمام زمین کا دور چوبیس ہزار میل کا دور ہے تو اوسنے ارادہ تحقیق مقرر کیا بنی موسےٰ مذکور کو اوسکے لکھنے پر پوچھا کہ زمین ہموار کونسی ہے تب لوگوں نے سخت زمین سنگسار اور نرم زمین کو فذکو بتایا ماموں نے اونکے ساتھ ایک گروہ کیا جنکے قول پر اعتماد تھا یہ سب زمین سنگسار میں گئے اور بلندی قطب شمال کی دریافت کرکے، وہاں ایک میخ گاڑی اور اوسمیں ایک سن لمبی باندھی اور اوس سن کا سرا پکڑ کر قطب شمالی کی طرف سیدھے گئے اور اپنی دانست میں کجی نہ کی اسی طرح سے جہاں رسی ہو چکتی تھی وہاں میخ گاڑتے اور اوس میں اور رسی باندھتے مثل پہلی رسی کے یہانتک کہ ایسی جا پہونچے کہ۔ ہاں سے بلندی

قطب شمالی کی زیادہ ہونے لگی اسی طرح ایک درجہ تحقیق ہوا جب اونہوں نے اوسکو ناپا تو چھیاسٹھ میل اور دو تہائی میل کی ہوئی۔ پھر جہاں سے پہلے ناپنا شروع کیا تھا گئے اور رسی باندھ کر جنوب کیطرف گئے بغیر کجی کے اور پہلی طرح سے رسیاں باندھیں یہانتک کہ ایسی جائے پہونچے کہ گھٹے لگا وہاں باندی قطب شمالی کا ایک درجہ تب اوسکو ناپا تو وہ چھیاسی میل اور دو تہائی میل کی ہوئی تب اونہوں نے مامون پاس آنکر بیان کیا تب مامون نے چاہا کہ اوسکو اور جائے بھی تحقیق کرائے تب اونکو زمین کوفہ کی طرف بھیجا وہاں بھی اوسیطرح سے پیمائش کی۔ لیکن حساب دونوں موافق ہو گئے وہاں سے پھر کر مامون سے بیان کیا تب اوسکے نزدیک صحیح و تصدیق ہوئی اس پیمائش اور پہلی کتابوں کی۔ پھر ضرب کیا میلوں مذکور کو تین سو ساٹھ میں جو درجے آسمان کے ہیں تو حاصل چوبیس ہزار میل ہوئے کہ وہ دور زمین کا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن خلکان اور اور مورخوں نے ایسا ہی نقل کیا ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ پانا زمان مامون میں ایک حصہ درجہ کا چھیاسٹھ[۶۶] میل اور دو تہائی میل کا غیر صحیح ہے کیونکہ یہ حصہ درجہ کا موافق رائے قدما کے ہے اور مامون کے زمانہ میں حصہ درجہ کا چھیاسی[۶۷] میل تہا۔ یہ علم ہیئت میں بھی تحقیق ہو چکا ہے۔

اب شروع ہوا ۲۶۰ ہجری اس برس میں قتل کیا میخور حاکم حمص کو عرب نے اور وہاں کا حاکم بکیتہ کو کیا اسی برس میں مالک بن طوق تغلبی رجبہ میں فوت ہوا۔ رجبہ کو اوسنے بنایا تھا اسلئے اوسکی طرف منسوب ہوتا ہے یعنے بولتے ہیں رجبہ مالک۔ اسی برس میں حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب جو مشہور عسکری تھے فوت ہوئے یہ بھی بارہ اماموں میں سے ہیں موافق مذہب امامیہ کے۔ یہ باپ محمد منتظر کے ہیں جو سرمن رای کی غار میں ہیں موافق اونکے مذہب کے پیدائش اونکی ۲۳۲ھ میں ہوئی جیسے گذرا۔ ۲۷۰ھ ہجری میں۔ اس برس میں حسن بن حبیل زعفرانی فقیہہ جو شافعی کے یاروں بغدادی سے تھا فوت ہوا۔ اس برس میں حنین بن اسحق طبیب عبادی جسنے کتابیں علماء یونان کی عربی میں نقل کیں اور بہت برس عالم تہا راہی ملک علم کا ہوا اوسنے کتاب اقلیدس اور کتاب بطلیموس کو جو مجسطی سے عربی کیا اور اونکو اصلاح دیکر تصحیح کیا۔ عباد

کسر عین مہملہ اور فتح باموحدہ کے منسوب ہے طرف عباد حیرہ کے جو کئی قبیلے ہیں قبایل میں سے جنہوں نے نازل کیا حیرہ کو یہ لوگ نصاری تھے اونکی طرف خلق کثیر منسوب ہے از انجملہ عدی بن زید عبادی ہے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۶۱ ہجری

ذکر بادشاہت نصر بن احمد سامانی کا

ماوراالنہر میں اور ابتدا اونکی بادشاہت کا اسی برس میں حاکم کیا نصر بن احمد بن اسد بن سامان نے حداۃ بن عثمان بن طغاث بن نوشرو بن بہرام بن چوبین کو۔ بہرام چوبین وہ ہے جسکا ذکر اخبار کسرے پرویز میں گذرا۔ اسد بن سامان کے چار بیٹے نوح۔ احمد۔ یحیی۔ الیاس تھے یہ چاروں وقت مرنے مامون رشید کے خراسان میں تھے۔ مامون نے اولاد اسد بن سامان کو اکرام کیا اور سب سے پہلے اونکو حاکم کیا۔ جب مامون خراسان سے عراق میں آیا تو خراسان پر غسان بن عباد کو خلیفہ اپنا کیا غسان مذکور نے احمد بن اسد کو فرغانہ کا حاکم کیا سنہ ۲۰۴ ہجری میں اور یحیی بن اسد کو شاش کا معہ اسرشنہ کی اور الیاس بن اسد ہرات کا حاکم ہوا اور نوح بن اسد ثمرقند پر حاکم ہوا۔ جب طاہر بن حسین خراسان پر حاکم ہوا تو اوسنے اونکو بدستور رکھا اس میں نوح بن اسد فوت ہوا بعد اوسکے الیاس ہرات میں جان بحق ہوا اوسکی جگہ اوسکا بیٹا محمد بن الیاس حاکم ہوا احمد بن اسد کے سات بیٹے تھے۔ نصر۔ یعقوب۔ یحیی۔ اسد۔ اسماعیل۔ اسحاق۔ حمید۔ پہر احمد بن اسد نے انتقال کیا۔ تب نصر اوسکا بیٹا اوسکی جا حاکم ہوا اسماعیل اپنے بھائی نصر کی بہت خدمت کرتا تھا یہانتک کہ نصر نے اوسکو حاکم بخارا کیا۔ اسی سنہ ۲۶۱ ہجری میں بعد اسکی سی کرنے والوں نے نصر اور اسماعیل میں ایسا فساد کروایا کہ نوبت لڑائی کی سنہ ۲۷۵ ہجری میں ہوئی اور اسماعیل اپنے بھائی نصر پر غالب آیا۔ تب اوسے گرفتار کرکے اسماعیل پاس لائے تو یہ استقبال کو گیا اور زمین بوسی کی اور اونکی جگہ اوسے بھیجا۔ اسماعیل بخارا میں رہا۔ یہ ایک مرد نیک اہل علم کا دوست تھا اور اونکی بزرگی کرتا اسیواسطے یہ ہمیشہ بادشاہ رہا اور اوسکی اولاد بھی بادشاہ ہوئی اور مدت دراز تک بادشاہت اوسکی اولاد میں رہی جیسے ہم ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی اسی برس میں اہل رقہ

نے نافرمانی احمد بن طولون کی کی تب احمد مذکور نے اوپر لشکر بھیجکر گھیر لیا برقہ کو اور فتح کرکے ایک گروہ رئیسوں کا گرفتار کیا اس برس میں محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب صاحب افریقیہ کا جمادی الاولی میں فوت ہوا۔ بادشاہت اسکی دس برس پانچ مہینے پندرہ روز رہی اسکے بعد اسکا بھائی ابراہیم بن احمد بن محمد حاکم ہوا ابراہیم نے بعد چند سے صقلیہ میں جاکر بہت بڑی فتحیں کی اور راہ خدا میں جہاد کیا جیسا حق جہاد کا تھا آخر کو سفنہ کی رات انیسویں ذیقعدہ کو ۸۹ھ میں صقلیہ بعارضہ ضرب فوت ہوا رحم کرے اللہ اوسپر اوسکا جنازہ افریقیہ میں لیجاکر قیروان میں دفن کیا بادشاہت اسکی پچیس برس رہی۔ یہ نہایت عقلمند تھا جتنا مال تھا سب اوسنے تصدق کیا اسی برس میں حسن بن عبدالملک بن ابی الشوارب قاضی القضاۃ جو اولاد عتاب بن اسید سے تھا۔ وہ اسید جسے نبی نے حاکم مکہ کا کیا تھا۔ اسید فتح حمزہ اور کسرہ سین مہملہ اور سکون یا مثناۃ کی اور واو کے ہے۔ اسی برس میں ابویزید بسطامی زاہد جسکا نام طیفور بن عیسیٰ بن سروشان تھا فوت ہوا۔ سروشان بعد مجوس ہونے کے ایمان لایا اسی برس میں ابوالحسن مسلم بن الحجاج نیشاپوری صاحب مسند صحیح مرگیا۔ یہ ملکوں میں واسطے حدیث سننے کے گیا تھا مسلم کہتا ہے میں نے اس مسند صحیح کو تین سو ہزار حدیث سنی ہوئی سے تصنیف کیا جب بخاری نیشاپور میں گیا تو وہاں مسلم آیا اور جب مسئلہ خلق لفظ کا پیش آیا تو تمام آدمی اوس سے جدا ہوئے مگر مسلم بخاری سے کہتا تھا تجھے چھوڑکر کہ میں تیرے پانوں چوموں اے اوستاد اوستادوں کے اور سردار محدثوں کے اور طبیب حدیث کے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۶۲ ہجری ۔ اس برس میں عنبیث حاکم زنگ نے لشکر طرف متعلقات واسطے کے بھیجکر قتل کیا اور جلایا اور لوٹا۔ اسی برس میں عمر بن شیبہ نے انتقال کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۶۳ ہجری ۔ اس برس میں عنبیث حاکم زنگ نے لشکر طرف متعلقات کے بھیجا اس برس میں حاکم ہوا یعقوب صفار ہوا زید اس برس میں جان بحق ہوا ماجور منقطع دمشق میں اور احمد بن طولون مصر سے دمشق کیطرف گیا پھر حمص میں پھر حماۃ پھر حلب اور ان سب کا مالک ہوا۔ پھر احمد بن طولون انطاکیہ میں گیا اوسیا طویل حاکم انطاکیہ کو

پیغام اطاعت کا دیا اوسنے انکار کیا تب احمد اوسے لڑکر انطاکیہ پر حاکم ہوا زبردستی اور سیابلد بڑی لڑائی کے مارا گیا پھر احمد نے طرسوس میں جاکر وہاں رہنے کا ارادہ کیا واسطے جہاد کے لیکن اسکے رہنے سے وہاں نرخ مہنگا ہوا اور اناج صرف ہوگیا یہ حال دیکھکر شام میں پھر آیا۔ اسی برس میں چین میں ایک خارجی مجہول النسب اور اسم نے خروج کیا اور لشکر کثیر سے ارادہ شہر خانقو کا کہ چین میں ہے کیا وہ شہر فصیل دار ہے اور ایک نہر بڑی اوسمیں ہے اور اوس میں عالم مسلمانوں اور نصاری اور یہود و مجوس وغیرہ کے اہل چین سے بہت سے ہیں اوسکو محاصرہ کرکے فتح کیا اور وہاں کے باشندے بیشمار مارے اور چین کے بہت سے شہروں پر حاکم ہوا۔ بعد اوسکے بادشاہ چین کی لڑائی سے وہ مارا گیا اور لشکر اوسکا ایسا بھاگا کہ پھیر جمع نہ ہوا اسی برس میں ابراہیم بن احمد بن محمد اغلبی حاکم افریقیہ نے شہر رقادہ کے بنانے سے فراغت پائی اور وہاں رہنے لگا اور اوسکا بنانا شروع کیا تہا سنہ ۲۶۳ ہجری میں اسی برس میں قبیحہ مار ہستر کی فوت ہوئی اسی برس میں یونس بن عبد الاعلی بن موسی جو اصحاب شافعی سے تہا مصر میں اسی ملک عدم کا ہوا۔ اسی برس میں ابو ابراہیم مزنی صاحب شافعی کا جان بحق ہوا۔ یونس مذکور شافعی کے شعر روایت کرتا ہے اور کہا ہے اوسنے کہ میں نے سنا شافعی کو کہتا تہا ساتھ قول رضا ناس کے آرزو تھی کہ نہیں پائی جاے بے بس تو اوسمیں اپنی ذات کی صلاح باب دنیا یا دین میں دیکھی تو لازم پکڑا اوسکو۔ عبد الرحمن مولف تاریخ مصر کا جو مشہور ہے پوتا یونس مذکور کا تہا اسطرح کہ عبد الرحمن بن احمد بن عبد الاعلی مذکور۔ پیدائش یونس مذکور کی سنہ ۱۹۰ ہجری میں ہوئی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۶۵ ہجری ۔اس برس میں زنگ نے نعمانیہ کو فتح کرکے جلایا اور لوٹا پھر جرجرایا میں گئے شہر والی بغداد میں گئے۔

ذکر موت یعقوب صفار

اسی برس میں یعقوب بن لیث الصفار انیسویں شوال کو بیچ لشکر کشی سابور کے جو متعلقات اہواز سے ہے فوت ہوا مرض اوسکا درد قولنج تھا حکما نے حقنہ اوسکا تجویز کیا۔ لیکن حقنہ نہ کیا۔ معتمد نے اسکے پاس قاصد معہ نامہ کے بھیجا تہا اور صلح چاہی تہی جب یعقوب بیمار تہا اوسنے قاصد کو سامنے بلاکر اوسکے سامنے تلوار اور روٹی خشکے کی اور پیاز رکہا اور قاصد سے کہا کہ خلیفہ سے تو کہہ

کہ اگر میں مرا تو آرام پایا مجھ سے اگر اچھا ہوا تو مجھ میں اور تجھ میں سوائے اس تلوار کے نہیں اور اگر تو نے مجھے شکست دیکر فقیر کیا تو کھاؤنگا یہ روٹی اور پیاز یعقوب نے فتح کیا نہاوند کو اور قتل کیا نہا اوسکے بادشاہ کو اور اختیار وہاں کی رعایا کا اوسکے ہاتھ دیا نہا۔ بادشاہ سرخ سونے کے تخت پر جلوس کرتا تھا اور دعوی خدائی کا کرتا تھا یعقوب دانا عقلمند نہا اور ابتدائی عمر میں یہ چاندی بناتا تھا اسی واسطے اوسکو صفار کہتے ہیں صالح بن نصر کنانی کہ اہل سجستان سے تھا اوسکا بچپن کا یار نہا اور مشہور نہا کہ احسان کرتا نہا لڑائی خوارج میں جب صالح جان بحق ہوا تو اوسکی جگہ درہم بن حسین کو حاکم کر کے یعقوب نے درہم سے وہی کیا جیسے صالح سے کرتا نہا لیکن درہم امور لشکر کو انصرام نہ کر سکتا نہا جبکہ ضعف اور عجز درہم کا دریافت ہوا لوگ یعقوب صفار مذکور پر جمع ہوئے اور اپنی مہمات کا اوسے مالک کیا۔ جب یہ درہم نے سنا تو بے جھگڑے حکومت اوسکو سونپی۔ پھر مستعد ہوا یعقوب حکومت پر یہانتک کہ قوی حاکم شہروں پر ہوا حد یا اوسکا ذکر کمی جا پر ہوا۔ جب یعقوب فوت ہوا تو اوسکا بھائی عمر بن لیث حاکم ہوا۔ اور خلیفہ کو اوسنے لکھا کہ میں تیرا مطیع ہوں۔ تب موفق نے اوسکو خراسان اور اصفہان اور سجستان اور سند اور کرمان پر حاکم کیا اور اوسکو خلعت حکومت کا دیا۔ اسی برس میں ابراہیم بن ہانی بن اسحاق نیابری فوت ہوا۔ یہ منجملہ ابدال تھا۔

پھر شروع ہوا ۲۶۲ھ ۔ اس برس میں اہل حمص نے اپنے حاکم عیسی کرخی کو مارا اور اس برس میں رعایا اون شہروں کی جو تحت حکومت خلیفہ کے تھی بسبب تغلب سرداران اور لشکر کے رنج اور مصیبت میں رہی کیونکہ اونکو خوف کسی کا نہا جو چاہتے سو کرتے تھے کوئی اونکا مانع اور مزاحم نہا اسلئے کہ موفق تو مصروف تھا زنگیوں کے لڑائی میں اور خلیفہ معتمد سوائے امور سلطنت کے اور چیزوں میں تھا اور عاجز تھا۔

پھر شروع ہوا ۲۶۳ھ ہجری ۔ اس برس میں خلیفہ کے بھائی موفق اور حبیث حاکم زنگ میں کئی لڑائیاں ہوئیں جنکا ذکر موجب طوالت ہے آخر کو زنگیوں نے اہواز پر فتح پائی اور اوسپر حاکم ہوئے پھر موفق شہر بادشاہ زنگ پر گیا لیکن وہ شہر نہایت مضبوط نہا نام اوسکا مختارہ تھا موفق نے اوسکو گھیر لیا تب اوسکی رعایا نکلی اور امن

چاہا اور باقیماندہ نے محافظت سے ضعیف ہو کر اوسکو سونپ دیا۔ اِسی برس میں حسن بن عباس نے صقلیہ کا حاکم ہو کر سرداروں کو سر طرف بھیجا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۶۸ ہجری۔ اِس برس میں مخالفت کی لولو غلام احمد بن طولون نے اپنے مولا احمد بن طولون کے اوسوقت میں لولو کی زیر حکومت حلب اور حمص اور تنسرین اور دیار مضر جزیرہ سے تھا اوسنے موفق کو لکھا کہ میرے پاس آ۔ اِسی برس میں معتمد نے حکم لعن کرنے احمد بن طولون کا منبر پر دیا کیونکہ اوسنے خطبہ موفق کو قطع کر کے اوسکے نام کو خطبہ سے موقوف کیا تھا معتمد نے یہ امر لاچار ہو کر کیا تھا اِسواسطے کہ خواہش خلیفہ کی ابن طولون پر نہیں اور معتمد کے واسطے کوئی امر نہ تھا بلکہ اوسکے بھائی موفق کے واسطے تھا معتمد نے ملنا چاہا تھا ابن طولون سے مصر میں تاکہ خفگی کروائے اوسمیں اور اپنے بھائی موفق میں۔ بعد اوسکے یہ کہا کہ اوس زمانہ میں جبکہ اوسکا بھائی زنگ کی لڑائی میں مصروف تھا تب اسحاق بن کنداج نے جو عامل موصل کا تھا اون سرداروں کو جو اوسکے ساتھ تھے گرفتار کر کر بغداد میں بھیجا اور سبقت کی معتمد کی طرف پھیرنے میں پھر اوسکو ممکن نہ ہوا کہ مخالفت کرے بعد گرفتار ہونے اوسکے سرداروں کے تب سامرہ میں پھر آیا۔

شروع ہوا سنہ ۲۶۹ ہجری۔ اِس برس میں صاحب زنگ مارا گیا اوسپر لعنت خدا کی۔ وجوا اور بہت ہمراہی اوسکے مارے گئے بادشاہ زنگ کا سر کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا آدمیوں کے آواز تعریف کے ساتھ بلند ہوئی اور موفق اپنی جائے معاد اوسکے سر کے آنے تک رہا اِن میں سے بہت آدمی متفق ہو کر واسطے امان اوسکے پاس آئے تب اوس نے امان دی پھر سر خبیث کا بغداد میں بھیجا۔ خروج بادشاہ زنگ کا بدھ کے دن چھبیسویں رمضان سنہ ۲۵۵ میں ہوا اور مارا گیا ہفتہ کے دن دوسری صفر سنہ ۲۷۰ ہجری میں۔ پس فاصلہ اوسمیں پردہ برس چار مہینے چھ دن کا ہوا۔ اِسی برس میں حسن بن زید علوی حاکم طبرستان کا رے کے ساتھ مہینے میں راہی ملک عدم کا ہوا۔ بادشاہت اوسکی اوسمیں برس آٹھ مہینے کچھ دن تھی اوسکی جائے اوسکا بھائی محمد بن زید حاکم ہوا۔

ذکر مرنے احمد بن طولون حاکم مصر اور شام کا

بعد اوسکے جانے کے طرسوس میں اور پھر آنیکی وہاں سے جب انطاکیہ میں گیا۔ تو وہاں بھینس کا دودھ بہت پیا اوسکے پیٹ میں خلل ہوا۔ یہانتک کہ ذرب ہوکر مرگیا اوسکی عمر وچھبیس برس کی تھی۔ یہ شخص دانا عقلمند تھا یہ وہ شخص تھا جسنے قلعہ یافا بنایا اس سے پہلے وہاں قلعہ نہ تھا اور مصر اور قاہرہ میں مسجد جامع بنائیں جو اوسکے ساتھ مشہور ہے وہ مسجد بہت بڑی ہے اوسکے بعد اوسکا بیٹا خمارویہ حاکم ہوا۔ اسی برس میں محمد بن اسحاق بن جعفر صاغانی اور داؤد بن علی اصفہانی امام اصحاب ظاہر کا فوت ہوا پیدائش اوسکی ۲۰۰ھ ہجری میں تھی یہ امام مجتہد پرہیزگار زاہد تھا یہ اوسکے اصحاب ظاہر کہلاتے تھے کیونکہ یہ ظاہر آثار اور اخبار کو لیتے تھے اور تاویلات سے پرہیز کرتے تھے۔ داؤد شریعت میں قیاس کو جایز نہیں جانتا تھا جب اوسکی طرف سے مقرر ہوا تو اوسکا نام دلیل رکھا۔ اوسنے بہت احکام خلاف آیمہ اربعہ کے مقرر کئے از انجملہ یہ ہے کہ کھانا ظروف چاندی سونے میں پینا فقط حرام ہے اور کھانا اور وضو کرنا اور فایدے اوس سے جایز ہیں کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کہ ظروف چاندی سونے میں پیے تو نہیں آواز کرنے کی اوسکے پیٹ میں مگر آگ گرم جہنم کی ایسے مخالف بہت ہیں

اب شروع ہوا ۲۷۰ھ سے ۳۰۰ھ ہجری۔ اس برس میں محمد بن عبدالرحمن بن حکم بن ہشام اموی حاکم اندلس کا فوت ہوا عمر اوسکی قریب پینسٹھ برس کی تھی۔ مدت حکومت اوسکی چونتیس ۳۴ برس گیارہ مہینے کی تھی وہ حاکم ۲۳۸ھ ہجری میں ہوا اوسنے تینتیس بیٹے چھوڑے۔ جب وہ فوت ہوا تو اوسکے بعد اوسکا بیٹا منذر بن محمد حاکم ہوا۔ منذر پر بیعت تین رات بعد مرنے باپ کے ہوئی۔ اسی برس میں ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی مصنف کتاب سنن کا فوت ہوا۔ اوسنے حج کا قصد کیا تھا معتمد نے اوسکو گرفتار کرکے قید کیا اور قید ہی میں انتقال کیا اسی برس میں یہ وہ شخص ہے کہ خارج کیا اوسنے بخاری صاحب صحیح کو بخارا سے۔ پھر بخاری نے اس سے التجا کی اوسنے قبول کی۔ اسی برس میں حافظ بن مغیرہ بن ماجہ قزوینی مشہور مصنف کتاب سنن کا فوت ہوا۔ یہ حدیث بہت جانتا تھا اور سب متعلقات حدیث کو خوب جانتا تھا۔ عراق اور شام اور مصر اور ری میں واسطے طلب حدیث کے گیا۔ اسکی تصنیفات میں سے ایک تفسیر بہت بڑی قرآن کی ہے اور ایک تاریخ

ہے کہ خوب لکھا ہے اوسمیں اِسکی کتاب حدیث مجلد صحاح ستہ ہی پیدائش اِسکی ۲۰۹ھ میں ہوئی۔

شروع ہوا ۲۷۴ھ اور ۲۷۵ھ ہجری ۔اِس برس میں قید کیا موفق نے اپنے بیٹے معتضد کو اور قید ہی میں رکھا تہا یہانتک کہ موفق مرض موت میں گرفتار ہوا۔ جب وہ چھوٹا۔ اِسی برس میں ابوسعید حسین بن حسن بن عبداللہ سکری نحوی لغوی جو مشہور ہے اور صاحب تصانیف تھا فوت ہوا۔

شروع ہوا ۲۷۶ھ ہجری ۔اِس برس میں عبدالملک بن محمد زقاشی نے انتقال کیا اور اِسی برس میں عبداللہ بن مسلم قتیبہ مصنف کتاب ادب الکاتب فوت ہوا

شروع ہوا ۲۷۷ھ ہجری
ذکر وفات موفق باللہ کا

اِس برس میں ابواحمد طلحہ موفق باللہ بن جعفر متوکل راہی ملک بقا کا ہوا اوسکے پانوں میں درد فیل کا ہوا تہا اوسنے طول کھینچکر بہت تکلیف دی ایکدن کہنے لگا کہ میری کچہری میں سہزار آدمی رزق پانے والے ہیں مگر اون میں کوئی مجہہ سا بدحال نہیں موت موفق کی بدہ کے دن بائیسویں صفر سنہ ہذا میں ہوئی۔ موفق کی ولیعہدی پر بیعت ہوئی ہی بعد معوض بن معتمد کے جب یہ فوت ہوا تو سرداروں نے جمع ہوکر اوسکے بیٹے ابوالعباس معتضد بن موفق کے ولی عہد ہونے پر بعد معوض کی بیعت کی اور اوسکے باپ کے یاروں نے جمع ہوکر اوسکو حاکم اوس چیز کا کرایا جسپر اوسکا باپ حاکم تہا۔

ذکر ابتدائی حال قرامطہ کا

سنہ ۲۷۸ھ ہجری ۔اِسی برس میں آئی سوار کوفہ میں ایک قوم جو مشہور قرابطہ میں جس شخص نے کہ اِس قوم کو اپنے مذہب میں ملایا وہ ایک قریہ سواد کوفہ سے بیمار ہوا تب اوسکو ایک مرد قریہ نے جو کرمینیہ مشہور تہا بسبب سرخی آنکہوں کے اور وہ بیطہ میں نام سرخی چشم کا علاج کیا جبکہ شیخ قرامطہ اچہا ہوا تو اوس مرد کے نام پر نام رکہا گیا۔ پہر تخفیف کرکے قرمط کہنے لگے۔ اِس نے شہری اور بنجلی آدمیوں میں سے اوس قوم کو جنکو عقل اور دین نہ تہا اپنے دین کی طرف دعوت

کی اونہوں نے اوسکا دین قبول کیا نامہ اوسنے جو قوم کی طرف بھیجا تھا وہ اسطرح لکھا تہا۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرح بن عثمان رہنے والا قریہ بصرانتہ کا کہتا ہے کہ میں دعوت کرتا
ہوں مسیح کی طرف سے جو کلمہ ہے اور روہی مہتدی تہا۔ وہی احمد بن محمد بن حنیفہ تہا وہی جبرئیل
تہا۔ اب مسیح صورت بنا ہے انسان کی اور مجھے کہا ہے کہ تو دعوت کرنیوالا ہے اور حجتہ ہے
اور ناقہ صالح اور خوعیسے ہے اور یحیی بن ذکریا اور روح القدس ہے اور بنایا اوسکو کہ نماز
چار رکعتیں ہیں طلوع شمس سے پہلے۔ اور اذاں ہر نماز یہ ہے کہ موذن کہے تین مرتبہ اللہ اکبر
اور اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ۔ اور اشہد ان آدم رسول اللہ اور اشہد ان
نوحا رسول اللہ اشہد ان عیسی رسول اللہ اشہد ان محمد الرسول اللہ اشہد ان محمد بن الحنیفہ
رسول اللہ اور قبلہ بیت المقدس کی طرف ہے اور جمعہ اتوار کا دن ہے اس دن تعطیل چاہیے اور
ہر نماز میں استفتاح جو احمد بن محمد بن حنیفہ پر نازل ہوئی پڑہیں وہ اسیطرح ہے۔
الحمد للہ وکلمتہ ونعمتہ والی باسمہ المنجد لاولیائہ وباولیائہ قل ان الاہلۃ
مواقیت للناس ظاہرہا یعلم علم السنین والحساب والشہور والایام
وباطنہا الاولیاء الذین عرفوا عبادی سبیلی الفوا بی یا اولی الالباب و
انا الذی لا اُسئال عما افعل وانا العلم الحکیم وانا الذی ابلو عبادی
وامتحن خلقی فمن صبر علی بلائی ومحنتی واختباری ادخلتہ جنتی
وادخلتہ فی نعمتی ومن نزال عن امری وکذب رسلی ادخلتہ مہانا فی
عذابی واتممت اجلی واظہرت امری علی السنۃ رسلی وانا الذی
لم یعل جبار الا وضعتہ ولا عزیز الا ذللتہ وبئس الذی امر علی امرہ
ودوام علی جہالتہ وقال لم یزح علیہ عاکفین وبہ موقنین اولئک
ہم الکافرون پہر رکوع کرے اور اوسکی شریعت میں روزہ برس میں دو دن مہرجان
اور نیروز میں تہا اور شراب حرام اور خمر حلال تہی اور خبائث سے غسل کرنا ضرور نہ تہا۔
لیکن وضو مثل وضو نماز کے ہی تہا اور ہر صاحب کچلی اور ناخن کا کہا درست تہا۔

شروع ہوا ۲۷۹ ہجری اس برس میں معتمد نے اپنے بیٹے مفوض

کو ولی عہدی سے موقوف کیا اور اپنے بھتیجے معتضد کو اپنے بعد ولیعہد کیا۔

ذکر وفات معتمد کا

اِس برس میں احمد معتمد علی اللہ بن جعفر متوکل بن معتصم افسیویں رجب کو بغداد میں فوت ہوا باعث مرنے کا یہ ہوا کہ اوسنے کنارہ ندی پر بیٹھ کر بہت کہا پی لیا تہا رات کو مر گیا۔ معتضد نے قاضیوں اور سرداروں کو بلایا۔ اونہوں نے اوسے دیکھہ کر سامرہ میں لیجا کر دفن کیا۔ عمر معتمد کی پچاس برس چھ مہینے کی تہی۔ مدت بادشاہت اوسکی تیئیس برس۔ اِسکی خلافت میں اِسکا بہائی موفق ایسا محیط تھا اور اوسنے ایسی اوپہ تنگی کی تہی کہ تین سو دینار اوسکو حاجت ہوئی لیکن اوس وقت اوسے میسر نہ ہوئی اوسوقت اوسنے شعر متضمن شکایت ابنائے روزگار کا پڑہا۔

ذکر خلافت ابی العباس احمد معتضد باللہ کا

یہ سولہواں بادشاہ عباسیوں کا تہا جس رات کہ معتمد فوت ہوا اوسکی صبح کو ابی العباس احمد معتضد باللہ ابن موفق ابی احمد طلحہ بن متوکل کی خلافت پر بیعت ہوئی۔ اِسی برس میں نصر بن احمد سامانی نے انتقال کیا۔ اوسکی جائے ماوراالنہر میں اوسکا بہائی اسماعیل بن احمد بن اسد بن سامان ہوا۔ اِسی برس میں حسین بن عبداللہ مشہور ابن جصاص مصری سے موعہ تحفہ گراں قیمت کے خمارویہ بن احمد بن طولون صاحب مصر کی طرف سے واسطے تزویج معتضد کے خمارویہ کی بیٹی سے روانہ ہوا۔ اِسی برس میں ابوعیسی محمد بن عیسی بن سودہ ترمذی سلمی ترمذ میں ماہ رجب میں عالم لبدا کو سدہارا۔ یہ امام نہایت حافظ تھا۔ اِسکی پانچ تصنیف ہیں۔ جامع کبیر حدیث میں یہ اندھا تہا لیکن اون اماموں میں سے تہا۔ جن سے اقتدا حدیث میں کرتے ہیں اور شاگرد محمد بن اسماعیل بخاری کا تہا اور بعض شیخوں میں اوسکا شریک تہا مثل قتیبہ بن سعید کے اور علی بن حجر کے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۸۲ ہجری اس برس میں جعفر بن معتمد فوت ہوا۔ یہ وہ شخص تہا جسنے لقب مفوض لی اور خلعت اوسکے باپ نے دیا تہا اور معتضد نے حاکم کیا جیسے اوپر ذکر ہوا۔

شروع ہوا سنہ ۲۸۱ ہجری اِس برس میں معتضد ماروین میں گیا وہاں کا حاکم اوسکے آنے سے بہاگ کر حمدان میں آیا اور اپنے بیٹے کو وہیں چھوڑ آیا۔ معتضد نے

اوس سے لڑکر پھر ماروین اوسکودی اسی برس میں طغج بن جف عامل دمشق کا طرسوس سے بلاد روم میں آیا خمارویہ کی طرف سے فتح کیا اور بندی پکڑی اسی برس میں عبداللہ بن محمد بن عبدالمتد بن ابی الدنیا صاحب تصانیف کثیرہ مشہورہ کا فوت ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۸۲ ہجری

ذکر نوروز معتضدی کا

اس برس میں حکم کیا معتضد نے لینے خرج کا نوروز معتضدی میں واسطے آسانی خلقت کے نوروز خیزران کے مہینے میں جو رومی مہینوں سے ہی ہوتا ہے جبکہ آفتاب آخر حوت میں پہنچتا ہے

ذکر قتل خمارویہ کا

اس برس میں خمارویہ بن احمد بن طولون مارا گیا اسطرح کہ خدمتگاروں میں سے کسی نے اوسکو اوسکے فرش پر ماہ ذالحجہ میں دمشق میں ذبح کیا باعث اسکا یہ تھا کہ کسی نے خمارویہ سے کہا کہ تیری ہر ایک لونڈی نے ایک ایک خوجہ کو اپنا دلگرا بنایا ہے خمارویہ نے یہ سنکر چاہا کہ بعض لونڈیوں کو سزا دیوے لیکن سب خادموں نے اجماع اور اتفاق اوسکے قتل پر کرکے جنہوں نے اونکو متہم اس امر کا کیا تھا اونمیں سے بیس ۲۰ نفر سے زیادہ قتل کئے اور جبکہ خمارویہ کو بھی قتل کیا تب اوسکے سرداروں نے جیش بن خمارویہ پر بیعت کی ہر چند یہ لڑکا تھا۔ اسی برس میں ابوحنیفہ احمد بن داؤد دلدنیوری مصنف کتاب نبات کا فوت ہوا۔ اسی برس میں حارث بن ابی اسامہ نے انتقال کیا۔ جسکے واسطے مسند ہے اسی برس میں ابوالعینا محمد بن قاسم جد واثق اصمعی سے کرتا ہے جان بحق تسلیم ہوا یہ اندھا اور صاحب لطائف اور اشعار کا ہے۔ یہ ظرفا سے ایسا حاضر جواب اور ذکی تھا کہ کوئی مثل اوسکے نہ تھا پیدائش اسکی ۱۹۱ ہجری میں ہوئی اور چالیس برس کی عمر میں اندھا ہوا۔ لقب اوسکا ابوالعینا اسطرح سے ہوا کہ ایکدن اوسنے ابوزید سے پوچھا تصغیر لفظ عین کے کیا آتی ہے اوسنے کہا عینیا اے ابوعینیا یہی لقب اوسکا ہوگیا۔ متوکل کے سامنے اوسکے ندیم ہونیکا ذکر ہوا تھا اوسنے کہا کہ اگر یہ اندھا نہ ہوتا تو البتہ اوسکے لایق ہوتا ابوعینا نے یہ سنکر کہا اگر مجھے چاند دیکھنے سے معاف رکھیے تو میں لایق

منادمت کے ہوں۔

شروع ہوا سنہ ۲۸۳ ہجری - اس برس میں طغج بن جف امیر دمشق نے جیش بن خمارویہ کو دمشق میں بھیجا اور لشکر جیش مذکور کا اوسکے لڑکپن کے باعث اور ارزال کے قریب اور باپ کے سرداروں کے دور ہونے کے سبب سے خلاف ہوا آخر کار اوسکو قتل کر کے گھر اور شہر کو لوٹا اور جلایا۔ اور اوسکے بھائی ہارون بن خمارویہ کو اوسکی جائے مسند خلافت پر بٹھایا جیش بن خمارویہ نو مہینے کل بادشاہ رہا۔ اسی برس میں نخرجی شاعر اسکا نام ولید بن عبادہ تھا۔ بنج میں یا حلب میں فوت ہوا پیدائش اوسکی سنہ ۲۰۶ھ میں ہوئی اس برس میں علی بن عباس مشہور ابن رومی شاعر نے انتقال کیا اسی برس میں معتضد نے حکم کیا کہ جو ہم مواریث سے بچے وہ ذوالارحام کو ملے اور دفتر مواریث کا موقوف کیا۔ تاریخ قاضی شہاب الدین بن ابی الدم سے یہ منقول ہے کہ اسی برس میں معتضد نے حکم لکھنے لعن کا معاویہ اور اوسکے باپ اور بیٹے کے حق میں اور اوسکے لعن مباح ہونے میں دیا اوس حکم نامہ میں بعد حمد اور صلوٰۃ نبی کے یہ لکھا تھا کہ جب ہمارے پیغمبر کو خدا نے رسول کیا تو سب سے زیادہ اونکی مخالفت بنی امیہ تھے اور بنی امیہ میں سب سے زیادہ ابوسفیان بن حرب تھا اور اوسکے دوست جو بنی امیہ سے تھے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ میں والشجرۃ الملعونۃ مفسر سب متفق ہیں کہ مراد اوس سے بنی امیہ ہیں نبی صلعم نے ایکدن دیکھا ابوسفیان کو آتے ہوئے کہ معاویہ کھینچتا ہے اوسے اور یزید معاویہ کا بھائی ہنکاتا ہے اوسے تب آپ نے فرمایا لعنت خدا کی کھینچنے والے اور سوار اور ہانکنے والے پر۔ منقول ہے کہ معاویہ نے کہا کہ اے نبی عبد مناف تو تم انکو لینا گروہ کا پس وہاں بہشت اور دوزخ نہیں ہے۔ اور رسول اللہ صلعم نے ایکدن دو واسطے روبرو لکھنے کے بلایا اوسنے بہ سبب کھانا کھانے کے لکھنے میں دیر کی تب نبی صلعم نے فرمایا اللہ اوسکا پیٹ سیر نہ کیجو۔ جب سے کبھی سیر نہ ہوتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ میں طعام کو سیر ہو کر نہیں چھوڑتا بلکہ تھک کر چھوڑ دیتا ہوں اور یہ بھی منقول ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا جبکہ تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو قتل کرو اسکی حدیثیں اوس میں بہت تھیں اور حکم کیا کہ شہروں میں پڑھا جائے اور معاویہ پر بر منبر لعنت کریں تب لوگوں نے کہا کہ اس سے فراخی سیدوں کو ہو جاویگی اور سادات ہمیشہ با دشمنوں

پر خروج کرتے رہے ہیں۔ بیشک کہ لوگوں میں اس سے فتنے برپا ہونگے یہ سنکر وہ اوس سے باز آیا

شروع ہوا ۲۸۴ھ ہجری - اس برس میں منجموں نے لوگوں کو خبر دی کہ بہت شہر ولایتیں بہ سبب کثرت بارش اور شدت نہروں کے ڈوب جائینگے تب لوگوں نے محافظت کی لیکن اوس سال مہینہ کم ہوا اور چشمے نیچے ہو گئے یہانتک کہ بغداد میں کئی مرتبہ نماز استسقا پڑہی اس برس میں حکومت ہارون بن خمارویہ بن احمد بن طولون کی مصر میں بگڑ گئی سرداروں آپس میں ایسے مخالف ہوئے کہ بندوبست بادشاہت کا ٹوٹ گیا۔ اوسی طرف سے دمشق پر طغج بن جف حاکم تہا اس برس میں اسحاق بن موسیٰ اسفرائینی فقیہہ شافعی فوت ہوا۔

شروع ہوا ۲۸۵ھ ہجری - اس برس میں معتضد نے اندیس جاکر اوسے لڑائی لیا حاکم اندکا محمد بن احمد بن عیسیٰ بن شیخ تہا پھر معتضد نے قنسرین میں جاکر شہر مذکور کو لیلیا اور عواصم کو سرداروں ہارون بن خمارویہ بن احمد بن طولون صاحب مصر سے لیا ہارون نے معتضد سے چاہا تہا کہ ان شہروں کو مجہہ سے لے لے اس برس میں ابراہیم بن اسحق جو سردار محدثوں کا بغداد میں تہا جان بحق تسلیم ہوا۔

شروع ہوا ۲۸۶ھ ہجری اس برس میں ایک شخص قرامطہ کا ظاہر ہوا بحرین میں جو مشہور ابی سعید جنابی تہا اور جمع کثیر فراہم کر کے ایک گروہ قطیف اور اوالنا قریوں میں قتل کیا۔ اسی برس میں مبرد جسکا نام ابو العباس محمد بن عبد الاکبر بن زید تہا فوت ہوا یہ نحو اور لغت میں امام تہا اسکی تصنیفات میں سے بہت کتابیں مشہور ہیں از انجملہ کتاب کامل اور روضہ اور مقتضب وغیرہ ہیں اسنے ابو العثمان مازنی سے پڑہا تہا۔ نفطویہ وغیرہ اسکے شاگرد تہے پیدائش اسکی ۲۱۰ھ ہجری میں ہوئی مبرد اوسکا لقب ہے جو اسم سے بہی زیادہ مشہور ہوا ہے وجہ شہرت یہ کہتے ہیں کہ یہ اپنے یاروں میں بیٹہا تہا۔ نا کاہ حاکم شرطہ نے اوسکو مصاحب کے واسطے طلب کیا۔ لیکن مبرد نے اوس پاس جانا مکروہ جانا۔ جب قاصد نے اوسکی طلب میں مبالغہ کیا تو وہ کوزوں میں جو پانی ٹہنڈا کرنے کے لئے بہتی گہس کر چھپ رہا۔ جب قاصد صاحب شرطہ کا اس گہر میں ڈہونڈنے کو آیا۔ تو مبرد کو نہ پایا جب وہ ڈہونڈہ کر چلا گیا تو صاحب خانہ جسکا نام ابو حاتم سجستانی تہا نالی بجا کر کوزوں پر آواز کرتا تہا کہ اے مبرد اے مبرد

لوگوں نے یہ سُنا تو بولنے لگے یہانتک کہ لقب ہوگیا ابوالعباس کا۔

شروع ہوا ۲۸۷ھ ہجری - اِس برس میں اسماعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراء النہر کا امیر خراسان کو قتل و غارت کرکے خراسان پر حاکم ہوا نام حاکم خراسان کا عمرو بن لیث صفار تھا پھر اوسکو معتضد پاس بغداد میں بھیجا اوسنے اوسے وہاں قید رکھا یہانتک وہاں مارا گیا ۲۸۹ھ ہجری میں قیدخانہ ہی میں۔ اِسی برس میں محمد بن زید علوی حاکم طبرستان کا خراسان میں گیا۔ صفار کے لڑنے کی خبر سُنکر تو وہاں حاکم ہوا تب اوس میں اور لشکر اسماعیل سامانی میں لڑائی سخت ہوئی لشکر علوی کا بھاگا اور علوی زخمی ہوا اوہی زخموں سے بعد چند دن کے فوت ہوا بیٹا اوسکا زید اِس دفعہ میں گرفتار ہوا تھا اوسے اسماعیل کے پاس بھیجا اسماعیل نے اوسکا اکرام کیا اور وسعت دی اوسکی قید میں۔ محمد بن زید ادیب فاضل شاعر خوش سیرت تھا اللہ اوسپر رحم کرے۔ اِس برس میں علی بن عبدالعزیز لغوی نے مکہ میں وفات پائی۔

پھر شروع ہوا ۲۸۸ھ اور ۲۸۹ھ ہجری

اِس برس میں طغج بن جف امیر دمشق اور قرامطہ میں لڑائیاں ہوئیں۔

ذکر مرنے معتضد کا

اِسی برس میں بائیسویں ربیع الآخر کو ابوالعباس معتضد بن طلحہ موفق بن جعفر متوکل بن محمد معتصم بن ہارون رشید فوت ہوا اوسکو محمد بن طاہر کے گھر میں رات کو دفن کیا۔ پیدائش اوسکی ماہ ذالحجہ ۲۴۲ھ ہجری میں ہوئی بادشاہت اوسکی نو برس نو مہینے تیرہ دن رہی اولاد اوسکی بیٹوں میں ایک علی مکتفی اور جعفر مقتدر اور ہارون تھی۔ اور گیارہ بیٹیاں تھیں جب معتضد کی موت قریب ہوئی تو اشعار پڑھے معتضد فریبہ بہیبت تھا۔ اوسکے خوف سے بڑے بڑے لوگ ڈرتے تھے اور اوس سے داد خواہی بہ سبب خوف کے نہ کرتے تھے وہ عقد بد بیکبخت تھا قاضی ابن اسحاق نے نقل کی ہے کہ میں ایک روز معتضد پاس جاگیا تو دیکھا اوسکے سرہانے جوان کھڑے ہیں رومی جنکے منہ طبخ کی مانند تھے میں اونکو دیکھکر کانپا جب میں کھڑا ہوا تو مجھے معتضد نے کہا کہ بیٹھ۔ میں بیٹھا۔ آنے میں لوگ جو جمع تھے متفرق ہوئے تب معتضد نے کہا [illegible] کی قسم میں نے اپنے ازار بند کو حرام پر کبھی نہیں کھولا۔

ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

یہ وقت معتضد کے رقہ میں تھا لیکن وزیر نے حال مرنے معتضد کا اوسے لکھا اور اوسکی بیعت لی جب خبر اوسکو پہونچی تو اوسنے بھی بیعت اپنے پاس والوں سے لی اور بغداد کی طرف جاکر بائیسویں جمادی الاول کو اوسمیں داخل ہوا۔ اسی برس میں ابراہیم احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا فوت ہوا جیسے ۲۶۱ھ ہجری میں ہمنے لکھا ہے بعد اوسکے عبداللہ بن ابراہیم حاکم ہوا۔ پھر عبداللہ قتل ہوا۔ حال اوسکا ۲۹۶ھ ہجری میں انشاء اللہ تعالیٰ ہم لکھیں گے۔ عبداللہ کا قتل شہر بونس میں ہوا۔ یہ شخص عادل نیک خصلت تھا۔

شروع ہوا ۲۹۰ھ ہجری اس برس میں شوکت قرامطہ کی ایسی بڑھی کہ اونہوں نے دمشق کو اوسکے ملنج بن [illegible] کے لشکر کو شکست دیکر گھیر لیا لیکن بعد اسکے لشکر اطراف سے مجتمع ہوئے اور اونکے پیشوا یحییٰ کو جو شیخ کر مشہور ہے قتل کیا۔ جب یہ پیشوا مارا گیا تو اوسکی جا اوسکا بھائی حسین قائم ہوا اور مسمی باحمد ہوا اور ظاہر کیا بدبختی کو اپنے منہ پر اور گمان کیا وہ نیک نشانی ہے جب اس پاس جمعیت بہت ہوئی تو اہل دمشق نے کچھ مال اوسکو دیکر صلح کی پھر حمص میں جاکر وہاں غالب ہوا اور اپنا خطبہ منبروں پر پڑھوایا اور نام رکھا گیا مہدی امیرالمومنین اور ولیعہد اپنے چچا کے بیٹے کو کرکے اوسکا لقب مدثر رکھا اس گمان پر کہ یہ وہ مدثر ہے جو قرآن میں ہے پھر حماہ اور معرہ وغیرہ میں جاکر اونکی رعایا کو معہ لڑکوں اور عورتوں کے قتل کرکے سلمیہ میں گیا اوسکو بھی لڑائی بیکر وہاں کی رعایا کو معہ لڑکوں کے جلایا۔ جبکہ حکومت قرمطی صاحب شامہ کی بہت مضبوط ہوئی تو مکتفی بغداد سے خروج کرکے رقہ پر اور لشکر اونکی طرف بھیجا۔

شروع ہوا ۲۹۱ھ ہجری چوبیسویں محرم اس سال کی لشکر خلیفہ اور صاحب شامہ قرمطی میں ایک مکان پر جو حماہ سے بارہ میل ہے لڑائی ہوئی قرامطہ بھاگے لشکر خلیفہ اونکو قتل کرتے ہوئے پیچھے گئے صاحب شامہ معہ چچا کے بیٹے مدثر اور [illegible] کے بھاگا لیکن لوگوں نے اوسے ایک جنگل میں گرفتار کرکے مکتفی پاس رقہ میں حاضر کیا وہ

اونکو لیکر بغداد میں گیا اور اونکو وہاں قتل کرکے سر صاحب شامہ کا شہر میں تشہیر کیا کتاب شرف نبی میں یہ لکھا کہ تنیس میں یہ لڑائی واقع ہوئی لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ ایک قریہ ہے شہروں معزہ سے اخذہ کی راہ پر حمات سے حلب تک اسی برس میں ابوالعباس احمد بن یحیی بن زید معروف بثعلب بغداد میں موالیہ کوفیوں کا نحو اور تشبیہ میں امام تھا اور ثقہ تھا دلیل میں اور صالح تھا۔ پیدائش اسکی شروع سنہ ۲۰۰ ہجری میں ہوئی۔

شروع ہوا سنہ ۲۹۲ ہجری

ذکر غلبہ مکتفی کا شام اور مصر پر اور قطع ہونا بادشاہت بنی طولون کا

اسی برس میں مکتفی نے لشکر محمد بن سلیمان کے ساتھ کرکے دمشق پر غالب آیا اور یہانتک گیا کہ قریب مصر کے پہونچا حاکم اوسکا ہارون بن خمارویہ تھا اوسکے اکثر سردار جدا ہوکر لشکر خلیفہ سے ملے لیکن ہارون اوہی باقیماندہ سے نکلکر محمد بن سلیمان سے کئی مرتبہ لڑا آخرکار لشکر ہارون کی باہم دشمنی ایسی ہوئی کہ نوبت کشت خون کی پہونچی۔ ہارون نے سوار ہوکر ارادہ فتنہ کے فرو کرنیکا کیا تھا کہ بعضے خارجیہ نے اوسے نیزہ مارا کہ سوار مر گیا۔ بعد اوسکے اوسکا چچا شیبان قائم بحکومت ہوا اوسنے محمد بن سلیمان سے امان چاہی محمد نے اوسے امن دیا پہر شعبان رات کو ایسا بھاگا کہ اوسکا نشان نہ ملا تب محمد بن سلیمان نے مصر پر غالب ہوکر بنی طولون کو گرفتار کیا وہ قریب دس مرد کے اور اونکا مال ضبط کیا اور اونکو قید کرکے بغداد کو بھیجا اور فتح نامہ مکتفی پاس روانہ کیا۔ یہ اس برس کے ماہ صفر میں ہوا۔

شروع ہوا سنہ ۲۹۳ ہجری

ذکر اخبار قرامطہ کا

اس برس میں بعد غالب ہونے لشکر خلیفہ کے مصر پر اور فارغ ہونے محمد بن سلیمان کے اوسے بلاد مصر میں ایک خارجی خلنجی نامی نے خروج کیا۔ جب اوسنے قوت اور شوکت پائی تو احمد بن کیغلغ عامل دمشق کا اوسکی طرف گیا۔ قرامطہ نے دمشق کو بے عامل دیکھکر قصد اوسکے لینے

کاکر کے وہاں کے لوگوں کو قتل کیا اور لوٹا طبریہ کو پھر اطراف کوفہ میں گئے تب مکتفی نے لشکر
مع سرداران خاص کے مثل مصیف بن صوار نگین ترکی اور فضل بن موسیٰ بن بغا اور بشر خادم
افشینی اور رائق جزری اوسپر بھیجے جب باہم لڑائی ہوئی تب لشکر خلیفہ نے شکست پائی اور ان
سرداروں میں جمع کثیر ماری گئی اور قرامطہ نے اشیائے کثیرہ لوٹ کر قوت پائی اسی برس میں عبداللہ
بن محمد ناشی شاعر اور نصر بن احمد حافظ فوت ہوئے - اسی برس میں زندیق احمد بن یحییٰ بن
اسحاق جو مشہور ابن راوندی ہے جان بحق تسلیم ہوا - اور کتاب اللامع اور کتاب فرند اور
کتاب زمردہ وغیرہ ہیں اور ان سب کا علمائے جواب لکھا ہے خواہ معارض قرآن شریف
کی ہیں خواہ اور کفریات ہیں اور اوسکی وجہ فساد کو بدلائل قوی ثابت کیا ہے بعض اوسکے
اقوال سے یہ ہے :- لعنت ہو جو اوسپر خدا کی کتاب زمردہ میں میں پاتا ہوں کلام اکتم بن
صیفی کو بہتر خدا کی اس قول سے اما اعطیناک الکوثر اور کہا ہے کہ انبیاء طلسمات بنانے
تھے کہ عوام خلق کو اوسکے سبب کھینچا جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے اور یہود اور نصاریٰ
کی طرف کتاب مناقضہ دین اسلام کے لئے بنائی اور یہود کی طرف سے لکھا ہے کہ موسیٰ
بن عمران نے فرمایا ہے کہ نہیں نبی میرے بعد - اور کتاب فرند میں لکھا ہے اپنے نبی پر قرآن
دلیل لاتے ہیں جسکے ساتھ نبی نے غلبہ چاہا لیکن عرب اونکا مواخذہ نہ کر سکے پس مسلمانوں
سے کہا جائے کہ اگر کوئی فلاسفہ میں سے پہلا حکیم دعوے کرے جیسے تم دعویٰ قرآن کی باب میں
کرتے ہو تو بطلیموس کے صدق پر دلیل قایم ہوگی کیونکہ اقلیدس نے دعوے کیا کہ تمام خلق
مثل اوسکی کتاب کے لکھنے سے عاجز ہیں تو اس دلیل سے نبوت اسکے ثابت ہوگی اور اوسنے
کہا ہے کہ قول خدا تعالیٰ ان کید الشیطان ضعیفا کون ضعف تھا - آدم کو تو جنت سے نکالا اور اوسکے
ایسے قول بہت ہیں لیکن ہمنے اوسکے لکھنے سے اعراض کیا - موت اسکی رجبہ مالک بن طوق کے
گھر میں ہوئی لکھا ہے کہ عمر اوسکی چھتیس ۳۶ برس کی تھی - اوسکی اخبار اور تاریخ وفات قاضی شہاب الدین
ابی بالدم حموی کی تاریخ میں بھی دیکھی ہے اور تاریخ شمس الدین ابن خلکان میں بھی
دیکھا کہ اوسکی وفات ۲۸۵ھ میں ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ ۲۸۶ھ میں واللہ اعلم بالصواب

پھر شروع ہوا ۲۹۴ھ ہجری نبوی - اس برس میں قرامطہ نے

عراق کے رستے سے حاجیوں کو پکڑ کر سب کو قتل کیا بیس مقتول شمار میں آئے اونکا اسباب بہت لیا سردار قرامطہ کا زکرویہ تہا یہ خبر سنکر مکتفی نے اوپر لشکر بھیجکر قتل کیا قرامطہ بھاگے شکست پاکر اور بہت آدمی اونکے مارے گئے زکرویہ ملعون زخمی گرفتار ہوا اور رسات دن کے بعد راہی ملک عدم کا ہوا لشکر موا اوسکے سر کے بغداد میں آیا اور اوسکے سر کو تشہیر کیا اسی برس میں محمد بن نصر مروزی سمرقند میں فوت ہوا اسکی تصنیفات بہت ہیں۔

پھر شروع ہوا ۲۹۵ھ ہجری - اس برس کی ماہ صفر میں اسمٰعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراء النہر اور خراسان کا جان بحق تسلیم ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابو نصر احمد بن اسماعیل حاکم ہوا مکتفی نے اوسکو اطاعت کے واسطے لکہا۔

ذکر مرنے مکتفی باللہ کا

اٹھارہویں شب ذیقعدہ اس برس کو مکتفی باللہ ابو محمد علی بن متضد باللہ ابی العباس احمد بن موفق باللہ ابی احمد طلحہ بن متوکل جعفر بن معتصم بن ہارون رشید نے انتقال کیا۔ بادشاہت اسکی چھ برس چھ مہینے اونیس دن رہی عمر اوسکی تینتیس برس کی نبی یہ میانہ قد خوبصورت ہلکا گندم گوں خوش پیشانی اور بال بڑی ڈاڑہی والا تہا ماں اسکی ام ولد ترکیہ کی تہی نام اوسکا مجد تہا۔ بیماری اسکی کئی مہینے رہی یہ محمد بن طاہر کے گھر میں دفن ہوا۔

ذکر بادشاہت مقتدر باللہ ابی الفضل جعفر بن معتضد باللہ کا

اسکی مانوام ولد تہی نام اوسکا شعب تہا یہ اٹہارہواں بادشاہ عباسیوں کا تہا اسکی خلافت پر بیعت اوس روز ہوئی جس روز مکتفی فوت ہوا۔ عمر مقتدر کی دن بیعت تیرہ برس کی تہی۔

ذکر موت منذر اموی صاحب اندلس کا

اسی برس میں فوت ہوا منذر بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن جو داخل مغرب بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان ہیں۔ جب منذر نے انتقال کیا تو اوسکے بہائی عبد اللہ بن محمد پر دن موت کے بیعت ہوئی یہ ستر ہویں صفر اس برس میں ہوئی

اسی برس کے محرم میں ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر ترمذی فقیہہ شافعی محدث راہی ملک بقا کا ہوا یحیی بن بدیر مصری اور یوسف بن عدی اور کثیر بن یحیی وغیرہ سے روایت کرتا ہے اور اس سے احمد بن کامل شافعی وغیرہ روایت کرتے ہیں پیدائش اسکی ۲۰۰ھ ہجری میں اور لکھا ہے ۲۰۱ھ ہجری میں۔

پھر شروع ہوا ۲۹۶ھ ہجری۔ ذکر خلع مقتدر اور بیعت ابن معتز کا۔

اس برس میں سرداران اور قاضیوں نے مقتدر سے خلع کر کے عبد اللہ بن معتز کی بیعت کی اور لقب ابو عباس کا راضی باللہ رکھا اس امر سے گھر کے غلاموں میں سے جو مقتدر کی طرف تھی اور جو ابن معتز کی طرف تھی لڑائیاں ہوئیں آخر کو عبد اللہ بن معتز بھاگ کر چھپا اور اوسکے یار بھی جدا ہوئے پھر گرفتار ہوا عبد اللہ بن معتز اور دو رات قید رہا آخر کو پھانسی دیکر قتل کیا اور ظاہر یہ کیا کہ وہ نکسیر پھوٹ کر فوت ہوا لاش اوسکی اوسکے ورثا کو دی پیدائش عبد اللہ بن معتز کی تیئیسویں شعبان ۲۴۷ھ ہجری میں ہوئی یہ شاعر فاضل تھا اوسکے اشعار اور تشبیہات مشہور ہیں شاگرد یہ مبرد کا تھا غلبہ اور بادشاہت اوسکی ایکدن رہی وقت بادشاہ ہونے کے اوسنے کہا تھا پہنچا وقت ظہور حق اور باطل ہونے باطل کا اوسکے کلمات ربح بہت ہیں یہ اپنے مذہب میں مومن اور کمر بستہ طالب علم اور شعر پڑھنا مشہور خلفا میں یہ تھا کہ وہ اپنے نفس کو لایق خلافت نہیں جانتا تھا بلکہ آرام طلب ایسا تھا کہ اسکو حاکم خلافت قوم نے کیا تھا جس قوم نے اوسے خوار کیا بعد بیعت کے۔ علی بن محمد بن عیسام نے اوسکا مرثیہ کہا ہے کہ مضمون اوسکا یہ تھا واسطے اللہ کے ہے بھلائی بیشی کافی تھا مجھے عوض ملک کے تھوڑا سا علم اور ادب اور حیثیت نہیں ہے یہ امر کہ اگر نہ ہوتا مالک تو تجھ میں نقصان ہوتا کیونکہ تو نے پایا ہے پیشہ ادب کا روایت یہ بھی ہے کہ وہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ نے ظلم اسواسطے کیا ہے کہ تمام اولاد طالب کو فنا کروں یہ خبر جو اولاد علی رض کو پہنچی تو اونہوں نے بد دعا دی۔

ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ بن عبد اللہ بن ابراہیم بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب کا افریقیہ پر

اِس برس کے غرہ ماہ رمضان کو ابو نصر زیادۃ اللہ بن عبد اللہ بن قتل اپنے باپ کے جو زیادۃ اللہ کے اتفاق سے ہوا تھا حاکم ہوا توضیح اسکی یوں ہے کہ زیادۃ اللہ کو اسکے باپ عبد اللہ نے شراب پینے پر قید کیا تھا۔ زیادۃ اللہ نے تین خادم صقالبی کو جو اوسکے باپ کے خادم تھے قتل پدر پر متفق کیا۔ اونہوں نے عبد اللہ کو قتل کرکے اوسکا سر زیادۃ اللہ پاس قید خانہ میں لائے جب زیادۃ اللہ حاکم ہوا تو اوسکو قتل کروایا باوجودیکہ اوسنے قتل کروایا تھا جب بادشاہ ہوا یہ افریقیہ پر متوجہ لذات اور ہم صحبت مخنثوں کا ہوا اور معاملات مملکت کو بالکل چھوڑ دیا اور غالبہ میں سے جو اوسپر قادر تھے اوسکے چچا اور بھائی اون سب کو قتل کیا اور زمان حکومت زیادۃ اللہ میں کام ابی عبد اللہ شیعہ کا جو مغرب میں لوگوں کو دعوت طرف سادات بنی فاطمہ کے کرتا تھا خوب بنا زیادۃ اللہ یہ حال دریافت کرکے اوسپر تمام لشکر کہ چالیس ہزار آدمی تھے موابراہیم کے جو بنی اغلب سے تھا اور وہ اوسکے چچا کی اولاد تھا بھیجا تب ابو عبد اللہ شیعہ نے اونکو شکست دی جب زیادۃ اللہ نے بھاگنا لشکر کا اور ضعیف ہونا مقابلہ ابی عبد اللہ شیعہ سے دریافت کیا تو جتنا اوس سے ہوسکا مال جمع کرکے اپنے ملک کو چھوڑ کر شرق کی طرف گیا جب مصر میں پہنچا تو وہاں نوشیری عامل تھا اوسنے حال اوسکے آنے کا مقتدر کو لکھا۔ پھر زیادۃ اللہ وہاں سے رقہ میں گیا وہاں خط مقتدر کا متضمن پھر آنے کا مغرب میں واسطے لڑائی ابو عبد اللہ شیعہ کے پہنچا اور نوشیری عامل مصر کو واسطے مدد کے لشکر اور مال کے ساتھ بہت تاکید لکھی یہ حال دیکھ کر زیادۃ اللہ مصر میں آیا نوشیری نے اوسسے کہا کہ حمامات کیطرف نکل تو میں تیرے پاس لشکر اور مال میں سے جو ضرور ہو بھیجوں۔ جب یہ نکلا تو نوشیری نے درنگ کی یہانتک کہ کئی مقام وہاں ہوئے آخر کو اوسکے لوگ متفرق ہوئے اور زیادۃ اللہ کہ عادت شراب اور راگ سننے کی رکھتا تھا اوسکو بیماری عارض ہوئی کہ بال داڑھی کے گر پڑے تب زیادت اللہ نوشیری سے مایوس ہوکر قدس کیطرف واسطے رہنے کے گیا لیکن رملہ میں پہونچکر مر گیا اور وہیں دفن کیا گیا مغرب میں بنی اغلب میں سے کوئی باقی نہ رہا بنی اغلب کی بادشاہت بارہ برس تقریباً رہی کیونکہ اوپر گذر چکا کہ رشید نے ابراہیم بن اغلب کو حاکم افریقیہ کا کیا تھا ۱۸۴ھ ہجری میں اور اسی ایسا ہے جس نے

ملک کو زوال نہیں۔

ذکر ابتدائے دولت سادات بنی فاطمہ کا

اسی سنہ ۲۹۷ ہجری میں خلفا رسادات کی افریقہ میں ابتدا ہوئی اور قطع ہوئی اونکی بادشاہت سنہ ۵۶۷ میں جیسا ہم لکھیں گے اگر اللہ نے چاہا پہلا خلیفہ سادات کا ابو محمد عبید اللہ بن محمد بن میمون بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن ابو طالب تہا علما نے اسکے صحت نسب میں اختلاف کیا ہے جو لوگ کہ قایل اسکی امامت کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ نسب اسکا صحیح ہے اس میں شک نہیں کرتے اور اکثر علماء سادات اپنا سا نسب بیان کرتے ہیں گواہ اوسکی صحت کا مقولہ شریف رضؓ کا ہے کہ نہیں مقام میرا خواری با وجودیکہ میرے کلمات کاٹنے والے اور دم گرم ہے۔ دشمنوں کے شہروں کو لباس ذلت پہناتا ہوں کیونکہ خلیفہ مصر میں اسوقت سید ہے ایسا سید کہ باپ اوسکا باپ میرا اور مولا اوسکا مولا میرا ہے جبکہ کوئی دور والا مجھپر ستم کرنا چاہے میری رگ کو اوسکی رگ سے الفت دی ہے۔ دونوں سیدوں محمد اور علی۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ نسب اوسکا صحیح نہیں بلکہ شکستہ۔ اور اونمیں بعض نے مبالغہ کرکے اوسکے نسب کو یہودیوں میں بیان کیا ہے کہتے ہیں وہ کہ مہدی کا نام عبید اللہ نہ تہا۔ بلکہ نام اوسکا سعید بن احمد بن عبد اللہ قداح بن میمون دیصان تھا اور بعض نے کہا کہ عبید اللہ بن محمد تہا اوسکی مجلس میں ایک روز ذکر عورتوں کا ہوا۔ حضار مجلس نے ایک یہودی کی جورو کی جو سلیمہ کالوہار تھا اور جورو کو چھوڑکر مرگیا تھا بہت تعریف اوسکی سامنے کی۔ نتب حسین بن محمد بن احمد بن عبید اللہ قداح مذکور نے اوسے تزویج کی۔ اوس عورت کا ایک بیٹا یہودی سے تہا حسین نے اوسکو تعلیم دی اور بہت دوست رکہتا تہا سوائے اوسکے اور کوئی اولاد اوسکے نہ تھی۔ نتب ولیعہد اپنا اسی ابن حداد یہودی کو کیا اور اوسکو بیٹے کی طرح اسرار بتاتے اور مال کثیر اور علامات اوسکو دیا۔ نتب لوگوں میں اوسکا بیٹا مشہور ہوا۔ کلام مورخوں کے بہت مختلف ہیں۔ اور زیادہ اختلاف ہے عبید اللہ قداح بن میمون بن دیصان میں لیکن ہم مختصر اوسکو لکھتے ہیں۔ مورخوں نے لکھا ہے کہ ابن دیصان مذکور مصنف کتاب میزان کا نصرۃ زندقہ میں اظہار تشیع آل محمد کرتا تھا۔ میمون بن دیصان کے ہاں ایک لڑکا پیدا

اوسکے ہیں کہ اسکے نسب میں سعید بن حسین ہیں یہ سعید بن میمون بن دیصان آیا تو

ہوا جسکو عبداللہ قداح کہتے ہیں اسواسطے کہ یہ علاج آنکھوں کا کرتا تھا اور قدح کرتا تھا
اوسنے اپنے باپ میمون سے علم ستاروں کا سیکھا تھا اوسکے باپنے اوسکو مطلع کیا اون
بھیدوں پر جو آل نبی سے نسبلانے میں کار آتی ہیں۔ پھر عبداللہ قداح اطراف کرج
اور اصفہان سے اہواز اور بصرہ اور سلیمہ کیطرف جو زمین حمص سے ہے جاکر لوگوں کو
گھر کی طرف دعوت کرنے لگا بعد اوسکے عبداللہ قداح فوت ہوا اور اوسکی جائے اوسکا
بیٹا احمد اور بعض نے کہا ہے محمد قائم ہوا اوسکا مصاحب رستم بن حسین بن حوشب بن زادان
بڑہئی کوفہ کا رہنے والا ہوا احمد نے رستم کو حکم کیا کہ یمن میں شیعوں پاس جاکر لوگوں کو مہدی
آل محمد کی طرف دعوت کرے جب رستم بن حوشب نے یمن میں جاکر بموجب حکم کے شیعوں کو
دعوت طرف مہدی کے کی تو اونہوں نے قبول کیا۔ عبداللہ شیعی جو اہل صفا اہل کوفہ سے تھا
ابن حوشب کے یمن میں آنے اور دعوت کرنے سے مطلع ہوکر ابن حوشب پاس صنعا آنکر
اوسکا بڑا یار بنا ابوعبداللہ شیعی صاحب علم اور عقل تھا اسکے آنے سے پہلے ابن حوشب نے
دعوت کرنیوالوں کو مغرب کی طرف بھیجا تھا اور اہل کتامہ نے اوسکی دعوت قبول کی تھی جب
ابن حوشب نے علم ابوعبداللہ کا دریافت کیا تو اوسکو مغرب کی طرف بھیجا اہل کتامہ پر اور
اوسکے ساتھ تمام مال بھیجا ابوعبداللہ شیعی جو حسین بن محمد بن ذکریا کا بیٹا تھا مکہ میں گیا جب
حاجی مکہ میں آئے تو اہل کتامہ عرب میں جانے کیواسطے مجتمع ہوئے۔ عبداللہ نے اونکو مطیع پایا
پاکر اونکے ساتھ قدار حسن کتامہ میں جو مغرب سے ہے گیا۔ وہاں پندرہویں ربیع الاول سنہ ۲۸۰ ہجری کو مع
اہل کتامہ کے پہنچا اہل بربر سب طرف سے جمع ہوکر اوس پاس آئے اور اوسکی حکومت میں
ترقی ہوئی نام اوسکا اونکے نزدیک ابو عبیداللہ مشہور تھا یہ خبر ابراہیم بن احمد اغلبی امیر افریقیہ کو
جب پہونچی تو اوسنے سنتے ہی چاہا کہ اوسکی حکومت کو حقیر اور کم کرے پھر ابوعبداللہ ناہرت میں
گیا وہاں اوسکی شان زیادہ ہوئی۔ ہر طرف سے قبیلہ اوسکے پاس آنے لگے یہی حال رہا یہانتک
کہ ابونصر زیادت اللہ اور ملکوں بنی اغلب پر حاکم ہوا۔ زیادۃ اللہ کا چچا جو احول مشہور تھا مقابل
ابوعبداللہ شیعی کے لڑتا تھا جبکہ زیادۃ اللہ بادشاہ ہوا تو اپنے چچا احول کو بلاکر قتل کیا تب
تمام شہر ابوعبداللہ کے اسطے خالص ہوگئے۔

ذکر متصل ہونے مہدی ابوعبداللہ کا ابوعبداللہ شیعی کے ساتھ

دعوت کرنیوالے مغرب میں محمد والد مہدی کی طرف سے لوگوں کو دعوت کرتے تھے اور محمد سلمیہ میں تھا جب محمد نے انتقال کیا تو اپنا وصی اپنے بیٹے عبیداللہ مہدی کو کیا اور دعوت کرنے والوں کے حال سے اوسے مطلع کیا ظہور اوسکا زمان مکتفی میں ہوا جب مکتفی نے طلب کیا تو عبداللہ اور اوسکا بیٹا ابوالقسم محمد جو بعد مہدی کے حاکم ہو کر قائم لقب ہوا بھاگ کر متوجہ مغرب کے ہوئے عبیداللہ مہدی مصر میں لباس تجار میں آیا عامل مصر کا اوسوقت میں عیسیٰ نوشری تھا خلیفہ نے اوسکو تلاش عبیداللہ مہدی کے واسطے لکھا تھا مہدی بھاگنے میں کوشش کر کے طرابلس غرب میں آیا زیادۃ اللہ اوسکا متوقع تھا اور سب عاملوں کو اوسکے گرفتار کرنے کو لکھا تھا جب مہدی طرابلس میں بھی نہ رہ سکا سجلماسہ میں آنکر وہاں ٹھہرا۔ حاکم سجلماسہ کا نام یسع بن مدرار تھا۔ مہدی نے وہاں اظہار کیا کہ میں مرد تاجر ہوں اس شہر میں تجارت کے واسطے آیا ہوں اتنے میں خط زیادۃ اللہ کا یسع کے پاس آیا اوسمیں لکھا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جسکی طرف ابوعبداللہ شیعی دعوت کرتا تھا یہ سنکر یسع نے عبیداللہ مہدی کو گرفتار کیا اور قید کیا اوسکو سجلماسہ میں جبکہ زیادت اللہ کا اپنے چچا احول کو قتل کرنا اور بھاگنا زیادت اللہ کا اور غالب ہونا ابوعبیداللہ شیعی کا افریقیہ پر جیسے ہمنے اوپر لکھا ہے وقوع میں آیا تو عبداللہ شیعی ماہ رمضان ۲۸۶ھ ہجری میں رقادہ سے سجلماسہ میں گیا اور خلیفہ اپنا بھائی ابوالعباس اور اباز اکی کو افریقیہ پر حاکم کیا جب سجلماسہ کے قریب آیا تو وہاں کا حاکم یسع نکلکر لڑا جب اوسنے اپنا ضعف دیکھا تو رات کو بھاگا۔ ابو عبداللہ شیعی نے سجلماسہ میں داخل ہو کر مہدی اور اوسکے بیٹے کو قید خانہ سے نکالا۔ اون دونوں کو سوار کروا کر پیچھا اور سب سردار قبایل اونکے آگے جاتے تھے اور عبیداللہ مہدی کی طرف اشارہ کر کے لوگوں سے کہتا تھا کہ مولا تمہارا یہ ہے۔ مہدی شدت خوشی سے روتا تھا یہانتک کہ خیمہ میں جو اونکے واسطے برپا کیا تھا گیا۔ وہاں قرار پا کر یسع حاکم سجلماسہ کے طلب کا حکم دیا جب اوسکو سامنے لائے تو قتل کیا مہدی سجلماسہ میں چالیس روز رہا وہاں سے افریقیہ کو گیا۔ رقادہ ربیع الآخر ۲۹۷ھ ہجری میں پہنچا۔ وہاں دفتروں کو ترتیب دیا اور مال کو جمع کیا

اور عاملوں کو تمام شہر مغرب پر بھیجدیا۔ جزیرہ صقلیہ پر حسن بن احمد بن حفرر کو عامل کیا یہ سبب ملک مہدی کے ملک بنی اغلب اور بنی مدرار کا جو مالک بادشاہت سجلماسہ کے تھی زایل ہوا بنی مدرار کا آخر یسیعی تھا جنکی ایک سو تیس برس تک بادشاہت رہی۔ بنی رستم کو زوال تاہرت میں ہوا انکی بادشاہت، ایک سو ساٹھ برس تک رہی

ذکر قتل عبداللہ شیعی اور اوسکے بھائی ابوالعباس کا

جبکہ مہدی کی بادشاہت نے مضبوطی پائی تو تمام معاملات سلطنت کو بذات خود اوسنے انصرام دیا۔ ابوعبداللہ اور اوسکے بھائی ابوالعباس کے واسطے زمان مہدی میں کوئی حکم نہ چھوڑا کیونکہ وہ خود انصرام کرتا تھا چونکہ ترک عادت بلائے سخت ہے یہ اونکو ناگوار معلوم ہوا ابوالعباس اپنے بھائی ابوعبداللہ شیعی کو زاست کرتا تھا اور کہتا کہ تو نے بادشاہت اپنے میں سے نکالکر غیر کو سونپی ہر چند ابوعبداللہ اوسکو اس قول سے منع کرتا تھا یہانتک کہ مہدی کو خبر پہونچی کہ وہ سرداران قبائل سے یہ کہتا ہے کہ یہ مہدی وہ نہیں کہ جسکی طرف ہمنے تمہیں بلایا تھا۔ مہدی نے یہ سنکر اون دونوں کو بلاکر قتل کیا۔ ابوالاثیر نے کامل میں قتل ابوعبداللہ شیعی کو سنہ ۲۹۶ھ میں لکھا ہے لیکن میںنے دیکھا تاریخ قیروان میں کہ وہ نہم جمادی الاولی میں قتل ہوا۔

شروع ہوا سنہ ۲۹۷ ہجری اس برس میں ابوالقاسم جنید بن محمد صوفی جو امام تھا راہی ملک عدم کا ہوا اوسنے فقہ ابی ثور صاحب شافعی سے پڑہی اور تصوف سری سقطی سے اخذ کیا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۹۸ و ۲۹۹ ہجری۔ اس برس میں مقتدر نے اپنے وزیر ابوالحسن بن فرات کو گرفتار کرکے اوسکے گھر کو لوٹ لیا اور اوسکے حرم کو بے پردہ کیا اور عہدہ وزارت کا ابوعلی محمد بن یحیی بن عبیداللہ بن خاقان کو دیا خاقان مذکور برقرار رہا اوسکی اولاد اوسپر حکومت کرتی تھی پس یہ حال ہوا کہ جسے جو رشوت پاتا تھا اوسی کی سعی کرتا تو یہانتک پہونچی کہ ایک حکومت پر تھوڑے سے زمانہ میں کتنے حاکم ہوئے کہ ماہ کوفہ پر بیس روز کے عرصہ میں سات عامل ہوئے تو اوسوقت کسی شاعر نے کہا وزیر رقاعہ میں ایسا کامل ہے کہ ہر ساعت بحال دیگر طرف ہوتا ہے جبکہ اوس پاس رشوت دینے والے

آتے ہیں تو وہ سب سے بہتر اوسکو جانتا ہے جو روپیہ والا ہے۔ بادشاہ باوجود اسکے عورتوں اور خادموں کے کہنے پر حکم کرتا ہے غلاموں نے خروج کیا عاملان اطراف وجوانب کے لینے کا قصد کیا۔ اسی برس میں ابوالحسن محمد بن احمد بن کیسان نحوی جو عالم نحو کا تھا فوت ہوا بصری اور کوفیوں کے تہا مرا۔ اسی برس میں اسحاق بن حنین طبیب فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۰۰ ہجری

اس برس میں مقتدر نے خاقان کو وزارت سے موقوف کرکے علی بن عیسیٰ کو وہاں کا حاکم کیا۔

ذکر مرنے عبداللہ صاحب اندلس کا

اس برس میں عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم طریدرسول ربیع الاول میں فوت ہوا عمر اوسکی بیالیس برس کی تھی یہ گورا سرخ بال دراز میانہ قد تھا بالوں کو سیاہ خضاب کرتا تھا بادشاہت اسکی پانچ برس گیارہ مہینے رہی اسکے گیارہ بیٹے تھے اونمیں سے ایک محمد مقتول تھا اسکو اسکے باپ عبداللہ مذکور نے جدا کرکے قتل کیا۔ یہ باپ عبدناصر کا تھا جب عبداللہ نے انتقال کیا تو عبداللہ کا پوتا عبدالرحمن بن محمد مقتول بن عبداللہ مذکور حاکم ہوا عبدالرحمن نے اپنے چچاؤں اور باپ کے چچاؤں کو حاضر کیا لیکن کوئی اسکا مخالف نہ ہوا یہ وہ عبدالرحمن ہے جو مابعد میں ناصر نامی ہے۔

اب شروع ہوا سنہ ۳۰۱ ہجری

ذکر قتل احمد سامانی کا

اسی برس میں امیر احمد بن اسماعیل سامانی حاکم خراسان اور ماوراء النہر مارا گیا۔ اسطرح کہ غلاموں نے جمع ہوکر اوسکو تخت پر رات کو ذبح کیا اور جمعہ کی رات تیئیسویں جمادی الآخر میں بھاگے یہ جنگل میں شکار کے واسطے گیا تھا۔ بخارا میں لیجاکر دفن کیا۔ ان غلاموں کو بھی گرفتار کرکے قتل کیا۔ بعد امیر کے اوسکا بیٹا ابوالحسن نصر بن احمد آٹھ برس کے [illegible] حاکم ہوا

ذکر قتل سردار قرامطہ کا

اسی برس میں ابوسعید حسن بیٹا بہرام کا جو بزرگ قرامطہ کا تھا اوسکے خادم نے اوسکو حمام

میں قتل کیا۔ اوسکو وہاں قتل کرکے ایک اور شخص کو سرداروں میں سے بلاکر کہا کہ تجھے سردار بلاتا ہے جب وہ داخل حمام ہوا تو اوسے بھی قتل کیا اسی طرح چار آدمی مارے پھر جب اس حال سے لوگ واقف ہوئے تو اوسپر بلوا کر قتل کیا۔ ابوسعید خیابی نے اپنے بیٹے سعید اکبر کو اپنا ولی عہد کیا تھا وہی بعد اوسکے حاکم ہوا لیکن وہ بندوبست اچھا نہ کرسکا اس سبب سے اوسکا چھوٹا بھائی ابوطاہر سلیمان اوسپر غالب ہوا۔ یہ شخص فربہ شجاع حاکم مستقل تھا جب ابوسعید مارا گیا تو وہ ہجر اور احسا اور قطیف اور تمام بلاد بحرین پر حاکم ہوا۔

ذکر باقی حوادث کا

اس برس میں سید مہدی نے مع اپنے بیٹے ابی القسم محمد کے دیار مصر پر لشکر کشی کرکے اسکندریہ اور فیوم پر غالب ہوا۔ یہ حال دیکھ کر مقتدر نے مونس غلام کو معہ لشکر کے بھیجا اوسنے اونکو دیار مصر سے نکالدیا اور پھر مغرب میں چلے آئے۔ اسی برس میں قاضی ابوعبداللہ محمد بن احمد مقدسی نحقی نے انتقال کیا۔ اسی برس میں محمد بن یحییٰ بن مندہ حافظ مشہور مصنف تاریخ اصفہان کا فوت ہوا۔ یہ بھی ثقہ حافظوں میں سے تھا اور اوس خاندان میں سے تنہا جسمیں سے جماعت علما نکلی

شروع ہوا ۳۰۲ھ ہجری۔ اس برس میں مقتدر نے حسین بن علی بن عبداللہ مشہور ابن حصاص جوہری کو پکڑ کر اوس سے چالیس ہزار دینار کا اسباب لیا۔ اس برس میں سید مہدی نے لشکر ساتھ حبابشہ مقدم کے دریا کے رستہ سے بھیجکر اسکندریہ پر غالب ہوا اور مقتدر نے ساتھ مونس خادم کے لشکر بھیجا ان دونوں میں مابین مصر اور اسکندریہ کے چار لڑائیاں ہوئیں اور مغاربہ شکست پاکر اپنے ملک کیطرف پھر آئے اور طرفین سے بہت لوگ مارے گئے اسی برس میں تمام ہوئی تاریخ ابوجعفر طبری کے اسی برس میں اور بعضوں نے لکھا ہے اس سے پہلے میں علی بن احمد بن منصور شاعر جو مسامی مشہور تھا فوت ہوا یہ زبردست شعرا میں سے ہے اور ہجو بہت کرتا ہے یہانتک کہ اپنے باپ بھائی اور گھر والوں کے بھی ہجو کی ہے اور قسم بن عبیداللہ معتضد کے وزیر کے حق میں کہا تھا اور اسی کے شعر ہیں متوکل کے حق میں جب اوسنے قبر حسین بن علیؓ کو ڈھایا اور آدمیوں کو زیارت سے منع کیا جنکا مضمون یہ ہے قسم خدا کی اگر نبی امیہ نے قتل کیا تھا تو اسے بنی اپنے کو مظلوم پس تحقیق تیرے باپ کی

اولاد نے بھی یہ ویسا ہی کیا کہ اوسکی قبر کو اوکھاڑا افسوس اوپر اگرچہ یہ شریک اوسکے قتل میں نہ تھے لیکن منا بلت بنی امیہ کی کی جو گراون حضرت کی ہڈیاں بوسیدہ ہوتیں۔

اب شروع ہوا ۳۰۳ھ ہجری

ذکر بنا مہدیہ کا

اس برس میں مہدی نے موضع مہدیہ کو جو ایک جزیرہ ہے دریا کے کنارے اور جنگل ایسا ملا ہے جیسا ہا تھ پہونچے ہی پسند کر کے بنا نا شروع کیا اوسکی فصیل مضبوط اور دروازے ایسے بڑے بنوائے کہ ہر پٹ سو قنطار کا تہا اوسکا بنا نا قنطار مثل قرطاس چالیس اوقیہ زر یا ہزار اوقیہ کا ہے یا دو صد دینار کا یا ہزار دو صد اوقیہ کا یا ستر ہزار یا اسی ہزار درہم یا سورطل زر سے یا چاندی سے یا ہزار دینار یا ایک چرسا پیل کا پر زر سے یا سیم سے بنا نا ہفتہ کے روز شروع ہوا اس برس کی پانچویں ذیقعدہ کو جب یہ بن چکا تو مہدی نے کہا اب میں امن میں ہوا محافظت سادات سے اس برس میں روم نے ثغور جزیرہ پر جا کر لوٹا اور بندری پکڑی اس برس میں ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب نسا وی مصنف کتاب سنین کا مکہ میں فوت ہوا اور درمیان صفا و مروہ کے دفن ہوا یہ امام حافظ محدث تہا یہ نیشاپور میں گیا پہر عراق میں آیا۔ پہر شام و مصر میں گیا وہاں سے دمشق میں آیا وہاں اوسکی آزمایش معاویہ کے مقدمہ میں کی اور اوسے چاہا کہ فضایل معاویہ میں کوئی حدیث روایت کرے وہ اس سے باز رہا اور کہا کہ معاویہ سردار ہو کر راضی نہ ہوا کہ اب فضیلت چاہی کہتے ہیں کہ اس سے بڑا سلوک کر کے مکہ میں بھیجا وہاں فوت ہوا۔ اس برس میں ابو علی محمد بن عبد الوہاب جبائی معتزلی نے انتقال کیا۔

شروع ہوا ۳۰۴ھ ہجری۔ اس برس میں سید ناصر حاکم طبرستان کا جان بحق تسلیم ہوا۔ عمر اوسکی اناسی برس کی تہی اوسکو اطروش کہتے تہے نام اوسکا حسن بن علی بن حسن بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب تہا۔ یہ مالک طبرستان کا ۳۰۱ھ میں ہوا اس برس یوسف بن حسین بن علی رازی صاحب ذوالنون مصری کا فوت ہوا وہ صاحب قصہ غار کا تہا سہ تھا اوسکے۔

پھر شروع ہوا ۳۰۵ھ ہجری - اس برس میں مرا ابو جعفر محمد بن عثمان عسکری جو مشہور سمان تھا اور مشہور عمری رئیس امامیہ بی تہا یہ شخص دعوی کرتا تہا کہ میں امام مہدی علیہ السلام پاس حاضر ہوا تھا - اسی برس ایلچی بادشاہ روم کے بغداد میں آئے اوسکے حاضر ہونے کیوقت لشکر کے تیار ہونیکا حکم دیا اور گھر کو ہتیاروں اور اسباب سے آراستہ کیا اوسوقت تمام لشکر صف بندی ایک لاکھ ساٹھ ہزار تہا دوسو سوار پیدل تھے اور غلام کوہی بہی کمربستہ کھڑے ہوئے اور خواجہ سرا بہی ایسے ہی آراستہ ہوئے کل خادم سات ہزار تھے اونمیں سے چار ہزار گورے اور تین ہزار حبشی تھے اور سات سو چوبدار تھے اسیطرح آراستہ ہوئے اور کشتیاں بحری تمام زیب زینت سے دریا میں ڈالے اور محل بادشاہی کو بہی بہت زینت سے آراستہ کیا - اٹہتیس ہزار پردے جنمیں سے ساڑہے بارہ ہزار دیبائی زرکش کے پڑے تھے اور بائیس ہزار بندہی تھے اور شیر کے رکہنے والے پکڑے کہڑے تھے اسباب زینت میں سے ایک درخت چاندی سونے کا تہا جسکی اٹہارہ شاخیں اور ہر شاخ اور لکڑی پر جانور اور چڑیاں چاندی سونے کی بیٹھی تہیں اوسکے پتے بہی چاندی سونے کے تھے اوسکی شاخیں خوبصورتی سے ہلتی تہیں اور جانور آواز کرتے تہے ایلچی جب مقتدر پاس آیا تو یہ عظمت جکا بیان باعث طول کلام ہے دیکہی وزیر اس میں اور بادشاہ میں واسطہ ہوا اسکا کلام بادشاہ سے عرض کرتا اور بادشاہ کی طرف سے جواب اوسکو لا دیتا -

پھر شروع ہوا ۳۰۶ھ ہجری - اس برس میں بغداد کے تہانہ پر بیخ طولونی مقرر ہوا اوسنے منزلوں میں فقہا مقرر کئے اسواسطے کہ پولیس والوں کا عمل اونکے فتوے پر ہو لیکن اس سے وہ بہ بادشاہت کا کم ہوا چور اور قضاقوں نے طمع دنیوی سے خراب رستوں میں لوگوں کے کپڑے اوتارنے شروع کئے اور فتنہ بہت پہیلا -

ذکر روانہ کرنے سید مہدی کا اپنے بیٹے قایم کے ساتھ لشکر افریقیہ کے مصر پر

اس برس میں مہدی نے لشکر کثیر اپنے بیٹے قایم بالقب کے ساتھ کر کر مصر پر پہنچا دیا اسکندریہ پر پہونچکر اپنا دخل کر لیا پہر وہاں سے خیرہ میں گیا اور اشمونین اور اشر صعید کا مالک

ہوا مقتدر نے مونس خادم کو اوسپر بھیجا۔ جب یہ مصر میں پہنچا تو اوس میں اور فائم میں کئی لڑائیاں ہوئیں اسی کشتیاں افریقہ سے اسکندریہ میں واسطے مدد قائم کے بھیجیں مقتدر نے بھی طرطوس سے ۲۵ کشتیاں واسطے لڑائی کشتیوں فائم کے روانہ کیں۔ جب دونوں طرف کی کشتیاں رشید پر آکر ملیں تو آپس میں لڑائی ہونے لگی اور جنگل میں دونوں لشکروں کی لڑائی ہوتی تھی آخرکار لشکر مہدی کا اور اوسی کی کشتیاں شکست پاکر افریقہ پھر آئیں اور بہت لوگ مارے گئے اور قید ہوئے۔ اسی برس میں قاضی محمد بن خلف بن حیان الطلی جو مشہور کبیع تھا فوت ہوا یہ شخص عالم تواریخ کا تھا اسکی اچھی تصنیفات ہیں اسی برس کی جمادی الاولیٰ میں امام ابو العباس احمد بن سریج فقیہہ شافعی فوت ہوا۔ یہ شخص بڑا عالم شافعیہ کا تھا اور امام مسلمانوں کا تھا اوسکو باز اشہب کہتے تھے شیراز میں مالک قضا کا تھا تصنیفات اسکی چار سو ہیں اپنی کے سبب مذہب شافعی زمانہ میں مشہور ہوا۔ اسکے زمانہ میں لوگ کہتے تھے کہ خدا نے عمر بن عبد العزیز کو سنہ ۱۰۰ ہجری میں ظاہر کیا کہ اوسنے سنت کو زندہ اور بدعت کو مٹایا پھر خدا نے بندوں پر احسان کرکے شافعی کو پیدا کیا اوسنے سنت کو ظاہر کیا اور بدعت کو چھپایا۔ اب احسان خدا نے کیا سنہ ۳۰۰ ہجری میں یہ سبب پیدا کرنے ابن سریج کے کہ اسنے ہر سنت کو قوی اور ہر بدعت کو ضعیف کیا۔ اسکا دادا سریج مشہور مرد صالح تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۰۰ ہجری

ذکر منقطع ہونے سلطنت سادات ادریسی کا

کتاب مغرب میں اور اخبار اہل مغرب میں یوں لکھا ہے کہ سلطنت ادراسہ سادات کی اس برس میں منقطع ہوئی۔ میں کہتا ہوں کہ ہمنے اخبار سادات کو محمد بن ادریس تک سنہ ۲۱۲ ہجری میں لکھا ہے، اور محمد جب حاکم ہوا تو اوسنے اپنے اکثر شہروں کو اپنے بھائیوں پر بانٹ دیا تھا جیسے اوپر سنہ مذکور میں ذکر ہوا۔ اور اوسنے اپنے بھائی عمر کو صنہاجہ اور غمارہ دیا تھا اور محمد مذکور امام تھا۔ اوسکی تاریخ وفات ہمیں نہیں پہنچی جب محمد نے انتقال کیا تو اوسکا بھتیجا علی بن عمر مذکور بن ادریس بن ادریس مالک ہوا۔ لیکن امامت علی مذکور کی ایسی ڈگمگاتی

رہی کہ کوئی امر تمام نہ ہوا آخر کو خلع کیا بعد اوسکے اوسکا بھتیجا یحیٰی بن ادریس حاکم ہوا۔ یہ یحیٰی اخیر بادشاہ سادات ادریسیہ کا تہا فارس میں سلطنت سادات کی ۳۱۰ھ ہجری میں قطع ہوئی اسطرح کہ فضالہ بن حیوس انپر غالب آیا پہر ادارسہ میں سے حسن بن محمد بن قاسم بن ادریس نے ظاہر ہوکر ارادہ پھر لینے سلطنت کا کیا لیکن ازبسکہ انکا ادبار اور دولت مہدی عبداللہ کا اقبال تہا دو برس تک بادشاہ رہا مگر کچھ کام بن نہ پڑا یہانتک کہ اونکی بادشاہت تمام بلاد مغرب سے جاتی رہی اور سردار ادارسہ اور اوسکی اولاد سب مقہور ہوکر مہدی مذکور پاس گئے مگر جو کوئی پہاڑ میں چھپ رہا تہا وہ بچ رہا یہانتک کہ بعد ۴۳۴ھ کے ادریس اولاد محمد بن قاسم بن ادریس سے پیدا ہوا تب امامت پہر اس گہر میں آئی۔ پہر عبدالملک بن منصور بن ابی عامر برعدوہ پر غالب ہوکر ان شہروں میں خطبہ بنی امیہ کا پڑھا جب عبدالملک اندلس کی طرف گیا تو اوسکی حکومت برعدوہ میں بگڑ گئی اور فارس پر بنو ابی العافیہ زناتیوں پر غالب ہوئی یہانتک کہ یوسف بن تاشفین امیر مسلمانوں کا ہوکر حاکم ان شہروں پر ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۰۸ھ اور ۳۰۹ھ ہجری

ذکر قتل حسین بن منصور حلاج کا

حسین بن حلاج صوفی اپنا زہد اور تصوف ظاہر کرتا تھا اور اپنی کرامات لوگوں کو دکہاتا اسطرح کہ میہ کے جاڑے کی گرمی میں اور گرمی کے جاڑے میں نکالتا اور ہاتھ ہوا میں لمبا کرکے لوگوں پر درہم سکہ دکہاتا پنیر لکہا ہوتا قل ہو اللہ اور اونکو درہم قدرتی کہتا اور لوگوں کو بتاتا کہ تمنے یہ کہایا اور یہ کیا اپنے گہر میں اور بتا دیتا تھا جو دل میں ہوا اس امر سے بہت لوگ اوسپر فریفتہ ہوئے اور اعتقاد کرتے تھے کہ اوسمیں حلول کیا ہے اور ایسے لوگ اسکے مقدمہ میں مختلف جیسے حضرت عیسیٰ کے باب میں مختلف ہیں بعضے کہتے ہیں کہ اسمیں جبرائیل گہسا ہے بعضے کہتے ہیں یہ ولی ہے اور یہ جو ظاہر ہے یہ اسکی کرامات ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ بازیگر نجومی جادوگر جہوٹا ہے یہ شخص خراسان سے عراق میں اور پہر مکہ میں گیا وہاں ایسی جائے رہا کہ چہت نہ تہی ہمیشہ روزہ رکہتا اور پانی سے افطار کرکے تین نوالے روٹی کے کہاتا اور سوائے

اسکے کچھ اور نہ کہا تا۔ پھر حسین بغداد میں آیا۔ تب حامد وزیر نے مقتدر سے عرض کی کہ حلاج کو مجھے دے اوسنے حکم کیا کہ لے لے حامد اوسکو اپنی مجلس میں بلاتا اور باتیں کرواتا لیکن کوئی امر خلاف شرع اوس سے نہ پاتا تاکہ اوسے قتل کرے اور اسی واسطے وہ کوشش کرتا تہا حامد پاس اوسکو ایک مدت گذری جسکا بیان موجب طول ہے آخرکار وزیر نے اوس پاس ایک کتاب دیکھی اوسمیں لکہا تہا کہ انسان اگر ارادہ حج کا کرے لیکن قدرت نہ رکہتا ہو تو اپنے گھر میں سے ایک گھر جدا کرے جو نجاست سے پاک ہو اوسمیں کسی کو جانے نہ دے۔ جب حج کے دن آویں تو اوسکے گرد پھرے اور جو کچھ حاجی مکہ میں کرتے ہیں وہاں کرے پھر تیس یتیم کو جمع کرکے اچھا کہانا موافق مقدور کے پکا کر اوس گھر میں اونہیں کہلاوے اور اون کو پوشاک دے اور ہر یتیم کو سات درہم دے جب ایسا کرے تو اوس شخص کی مانند ہوگا جسنے حج کیا تب وزیر نے اس کتاب کے پڑہنے کا ابوعمر کے آگے حکم دیا۔ تب قاضی نے اوس سے پوچہا یہ تو کہاں سے لایا اوسنے کہا کتاب اخلاص سے جو حسن بصری کی تصنیف ہے قاضی نے کہا اے مباح الدم تو جہوٹا ہے میں نے اوس کتاب کو مکہ میں سنا ہے لیکن یہ اوسمیں نہیں اوسوقت وزیر نے قاضی ابوعمر سے چاہا کہ اپنے خط میں یہ جو کہا تہا یعنی مباح الدم ہونا اوسکا لکہے لیکن قاضی نے اوسکو دفع کیا پھر وزیر نے اوسکا قتل لازم جانکر مباح الدم ہونا حلاج کا لکہا پھر جتنے کہ حاضر تھے سب نے لکہا جب حلاج نے یہ سنا تو کہا میرا خون تمہیں حلال نہیں کیونکہ میرا دین اسلام ہے اور مذہب میرا سنت ہے اور میری اس میں کتابیں موجود ہیں اور وزیر نے لکہکر خلیفہ سے اوسکے قتل کا حکم چاہا اور فتویٰ اوس پاس بھیجا تب مقتدر نے اوسکے قتل کا حکم دیا۔ وزیر نے پہلے اوس سے ہزار کوڑے لگوائے پھر ہاتھ کٹوائے پھر پانوں کٹوائے پھر قتل کیا۔ اور اوسکی لاش کو آگ سے جلایا۔ اور سر کو بغداد پر نصب کیا۔ اسی برس میں ابوالعباس احمد بن محمد بن سہل بن عطا صوفی بڑے مشایخوں اور علما سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن ہردن طبیب حرانی فوت ہوا۔

شروع ہوا سنہ ۳۱۱ ہجری ۔ اس برس میں ابوجعفر محمد بن طبری بغداد میں رہی ملک بتا ہوا۔ پیدایش اوسکی سنہ ۲۲۴ ہجری میں نواح طبرستان میں ہوئی

حافظ قرآن جاننے والا قرأتوں کا عالم اور تابعین تبع تابعین کے اقوال سے تہا مقلد کسی کا نہ ہوا اور فقیہہ عالم صحابہ کے قول زمانہ سے آخر سنہ ۳۰۳ ہجری تک ہے معانی کا اور مجتہدوں میں سے تہا مقلد کسی کا نہ ہوا اور فقیہہ عالم صحابہ کے قول سے اور تابعین تبع تابعین کے اقوال سے تہا اوسکی تاریخ مشہور ہے جو اول زمانہ سے آخر سنہ ۳۰۲ ہجری تک ہے اور ایک کتاب اوسکی تفسیر میں ہے کہ کسی نے ویسی نہیں لکہی اور اصول فقہ اور فروع میں بہت کتابیں ہیں۔ جب یہ فوت ہوا تو تعصب کیا اوسپر عامہ نے اور متہم کیا اوسکو ساتہہ رفض کے باعث اسکا سوائے اسکے نہ تہا کہ اوسنے ایک کتاب میں اختلاف فقہا کا لکہا تہا مگر اوس میں احمد بن حنبل کا نہ ذکر کیا۔ جب اوس سے اوسکا سبب پوچہا تو اوسنے کہا کہ احمد بن حنبل فقیہہ نہ تہا وہ البتہ محدث تہا یہ کلمہ حنبلیوں کو سخت معلوم ہوا۔ یہانتک کہ کثرت بغداد کو خیال نہ کر کر اوسکو جیسا چاہا برا کہنے لگے۔ اسی برس کے ذالحجہ میں ابوبکر بن محمد بن سری ابن سہل نحوی جو مشہور ابن سراج تہا انتقال کیا۔ یہ بہی مشہور اماموں میں سے تہا اسنے ابوالعباس مبرد سے علم پڑہا اور اوس سے ایک گروہ نے کہ جس میں سے ابوسعید سیرافی اور علی بن عیسی رمانی اور لوگ تہے علم نحو حاصل کیا جوہری اوسے صحاح میں کئی جائے نقل کرتا ہے تصنیفات اسکی کتنی ہی مشہور ہیں یہ شخص باوجود ان فضائل کے راء کو عین پڑہتا ایک روز اوسنے اپنے کلام کو راء سے پڑہا لوگوں نے اوسکو عین سے لکہا اوسنے کہا عین سے نہیں بلکہ غین سے۔ اسیطرح مکرر سہ کرر کہتا۔ سراج نسبت عمل سروج کی طرف ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ اسکی وفات سنہ ۳۱۵ ہجری میں ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۱ ہجری اس برس میں قرامطہ رات کو بصرہ میں آئے اور سردار اونکا ابوطاہر سلیمان بن ابی سعید جنابی تہا اور دیواروں پر سے شہر میں آنکرا اوسکے عامل کو قتل کیا اور سترہ دن تک وہاں رہکر قتل اور لوٹ رہی اس برس میں ابومحمد احمد بن محمد بن محمد بن حسین جریری کہ صوفیہ کے مشہور مشایخوں میں سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن سری زجاج نحوی مصنف کتاب معانی قرآن کا فوت ہوا اور اسی سال میں محمد بن ذکریا رازی طبیب مشہور فوت ہوا۔ یہ شخص جوانی میں عود بجاتا تہا جب ڈاڑہی نکالی تو کہا کہ بجانا ڈاڑہی موچھوں والی سے اچہا نہیں معلوم ہوتا یہ کہکر اوسکو ترک کیا اور متوجہ مطالعہ

کتب طب اور فلسفہ کا ہوا عمر اسکی چالیس برس سے زیادہ ہوئی جن علوم کا کہ اوسنے شوق کیا اوس میں کمال کو پہونچا علم طب اور فلسفہ میں اپنے وقت کا امام تہا اسنے طب میں کتابیں لکہیں جنمیں سے حاوی تیس جلد کی ہے اور منصوری جو مختصر بہت فایدہ مند ہے یہ کتاب واسطے بادشاہ ماوراالنہر کے اسنے تصنیف کی تہی۔

پھر شروع ہوا ۳۱۲ھ ہجری - اس برس میں ابوطاہر نے حاجیان قرمطی کو گرفتار کرکے اونسے مال کثیر لیا اور اکثر کو بہوکہا پیاسا مارا۔ اس برس میں مقتدر نے اپنے وزیر ابوالحسن بن فرات کو گرفتار کیا لوگوں نے عتاب سلطانی دیکہہ کر اوسکے قتل میں سعی کی تب اوسنے حکم اوسکے قتل کا دیکر اوسے اور اوسکے بیٹے محسن کو قتل کیا عمر بن فرات کی اوسوقت اکہتر برس کی تہی اور بیٹا اوسکا تیئیس برس کا۔ مقتدر نے بعد اوسکے ابوالقاسم خاقانی کو وزیر بنایا۔ اس برس میں ابوطاہر قرمطی نے کوفہ میں جاکر بزور تلوار اوسمیں اپنا دخل کیا اور رعایا کو قتل کرکے اسباب بہت لیکر چھ روز وہاں رہ کر جس روز دن کو وہاں آیا تہا اوسی روز رات کو وہاں سے اپنے لشکر میں آیا اور اسباب اور مال میں سے جو کچہہ کہ اسے ہوسکا وہاں سے لاد لایا۔

پھر شروع ہوا ۳۱۳ھ ہجری - اس برس میں عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز المعروف راہبی ملک بنا ہوا اسکی عمر ایکسو سات برس کی تہی اسی برس میں علی بن محمد بن بشار زاہد فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۱۴ھ ہجری - اس برس میں مقتدر نے یوسف بن ابی الساج کو نواحی مشرق دیگر حکم کیا کہ واسطہ میں جاکر قرامطہ سے لڑ یوسف مذکور آذربیجان میں تہا وہاں سے واسطے لڑائی قرامطہ کے واسطہ میں گیا اس برس میں نصر بن احمد سامانی رے پر حاکم ہوا اور بیمار ہوکر وہاں سے چلا گیا۔

پھر شروع ہوا ۳۱۵ھ ہجری

ذکر اخبار قرامطہ اور قتل ابی ساج کا

اِس برس میں قرامطہ جب کوفہ میں پہنچے تو یوسف بن ابی الساج واسطہ سے معہ چالیس ہزار لشکر کے وہاں پہنچا قرامطہ اسوقت ایک ہزار پانسو آدمی تھے جس میں سی سات سو سوار اور آٹھ سو پیادے تھے ابو ساج نے اونکی جمعیت قلیل دیکھکر کمال حقارت سے کہا کہ فتحنامہ خلیفہ کو لکھہ بھیجو یہ سب میری دست قدرت میں ہیں جب باہم لڑائی ہوئی تو قرامطہ نے لڑائی اوٹھائی اور لشکر خلیفہ کو شکست ہوئی یوسف بن ابو ساج سردار لشکر کا اسیر ہوکر ابو طاہر قرمطی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ ابو طاہر اونکا بہت اسباب لوٹ کر حاکم کوفہ کا ہوا متقدر نے یہ حال سُنکر مونس خادم کو معہ بہت لشکر کے قرامطہ پر بھیجا لیکن بہت آدمی تو وہاں پہنچنے سے پہلے بھاگ گئے اور باقیماندہ نے لڑکر شکست پائی۔ اِس معاملہ سے بغداد والے ایسے قرامطہ سے ڈرے کہ بھاگڑ ہوگئی۔ قرامطہ اکثر بھاگے ہوئے شہروں کو لوٹ کر بہت مال لیکر ہجر میں پھر آئے اِس برس میں عبد الرحمن ناصر بن محمد اموی حاکم اندلس نے باشندگان طلبطلہ پر بعد ایک مدت کے محاصرہ کے فتحیاب ہوکر اوسکی بہت عمارتوں کو ڈھایا۔

پھر شروع ہوا ۳۱۶ھ ہجری اِس برس میں قرامطہ نے رحبہ میں جاکر بندے پکڑ اور لوٹ مچاکر پھر رقہ میں آئے وہاں بھی لوٹ کر اور بندے پکڑ کر سنجار میں داخل ہوئے وہاں کی رعایا نے اونکو اوتارا اور اون سے امان چاہی تب اونہوں نے امان دیکر جبال وغیرہ شہروں کو لوٹ کر ہجر میں پھر آئے اِس برس میں مقتدر نے علی بن عیسےٰ اپنے وزیر کو گرفتار کرکے عہدہ وزارت کا ابو علی بن مقلہ کو دیا۔

ذکر ابتدائے حکومت مرداویج کا

۳۱۵ھ ہجری میں گورگان پر حاکم اسفار بن شیرویہ تھا جسکے سرداروں میں سے ایک بڑا سردار مرداویج بن زیار دیلم سے تھا مرداویج نے اکثر لشکر سے سازش کرکے مخفی بیعت لیکر اسفار سے لڑنے کو نکلا اسفار تاب لڑائی کی نہ لاکر بھاگا مرداویج نے لشکر اوسکی تلاش کو بھیجے جب وہ پکڑا آیا تو قتل کیا اِسی برس میں مرداویج مُلکوں کا مالک ہونے لگا۔ پہلے قزوین لیا پھر رَی اور ہمدان و کنکور و دینور و یزدوجرد و قم و قاشان لے ایک سونے کا تخت اسکے لئے بنایا تھا کہ اوسپر جلوس کرتا اور لشکر تمام صف بستہ دور کھڑے رہتے یہ کسی سے بات نہ کرتا

مگر اون چوبداروں سے جنکو اسی واسطے مقرر کیا تہا پہر مالک طبرستان کا ہوا اس برس میں دمشق کو رومی لشکر سے گھیر لیا رعایا نے صلح چاہی اونہوں نے صلح کو اس شرط پر قبول کیا کہ منبر جامع مسجد کا اوکہیڑ کر اوسکی جائے صلیب بنا دیں رعایا نے بہی اسکو غنیمت جانکر منبر کی بجائے صلیب بنایا پہر بدلیس میں گیا وہاں بہی ایسا ہی کیا۔ واضح ہو کہ دمشق خلیج قسطنطنیہ کے شرقی شہروں کی نائب کا نام اس برس میں یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم اسفرائنی جسکے لئے مسند و مخرج صحیح مسلم پر ہے جہاں بہی تسلیم ہوا کنیت اوسکی ابوعوانہ حافظ تہی حدیث سننے کو یہ شہروں میں گیا مسلم بن حجاج صاحب نے بہر ایسے حدیث کو اوسنے سنا۔

پہر شروع ہوا ۳۱۷ سنہ ہجری

ذکر خلع مقتدر کا

اس برس میں برخواست کیا مقتدر باللہ کو خلافت سے اسواسطے کہ لشکر اور سردار سبب شرکت عورتوں اور غلاموں کے امور سلطنت میں اور برباد کرنے مال اور اسباب کے اوس سے بدمزہ ہو رہے تھے اور مونس خادم کی بدمزگی باعث قوی ہوا کہ سب لشکر مونس کے مونس ہو کر خلیفہ کے گھر پر چڑھ گئے مقتدر کو معہ اوسکی ماں اور خالہ اور اولاد اور خاص لوگوں کے گہر سے نکال کر مونس کے گہر میں اونکو مقید کیا اور چاہا کہ مقتدر کے خلع پر گواہ ہوویں جب قاضی ابوعمر نے گواہی دی کہ اوسنے اپنے نفس کو خلع کیا تب اوسکے بہائی محمد بن معتضد سے بیعت کر کے اوسکا لقب قاہر باللہ رکہا اور ایک قبر کی مٹی میں سے جسے مقتدر کی ماں نے بنایا تہا سات لاکہ دینار نکالے۔

ذکر پہر خلیفہ ہونے مقتدر کا

سترہویں محرم اتوار کے دن کہ مقتدر کی خلع سے تیسرا دن تہا سب لوگ محل بادشاہی میں حاضر ہوئے تاکہ وہ جائے فراخ پر ہو گئے کیونکہ وہ جلوس اور آرائش کا تہا لیکن مونس نہ آیا اور سپاہی لوگ سب مسلح آئے اور حق بیعت کا مانگتے تھے جب غل اور شور بلند ہوا تب قاہر نے یارو کو اونکے دلجمی کے لئے بھیجا جب اوسنے اونکے ہاتھوں میں ننگی تلواریں دیکہیں تو خوف کہا کر

پہرا سپاہیوں نے اوسکے پیچھے آن کر محل میں اوسکو قتل کیا اور یا مقتدر یا منصور کہہ کر رونے لگے جب یہ سب جمع ہوکر پہرا آئے تو وہ بھاگ کر چھپ رہا سب لوگ اوس سے جدا ہوئے کوئی شخص محل میں باقی نہ رہا پہر لوگوں نے مونس خادم کی گہر جاکر مقتدر کو وہاں سے نکالا پیادوں نے وہاں سے اوسے اپنی گردن پر سوار کراکے محل میں داخل کیا مقتدر نے اپنے بہائی قاہر پاس امان کا پیغام بھیجکر اوسے بلایا اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تیرا کچھ قصور نہیں اور اوسکی پیشانی چوم کر امن دیا اور اپنی پاس اوسکو قید کیا کہ وہ اوسکو آرام سے رکھے تب مقتدر اپنی حکومت پر مستقر ہوا اور فتنہ فرو ہوا واضح ہو کہ پہر نا خلافت مقتدر بہ سبب احسان مونس کے تہا اور خلع اوسنے واسطے موافقت لشکر کے کی تہی۔

ذکر اون چیزوں کا جو قرامطہ نے مکہ میں کیا اور حجر اسود کا لینا

اس برس میں ابوطاہر قرمطی تردیہ کے دن مکہ میں آیا اور حاجیوں کو کہ مکہ میں سلامت پہنچے تہے وہاں لوٹا اور مسجد حرام تک اونکو قتل کیا اور کعبہ شریف میں داخل ہوکر حجر اسود کو رکن سے اوکہیڑ کر ہجر میں لے گیا امیر مکہ ابن محلب اور اوسکے رفیقوں کو قتل کیا اور دروازہ وہاں کا اکہیڑ کر ایک شخص کو واسطے اوکہیڑنے پرنالہ کے چڑہایا وہ اوپر سے گر کر مرگیا جو بہت زخمی تہے اونکو چاہ زمزم میں ڈلوایا اور باقیوں کو مسجد حرام اور جہاں قتل ہوئے تھے دفن کیا اور لباس خانہ کعبہ کا لیکر اپنے رفیقوں پر تقسیم کیا اس برس میں بہ سبب تقدیر خدا تعالیٰ کے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا حنابلہ وغیرہ میں فتنہ عظیم برپا ہوا کہ اوسمیں لشکر اور رعایا سب شریک تہے اور آپس میں لڑائی ہوئی کہ بہت لوگ مارے گئے حقیقت اوسکی یوں تہی کہ ابوبکر مروزی حنبلی اور اوسکے رفیقوں نے کہا کہ معنے اس قول خدا تعالیٰ کے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نبی صلعم کو اپنے ساتھ عرش پر بٹہا دیگا دوسرے گروہ نے کہا کہ وہ سوائے شفاعت کے اور کچھ نہیں بہ سبب اس اختلاف کے لڑنے لگے اس برس میں محمد بن جابر بن سنان حرانی پیدائش بتانی خاسب مشہور نہری صاحب زیج صابی فوت ہوا۔ اسکی رصدیں یقینی ہیں رصد اسے شروع کی سنہ ۲۶۴ ہجری سے سنہ ۳۰۶ ہجری تک اور کواکب بالغہ کو اپنے زیج میں واسطے سنہ ۲۹۹ ہجری کے ثابت

کیا ہے اسکے ترجمہ کے دو نسخے ہیں دوسرا اچھا ہے۔ واضح ہو کہ تبانی فتح ہائے موحدہ سے اور بعض نے کسرہ بھی پڑھا ہے منسوب تبان کی طرف جو ایک مکان ہے عمل حران میں اس برس میں نصر بن احمد بن نصر بصری مشہور بخبرزی شاعر مشہور فوت ہوا یہ شخص ادیب پر گو نا خواندہ ایسا تھا کہ بچے بھی نہ کر سکتا تھا اوسکے اشعار بہت فایق ہیں۔

اب شروع ہوا ۳۱۸ھ ہجری - اس برس میں لڑنے والے لوگ بغداد سے نکالے گئے کیونکہ وہ جس روز سے مقتدر کو پھر خلیفہ کیا تھا بہت بر خود غلط ہوئے تھے قول و فعل میں اونہیں اور لشکر میں لڑائی ہوئی بہت آدمی ماری گئے آخرکار پیادہ یا متعلقات واسطہ کو بھاگے وہاں چاہا حاکم ہوں کہ مونس خادم نے اونکو قتل اور باقیماندہ کو پریشان کیا اسی برس میں اور لکھا ہے اس سے اگلے برس میں ابو بکر حسن بن علی بن محمد بن یشار مشہور ابن علاف ضریر نہروانی فوت ہوا یہ سو برس کا تھا نہایہ ناظم اتی النہر کا تھا یہ قصیدہ پڑھا ہوا مشہور ہے اسکے بنانے میں اختلاف ہے بعضوں نے لکھا ہے کہ اسکی ایک بلی تھی کہ ہمسایہ نے اوسکو مار ڈالا تھا اوسکا یہ مرثیہ لکھا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ مرثیہ ابن معتز کا ہے کہ مقتدر کے خوف سے اوسکا ذکر نہ کر سکا تو بلی کو تعبیر کیا اور کہا ہے کہ علی بن عیسیٰ کی لونڈی ابو بکر بن علاف کے غلام کو چاہتی تھی جب علی بن عیسیٰ اس سے مطلع ہوا تو اون دونوں کو قتل کیا تب ابو بکر موالی غلام نے یہ قصیدہ لکھا اور اوسے کنایہ بلی پر کیا۔

شروع ہوا ۳۱۹ھ ہجری اس برس میں مقتدر نے لشکر واسطے لڑائی مرداویج کے روانہ کیا دو لشکر نواحی ہمدان میں جب ملے تو خلیفہ کا لشکر شکست پاکر بھاگا اور مرداویج تمام بلاد جبل پر حاکم ہوا اور لشکر نے نواحی حلوان تک لوٹا پھر مرداویج نے اصفہان پر لشکر بھیجکر لے لیا اسی برس کے ذالحجہ میں مونس اور مقتدر میں وحشت زیادہ ہوئی۔

شروع ہوا ۳۲۰ھ ہجری - اس برس میں مونس خادم مقتدر سے خفا ہوکر موصل میں گیا اور مقتدر اوسکے ملک اور مال اور اوسکے یاروں کے مال پر قابض ہوا اور بنی حمدان کے امیروں کو لکھا کہ مونس کو موصل میں گرفتار کرنا اور لڑنا وہاں کے امراء نے یہ حال دیکھکر اوس سے لڑائی کی لیکن مونس فتحمند ہوکر موصل پر حاکم ہوا سب طرف سے لشکر

پہرا سپاہیوں نے اوسکے پیچھے آن کر محل میں اوسکو قتل کیا اور یا مقتدر یا منصور کہہ کر رونے لگے جب یہ سب جمع ہوکر پہرا ئے تو وہ بہاگ کر چھپ رہا سب لوگ اوس سے جدا ہوئے کوئی شخص محل میں باقی نہ رہا پہر لوگوں نے مونس خادم کی گہر جاکر مقتدر کو وہاں سے نکالا پیادوں نے وہاں سے اوسے اپنی گردن پر سوار کراکے محل میں داخل کیا مقتدر نے اپنے بہائی قاہر پاس امان کا پیغام بھیجکر اوسے بلایا اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تیرا کچھہ قصور نہیں اور اوسکی پیشانی چوم کر امن دیا اور اپنی پاس اوسکو قید کیا کہ وہ اوسکو آرام سے رکہنے تہے مقتدر اپنی حکومت پر مستقر ہوا اور فتنہ فرو ہوا واضح ہو کہ پہرنا خلافت مقتدر بہ سبب احسان مونس کے تہا اور خلع اوسنے واسطے موافقت لشکر کے کی تہی۔

ذکر اون چیزوں کا جو قرامطہ نے مکہ میں کیا اور حجر اسود کا لینا

اس برس میں ابوطاہر قرمطی ترویہ کے دن مکہ میں آیا اور حاجیوں کو کہ مکہ میں سلامت پہنچے تہے وہاں لوٹا اور مسجد حرام تک اونکو قتل کیا اور کعبہ شریف میں داخل ہوکر حجر اسود کو رکن سے اوکہیڑ کر ہجر میں لے گیا امیر مکہ ابن محلب اور اوسکے رفیقوں کو قتل کیا اور دروازہ وہاں کا اکہیڑ کر ایک شخص کو واسطے اوکہیڑنے پرنالہ کے چڑہایا وہ اوپر سے گر کر مر گیا جو بہت زخمی تہے اونکو چاہ زمزم میں ڈلوایا اور باقیوں کو مسجد حرام اور جہاں قتل ہوئے تہے دفن کیا اور لباس خانہ کعبہ کا لیکر اپنے رفیقوں پر تقسیم کیا اس برس میں بہ سبب تفسیر خدا تعالیٰ کے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا حنابلہ وغیرہ میں فتنہ عظیم برپا ہوا کہ اوسمیں لشکر اور رعایا سب شریک تہے اور آپس میں لڑائی ہوئی کہ بہت لوگ مارے گئے حقیقت اوسکی یوں تہی کہ ابوبکر مروزی حنبلی اور اوسکے رفیقوں نے کہا کہ معنے اس قول خدا تعالیٰ کے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نبی صلعم کو اپنے ساتھ عرش پر بٹہا دیگا دوسرے گروہ نے کہا کہ وہ سوائے شفاعت کے اور کچھہ نہیں بہ سبب اس اختلاف کے لڑنے لگے اس برس میں محمد بن جابر بن سنان حرانی پیدائش بتانی حاسب مشہور نہری صاحب زیج صابی فوت ہوا۔ اسکی رصدیں یقینی ہیں رصد اسے شروع کی سنہ ۲۶۴ ہجری سے سنہ ۳۰۶ ہجری تک اور کواکب بالغہ کو اپنے زیج میں واسطے سنہ ۲۹۹ ہجری کے ثابت

کیا ہے اسکے زیچ کے دو نسخے ہیں دوسرا اچھا ہے۔ واضح ہو کہ بتانی فتح ہائے موحدہ ہے اور بعض نے کسرہ بھی پڑھا ہے منسوب بتان کی طرف جو ایک مکان ہے عمل حران میں اس برس میں نصر بن احمد بن نصر بصری مشہور بخبرزی شاعر مشہور فوت ہوا یہ شخص ادیب پر گویا نوادہ ایسا تھا کہ ویسے بھی نہ کر سکتا تھا اوسکے اشعار بہت فائق ہیں۔

اب شروع ہوا سنہ ۳۱۸ ہجری - اس برس میں لڑنے والے لوگ بغداد سے نکالے گئے کیونکہ وہ جس روز سے مقتدر کو پھر خلیفہ کیا تھا بہت برخود غلط ہوئے تھے قول و فعل میں اونہیں اور لشکر میں لڑائی ہوئی بہت آدمی مارے گئے آخرکار پیادہ با متعلقات واسط کو بھاگے وہاں چاہا حاکم ہوں کہ مونس خادم نے اونکو قتل اور باقیماندہ کو پریشان کیا اسی برس میں اور لکھا ہے اس سے اگلے برس میں ابو بکر حسن ابن علی بن احمد بن بشار مشہور ابن علاف ضریر نہروانی فوت ہوا یہ سو برس کا تھا نہایہ ناظم اتی النہر کا تھا یہ قصیدہ پڑھا بہت مشہور ہے اسکے بنانے میں اختلاف ہے بعضوں نے لکھا ہے کہ اسکی ایک بلی تھی کہ ہمسایہ نے اوسکو مار ڈالا تھا اوسکا یہ مرثیہ لکھا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ مرثیہ ابن معتز کا ہے کہ مقتدر کے خون سے اوسکا ذکر نہ کر سکا تو بلی کو تعبیر کیا اور کہا ہے کہ علی بن عیسیٰ کی لونڈی ابو بکر بن علاف کے غلام کو چاہتی تھی جب علی بن عیسیٰ اس سے مطلع ہوا تو اون دونوں کو قتل کیا تب ابو بکر موالی غلام نے یہ قصیدہ لکھا اور اوسے کنایہ بلی پر کیا۔

شروع ہوا سنہ ۳۱۹ ہجری اس برس میں مقتدر نے لشکر واسطے لڑائی مرداویج کے روانہ کیا دو لشکر نواحی ہمدان میں جب ملے تو خلیفہ کا لشکر شکست پاکر بھاگا اور مرداویج تمام بلاد جبل پر حاکم ہوا اور لشکر نے نواحی حلوان تک لوٹا پھر مرداویج نے اصفہان پر لشکر بھیجکر اوسے لیا اسی برس کے ذالحجہ میں مونس اور مقتدر میں وحشت زیادہ ہوئی۔

شروع ہوا سنہ ۳۲۰ ہجری - اس برس میں مونس خادم مقتدر سے خفا ہوکر موصل میں گیا اور مقتدر اوسکے ملک اور مال اور اوسکے یاروں کے مال پر قابض ہوا اور بنی حمدان کے امیروں کو لکھا کہ مونس کو موصل میں گرفتار کرنا اور لڑنا وہاں کے امراء نے یہ حال دیکھکر اوس سے لڑائی کی لیکن مونس فتحمند ہوکر موصل پر حاکم ہوا سب طرف سے لشکر

جمع ہوکر مونس پاس آئے مونس نے موصل میں نو مہینے اقامت کی۔

ذکر قتل مقتدر کا

جب مونس پاس لشکر سب طرف سے فراہم ہوئے تب بغداد کو چلا پہلے انبار میں آیا پھر باب شماسیہ میں مقتدر نے اپنا نصف لشکر کا پھر جانا خیال کرکے ارادہ واسطہ کا کیا لیکن جو لوگ آس پاس باقی رہے تھے وہ ملنے ہوئے اور مونس کی لڑائی پر مستعد ہوئے مقتدر نے یہ حال دیکھکر لاچار مونس سے لڑنے کو نکلا مقتدر پاس فقیہہ اور قاری تھے جنکے پاس قرآن پہلے ہوتے تھے وہ چادر اوڑھے ہیلی پر چاکر کھڑا ہوا رفیقوں نے اوسکو مشورہ آگے بڑھنے کا دیا جب وہ آگے بڑھا تو رفیق سب بھاگ گئے مقتدر یہ حال دیکھکر قوم مغاربہ سے جا ملا اور اونسے کہنے لگا افسوس تمپر میں خلیفہ ہوں اونہوں نے کہا ہم تجھے پہچانتے ہیں اسی کینے تو خلیفہ شیطان کا ہے یہ کہکر ایک شخص نے اوسکو ایک تلوار ماری کہ وہ زمین پر گرا تب اوسکو ذبح کیا۔ مقتدر کا بڑا بیٹا گراں ڈیل جب اوسکو قتل کرکے اوسکے سر کو لکڑی پر چڑھایا تو تکبیریں کہے جاتے تھے اور مقتدر کو لعنت کرتے تھے جو کچھ مقتدر پہنے تہا اتار تک لیا پھر وہیں گڑہا کھود کر اوسے دفن کیا اور سر اوسکا مونس پاس رشیدیہ میں لے گئے مونس کہ لڑائی میں حاضر نہ تہا جب مقتدر کو اس حال سے دیکھا تو آپکو بہت ماری اور رویا مقتدر نے زمانہ خلافت میں بادشاہت کو خراب کردیا تہا عورتیں اور غلام حکم کرتے تھے اور خرچ بہت ہوتے تھے۔ اسکی مدت سلطنت چوبیس برس گیارہ مہینے چھ دن تہی۔

ذکر بادشاہت قاہر باللہ کا

یہ اونیسواں بادشاہ عباسیوں کا تہا مونس نے چاہا کہ ابوالعباس مقتدر کا بیٹا بادشاہ ہو لیکن ابویعقوب اسحق بن اسماعیل نوبختی نے کہا کہ یہ لڑکا ہے اور بادشاہ ایسا چاہیے کہ اپنی اور ہماری تدبیر کرسکے یعقوب بن اسحق نے اوسکے بادشاہ کرنے میں گویا اپنی موت آپ ڈہونڈی کیونکہ قاہر نے اوسکو قتل کیا جیسے ذکر ہوگا۔ جب یہ مشورہ ہوا تو قاہر باللہ محمد بن معتضد کو بلاکر اوسکے ہاتھ پر شوال کو سنہ بیعت کی قاہر نے مقتدر کی ماں کو بلاکر پوچھا کہ مال کہاں ہے اوسنے سب چیز کا جو اوس پاس زیور و پوشاک سے اقبال کیا تب اوسے خوب مارا۔ باوجودیکہ وہ بیماری

استقبار کہتے تھے پہرا اوسکے پانوں باندہ کر لٹکایا اوسنے قسم کہائی کہ میں سوائے اشیائے مذکورہ کے کچھہ نہیں رکھتے ابوعلی بن مقلہ کو اپنا وزیر بنا کر موقوف کیا اور پہر بحال کیا اور چند عاملوں پر قابض ہوا اسی برس میں قاضی ابوعمر و محمد بن یوسف کہ فاضل تہا اور ابوالحسن بن صالح فقیہہ شافعی کہ عابد تہا اور ابونعیم عبدالملک فقیہہ جرجانی مشہور استشر آبادی فوت ہوئے۔

پہر شروع ہوا ۳۲۲ھ سے

اس برس میں شغب مقتدر کی ماں فوت ہوئی اور اپنی قبر میں جو رصافہ میں بنائی تہی دفن ہوئی اس برس میں مونس اور قاہر میں نزاع ہوئی منشار اوسکا یہ تہا کہ مونس نے بلیق چوبدار کو دار وغہ محل بادشاہی کا کیا تہا اوسنے قاہر پر ایسی تنگی کی کہ کسی عورت کے پاس دریافت کیا کہ یہ کون ہے کوئی جانے نہ دیتا تہا قاہر نے پوشیدہ ایک گروہ کو بلیق حاجب اور مونس کے پکڑنے پر متفق کیا اور ظریف سکری جو بڑے سرداروں میں سے تہا وہ بہی اوس سے مل گیا۔

ذکر پکڑنے مونس خادم اور بلیق کا

اس برس میں پہلی شعبان کو قاہر باللہ نے بلیق چوبدار اور اوسکے بیٹے اور مونس کو گرفتار کر لیا کیونکہ یہ سب قاہر کے خلع اور احمد بن مکتفی کے بادشاہ کرنے پر متفق ہوئے تہے ابن مقلہ وزیر بہی اس میں شریک تہا قاہر نے ظریف سکری اور گروہ ساجیہ کو متفق کر کے ابن بلیق کے پکڑنے کا ارادہ کیا۔ ساجیہ کو رسنوں پر بٹہایا ابن بلیق اپنی گروہ کو لیکر خلیفہ پر بلوہ کا ارادہ کر کے وہاں آیا اور ظاہر یہ کیا کہ میں قرامطہ کے واسطے بیعت کرتا ہوں۔ ہر چند اوسکا قصد خلیفہ کا گرفتار کرنا تہا لیکن اوسکو قاہر کے سامان کی خبر نہ تہی جب وہ محل میں داخل ہوا تو گرفتار ہو گیا جب اوسکے باپ بلیق کو یہ خبر پہونچی ہر چند کہ وہ بیمار گہر میں پڑا تہا سوار ہو کر محل پر آیا وہاں بہی گرفتار ہوا بعد اسکے قاہر نے مونس کو بلایا لیکن وہ نہ آیا تب قاہر نے قسم کہائی کہ تجہے امن ہے میں چاہتا ہوں کہ بلیق اور اوسکے بیٹے کا متفق ہونا خلع پر دریافت کروں اگر جہوٹ ہو تو اوہ نہیں چہوڑ دوں جب اوسنے قسموں کا تار باندہا تو وہ آیا اوسے بہی گرفتار کیا اور ابوعلی بن مقلہ کو وزارت سے موقوف کر کے ابوجعفر بن قاسم عبیداللہ کو وزیر کیا پہر ابواحمد بن مکتفی کو بہت تلاش سے بلوا کر اوسپر دیوار بنوائی کہ وہ مر گیا۔

ذکر قتل مونس اور بلیق اور اوسکے بیٹے کا

جب قاہر نے تینوں اشخاص مذکورہ بالا کو گرفتار کیا تو مونس کے دوستوں نے کہ اکثر لشکر تھا غل اور شور مچایا اور چاہا کہ مونس کو چھڑاویں تب قاہر ابن بلیق کے پاس گیا اور اوسکو ذبح کرکے اوسکا سر طشت میں رکھا تینوں قیدیوں کو جدا جدا قید کیا تھا۔ پھر وہ طشت معہ سر کے اوسکے باپ بلیق پاس بھیجا وہ بمجرد دیکھنے کے سر پیٹتا رونا نکلا پھر اوسکو بھی قتل کرکے دونوں کا سر مونس پاس بھیجا۔ مونس نے جب دونو سر دیکھے کلمہ شہادت پڑھا اور اونکے قاتل کو لعنت کی پھر اوسکو بھی قتل کرکے تینوں سروں کو تشہیر کیا اور منادی یہ ندا دیتا تھا کہ جو امام سے خیانت کریگا اوسکی یہ جزا ہے پھر اون سروں کو یہاں اور سر تھے رکھوایا بموجب عادت کے پھر قاہر نے ابوجعفر وزیر کو موقوف کرکے خصیبی کو وزارت دی پھر طریف سبکری کو جو بڑا سردار تھا اور اوسکے ساتھ مونس کے گرفتار کرنے میں شریک تھا گرفتار کرلیا اگر یہ شریک نہ ہوتا تو اوسکو نہیں گرفتار نہ کرسکتا۔

ذکر ابتدائے سلطنت بنی بویہ کا

بویہ پہلا ایک شخص متوسط الحال دیلم میں تھا کینیت اوسکی ابوشجاع تھی جب سلطنت بنی بویہ نے ترقی پکڑی تو لوگ لگے بویہ بن فناخسرو بن تمام بن کوہی بن شیرزیل اصغر بن شیر کند بن شیرزیل اکبر بن شیراز شاہ بن شیر فنہ بن بستان شاہ بن شیر فیروز بن شیرزبک بن سنتا بن بہرام چوبین الملک بن یزدجرد ملک اور باقی نسب انکا اردشیر بن بابک تک جنبار بادشاہان فارس اکاسرہ میں گذرا بویہ کے تین بیٹے تھے عمادالدولہ ابوالحسن علی اور رکن الدولہ حسن اور معزالدولہ ابوالحسین احمد یہ سب ماکان بن کالی دیلمی پاس رہتے تھے جب اسفار بن شیرویہ اور مرداویج دیلم کی اون شہروں پر جنکا ذکر ہوچکا قابض تو ماکان بن کالی دیلمی طبرستان کا حاکم ہوا۔ ابویہ کے یہ تینوں بیٹے اوسکے لشکر کے سردار تھے جب مرداویج ملک ماکان میں کالی کا جو طبرستان میں تھا حاکم ہوا تو ماکان طبرستان سے گیا اور واسغان پر حاکم ہوا پھر وہاں سے شکست پاکر نشاپور میں بھاگ گیا تینوں بیٹے بویہ کے اوسکے ساتھ رہے کبھی جدا

نہ ہوئے جب اونہوں نے دیکھا کہ ماکان مرداویج کی لڑائی کی طاقت نہیں رکھتا اور عاجز ہے تب اونہوں نے کہا کہ ہماری ساتھ ایک گروہ ہے اور بہت ننگ ہے مناسب یہ ہے کہ ہم تجھ سے جدا ہوں تاکہ خرچ تیرا کم ہووے۔ جب پھر تو بادشاہ ہوگا ہم چلے آویں گے اونسے کہا پھر تب وہ تینوں اوس سے جدا ہوکر مرداویج پاس گئے یہ حال دیکھ کر ایک گروہ سرداروں ماکان کا بھی اونکا تابع ہوا مرداویج نے بہت سلوک اوس سے کیا عماد الدولہ علی بن بویہ کو کرج کی حکومت دی۔ عماد الدولہ نے کرج میں قوت پکڑی اور جمعیت اوسکی زیادہ ہوئی مرداویج نے اپنے چند سرداروں کو واسطے وصول زر کے کرج پر بھیجا جب وہ وہاں گئے عماد الدولہ اون سے بہت نیکی سے پیش آیا اور اونکو اپنے سے بڑا یا اون سبھوں نے اوسکی اطاعت قبول کی مرداویج یہ سنکر ابن بویہ پر بہت خفا ہوا ابن بویہ مذکور نے اصفہان کا قصد کرکے وہاں کے حاکم ابن یاقوت سے لڑائی کی اوسکو شکست ہوئی اور ابن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا۔ اس لڑائی میں ابن بویہ کے ساتھ نوسو مرد تھے اور ابن یاقوت کے پاس دس ہزار۔ جب ابن بویہ نے نوسو سے دس ہزار کو شکست دی تو اوسکا رعب سب پر چھا گیا اور ہیبت اوسکی سب پر غالب ہوئی مرداویج نے ابن بویہ کے پاس پیغام صلح بھیجا لیکن اوسنے عذر کیا اور اوسکے پاس نہ آیا ابن بویہ نے اصفہان میں دو شہروں میں اقامت کی اور تمام مال اوسکا جمع کرکے ارجان کو کوچ کر گیا۔ ارجان میں ابن یاقوت کہ نام اوسکا ابوبکر تھا بھاگ کر گیا تھا اوسکے آنے کی خبر سنکر بے لڑائی وہاں سے بھاگا ابن بویہ ارجان پر بھی ماہ ذی الحجہ سنہ ۳۲۰ ہجری میں حاکم ہوا پھر ابن بویہ تو بندجان پر ربیع الآخر سنہ ۳۲۱ میں حاکم ہوا۔ پھر عماد الدولہ نے اپنے بھائی رکن الدولہ کو کازرون وغیرہ فارس کی عملداری پر بھیجا اوس نے سب مال وہاں کا نکالا پھر اون سے وہ ہوا جو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کرینگے۔ اس برس میں ابوبکر محمد بن حسین بن درید لغوی شعبان میں فوت ہوا یہ سنہ ۲۲۳ میں پیدا ہوا تھا یہ شاگرد ابی حاتم سجستانی اور ابی الفضل ریاشی وغیرہ کا تھا یہ فاضل شاعر تھا۔ قصیدہ مقصورہ جو مشہور مقصورہ ابن درید ہے اسنے نظم کیا نحو اور لغت میں اسکی بہت کتابیں ہیں اونمیں سے کتاب جمہرہ ہے اور کتاب جنل بھی اوسی کی تصنیف ہے ابن درید شراب پینے اور رعود سننے پر میلان رکھتا تھا ازہری کہتا ہے

میں ابن درید پاس گیا تو پینے اوسے نشہ میں پایا پھر میں اوسکے پاس نہ گیا۔ ابن شاہین کہتا ہے کہ ہم جب ابن درید پاس جاتے تو شرماتے تھے بندہا ہوا عود دیکھ کر اور شراب دیکھکر عمر اوسکی نوے برس سے زیادہ تھی۔ اس برس میں ابوہاشم بن علی جبائی متکلم معتزلی نے انتقال کیا پیدائش اوسکی ۲۷۷ھ ہجری میں تھی اپنے باپ سے اسنے علم حاصل کیا اور ایسی محنت کی کہ باپ سے بہتر ہوا اور ہاشم کہتا ہے کہ میرا باپ مجھ سے اٹھارہ برس بڑا تھا۔ ابن ہاشم اور ابن درید ایک ہی روز راہی ملک بقا کے ہوئے لوگ اوس روز کہتے تھے کہ آج علم کلام اور علم لغت مدفون ہوا۔ یہ دونوں بغداد میں مقبرہ خیزران میں دفن ہوئے اس برس محمد بن یوسف بن مطر فربری مرگیا اسکی پیدائش ۲۳۱ھ ہجری میں ہوئی یہ وہ شخص ہے جس سے صحیح بخاری سیکھی گئی اور دس دس بار بخاری سے اُسنے سنا تھا فربر فا اور دو اون بے نقطہ اور با موحدہ سے بخارا کی قریوں میں سے ایک قریہ ہے۔ ابن اثیر نے اپنی تاریخ کامل میں بھی لکھا ہے لیکن قاضی شمس الدین ابن خلکان نے لکھا ہے کہ فربر کناری جیحون پر واقعہ ہے اس برس میں ابوجعفر بن محمد بن سلامہ ازدی طحاوی فقیہہ حنفی مصر میں فوت ہوا۔ ریاست اصحاب ابوحنیفہ کی اسپر مقرر ہوئی اور غلبہ پایا بہت کتابیں فایدہ مند اسنے تصنیف کیں از انجملہ احکام القرآن اور اختلاف العلماء اور معانی الآثار ہیں اور اوسکی ایک تاریخ بڑی ہے۔ پیدائش اسکی ۲۳۳ھ میں تھی۔

پھر شروع ہوا ۳۲۲ھ ہجری اس برس میں عماد الدولہ شیراز پر حاکم ہوا۔

ذکر خلع قاہر باللہ کا

برس برس کے جمادی الاولیٰ میں قاہر بہ سبب ظاہر کرنے عذر کے طریق سبکری سے اور خلاف کرنے اوس قسم کے جو باب امان میں اوسکے قاتلوں کی کہائی تھی خلع کیا گیا۔ ابن مقلہ قاہر سے پوشیدہ سرداروں سے سازش رکھتا اور اونکو اوسکی خلع پر اغوا کرتا کبھی عجمی کی صورت بنتا اور کبھی مکی کا بہیس بدلتا اسنے منجموں کو سو دینار دیئے کہ سرداروں کو قاہر سے ڈراویں اور سیما سردار کی خواب کی تعبیر دینے والا [illegible] ہی کہہ دیا تاکہ جب سیما اون کے

اونکے سامنے کوئی خواب بیان کرے تو ایسی تعبیر دیں گے وہ قاہر سے خالیف ہوا اون لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ سردار ساجیہ کا تہا قاہر سے ڈر کر قاہر کے گرفتار کرنے پر مستعد ہوا اور سب جمع ہو کر قاہر پر آئے قاہر نے اوس رات شراب خواری بہت کی تہی اوسوقت نشہ میں پڑا تہا جب اونہوں نے گھر کو گھیر لیا تو یہ ہر چند مست تھا لیکن بیدار ہوا اور بہ سبب بند ہونے دروازوں کے بہاگ کر حمام میں جا کر چھپا لوگ اوسے ڈہونڈہ کر گرفتار کر کے جہاں طریف سبکری تہا وہاں لائے اور طریف سبکری کو وہاں سے نکال کر قاہر کو اوسکی جائے قید کیا اور دونوں آنکھیں قاہر کی نکالیں اسکی بادشاہت کل ایک برس چھ مہینے آٹھ دن تہی۔

ذکر بادشاہت راضی باللہ کا

یہ بائیسواں بادشاہ عباسیوں کا تہا جب قاہر قید ہوا تو ابو العباس احمد بن مقتدر اور ماغوں اوسکی دونوں قید تھے لوگوں نے اوسے نکال کر تخت پر بٹہایا اور بادشاہت اوسکو سپرد کی اوسکا نام راضی باللہ کہا گیا اوسکی خلافت پر بدہ کے دن چہٹی جمادی الاولی ۳۲۲ھ بجری میں ہوئی سپہ سالار نے ابن مقلہ کے وزیر کو نیکو عرض کیا تب راضی باللہ نے اوسے وزیر کیا اور قاہر کے خلع پر چاہا کہ گواہ کریں لیکن وہ باز رہا گو کہ قید میں تہا اور اندہا تہا۔

ذکر سید مہدی حاکم افریقیہ کی مرنے اور اوسکے بیٹے قائم کے بادشاہ ہونے کا

اس برس کے ربیع الاول میں مہدی عبید اللہ سید بنی فاطمہ مہدیہ میں فوت ہوا اوسکے بیٹے قائم ابو القسم محمد نے اوسکا مرنا برس روز تک واسطے تدبیر کار کے چھپایا عمر اوسکی ترسٹھ برس کی ہوئی بادشاہت اوسکی چوبیس برس ایک مہینے بیس روز رہی۔ جب اوسکے بیٹے قائم نے اوسکا مرنا ظاہر کیا تو سب نے اوسکی بیعت کی اور حکومت اوسپر متین ہوئی۔

ذکر ابن شلمغانی کے قتل کا اور بعضے عجائب اوسکے مذہب خبیث کا

اس برس میں محمد بن علی شلمغانی مقتول ہوا شلمغان ایک قریہ نواحی واسط میں ہے جسکی طرف یہ منسوب ہے اوسنے ایک مذہب نکالا تہا جسکا مدار خدا کے حلول کرنے پر تہا اور تناسخ

پر اور تشیع پر کہتے ہیں کہ حسین بن قاسم بن عبید اللہ جو وزیر مقتدر کا تھا وہ بھی مذہب میں اوسکا تابع ہوا اور ابوجعفر اور ابوعلی یہ دونوں بیٹے بسطام بن ابی عون کے اور احمد بن محمد بن عیدوس بھی اوسکے پیروؤں میں سے تھے پہلے محمد شلمغانی اور اوسکے یار اپنے مذہب کو چھپاتے تھے لیکن ماہ شوال ۳۲۲ ہجری میں ظاہر کیا تب ابن مقلہ وزیر نے اونکو گرفتار کیا شلمغانی نے اپنے مذہب سے انکار کیا اوسکے معتقد اوسے خدا جانتے تھے جب اوسے قید کرکے معاین عون اور ابن عیدوس کے راضی پاس لائے تو اوسنے دونوں سے کہا کہ شلمغانی کی گردن مارو دونوں نے انکار کیا جب اوسنے زبردستی کہا تو ابن عیدوس نے اپنا ہاتھہ اوسکی گردن پر مارا اور ابن ابی عون نے بھی ہاتھ بڑھایا اوسکے مارنے کو لیکن اوسکا ہاتھہ کانپا اوسوقت اوسنے شلمغانی کی ڈاڑھی اور سر چھو کر کہا اللہ میرے اور سردار میرے اور رازق میرے لوگوں نے یہ سنکر شلمغانی سے کہا کہ تو تو کہتا تھا کہ میں دعوی خدائی کا نہیں کرتا اوسنے کہا کہ میں نے کبھی دعوی خدائی کا نہیں کیا اور ابن ابی عون کے کہنے سے میں نے کیا اسوقت اون دونوں کو وہاں سے پھیر دیا اور شلمغانی کو کئی مرتبہ فقہا کے روبرو بلوایا آخر کو فقہا متفق ہوئے اوسکے خون کے حلال ہونے پر تب ابن شلمغانی اور ابن ابی عون کو اس برس کے ذیقعدہ میں سولی دیکر آگ میں جلایا اوسکا مذہب یہ تھا کہ خدا ہر شئے میں گھسا ہے جسقدر کہ وہ شئے اوٹھا سکے اور اللہ تعالی نے ضد کو واسطے دلیل ہونیکے مضدود پیدا کیا ہے پس آدم اور شیطان کہ دونوں آپس میں ضد ہیں اونمیں خدا گھسا ہے اور مذہب اوسکا یہ تھا کہ دلیل حق کی حق سے بہتر ہے اور یہ کہ ضد شئے کی مشابہ شئے قریب زیادہ ہوتی ہے اور یہ خدا نے بدن انسانی میں داخل ہوکر قدرت اور عجز ظاہر کیا جس سے دریافت ہوا کہ یہ خدا ہے اور یہ کہ خدا ہی نوح اور اونکے شیطان میں جمع ہوئے تھے بعد اوسکے جدا ہوئے پھر صالح اور اونکے شیطان میں جیسے ناقہ کے پاؤں کاٹنے جمع ہوئے پھر جدا ہوئے پھر جمع ہوئے ابراہیم اور اونکے شیطان نمرود میں بعد اونکے پھر جدا ہوئے اسیطرح ہارون اور فرعون میں پھر سلیمان اور اونکے شیطان پھر عیسی اور اونکے شیطان میں پھر جدا ہوئے حواریوں میں پھر جمع ہوئے علی بن ابی طالب اور اونکے شیطانوں میں اور اونکا مذہب یہ تھا کہ جسکی طرف لوگ محتاج ہوں وہ خدا ہے اور اونکا مذہب ہے کہ موسی اور محمد صلعم کو خائن کہتے ہیں اسواسطے کہ ہارون اور علی نے موسی اور محمد کو بھیجا تھا اونہوں نے خیانت

کی اور یہ کہ علی نے کتنے برس اہل کیف کی حکومت ساڑھے تین سو تھی موسیٰ کو چھوڑ دی تھی جب وہ مدت گذری تو بادشاہت پھر آئی اور تمار زرونہ کا ترک کرنا عبادت تھا اور سب عورتوں کو حلال سمجھتے تھے اور مباح جانتے تھے جماع کرنا عورتوں سے جو اوسکے صاحب رحم ہیں اور یہ کہ فاضل کو لازم ہے مفضول سے نکاح کرے تو تو اوسمیں آوے اور یہ کہ جو اس سے باز رہیگا بشرطیکہ قبائل تناسخ کا ہووہ دور ثانی میں عورت بنے گا۔ شاہد مقالہ نصریہ میں۔

ذکر باقی حوادث کا

اس برس میں اسحاق بن اسماعیل نوبختی کو قاہر نے خلع سے پہلے قتل کیا۔ نوبختی مذکور نے مشورہ اوسکے خلیفہ کرنیکا دیا تھا اس برس میں دمشق نے بلاد اسلام میں جاکر بلبطیہ کو ایک مدت محاصرہ کرکے لڑائی فتح کیا وہاں کے رہنے والوں کو نکال کر رومکی جائی اس میں اونہیں بھیجا یہ واقعہ جمادی الآخر کی چاند رات کو ہوا۔ روم نے مسلمانوں سے اقبال بدکرنے شروع کئے اکثر شہر اونکے قبضہ میں آئے تھے اس برس میں ابونعیم فقیہہ جرجانی استرآبادی اور ابوعلی محمد زیاری صوفی فوت ہوئے اس برس میں حسین بن عبداللہ نساج صوفی رہنے والا سامرکا جو ابدال سے تھا اور محمد بن علی بن جعفر کتانی مشہور جو جنید کے یاروں میں سے تھا راہی ملک بقا ہوئے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۲۳ ہجری

ذکر قتل ہونے مرداویج بن زیار کا

اس برس میں مرداویج دیلمی حاکم بلاد جبل وغیرہ کا مقتول ہوا سبب اسکا یہ تھا کہ اس برس میں اوسکا دن پیدائش کا جب آیا تو حکم کیا کہ لکڑیاں اس کثرت سے جمع کرو کہ پہاڑ اور ٹیلے چھپ جاویں اور نکل کر دو ہزار پرند جانور جنکل اصفہان سے جمع کرکے اونکے پانوں پر رال لگائی تاکہ یہ سب روشن ہوں تو رات کی رات اور ایک سترخوان بڑا جسپر ہزاری گھوڑے اور دو ہزار سر بیل کے اور بکریاں اور حلوے بہت ہوں بنوایا جب یہ بنا اور تیار ہوا اوسے دیکھکر اور حقیر سمجھکر اپنے ارکان دولت پر خفا ہوا یہ شخص اون ترکوں پر جو اوسکی خدمت میں رہتے تھے بہت غضب رکھتا تھا جبکہ وہ دسترخوان اور روشنی آگ کی ہوچکی اور صبح اصفہان

ہیں جانیکا ارادہ کیا لشکر خدمت کیواسطے جمع ہوا از بسکہ گھوڑے خیمہ کے پاس کثرت سے تھے اونکی آوازیں بہت بلند ہوئیں ایسی کہ وہ سُنکر خفا ہوا پوچھا کہ یہ گھوڑے کس کے ہیں جوابے پاس ہیں لوگوں نے عرض کی کہ ترکوں کے۔ اوسنے حکم دیا کہ ان گھوڑوں کی زین ترکوں کی پشت پر باندھو اور اسے طرح شہر میں داخل ہوں بموجب حکم ایسا ہی کیا۔ مرداویج ایسا بدصورت تھا کہ دیلم اور ترک اوسکو بُرا جانتے تھے اس حرکت سے غصہ ترکوں کا زیادہ ہوا جب مرداویج نے اصفہان کی طرف کوچ کیا تو بہت غصہ میں تھا حکم دیا اپنے نگہبانوں کے افسر کو آج میرے ساتھ مت آؤ اور کسی اور کو بھی اپنے ساتھ آنیکا حکم نہ دیا۔ اور حمام میں داخل ہوا ترکوں نے فرصت غنیمت جانکر اوسپر ہجوم کرکر حمام میں قتل کیا۔ مرداویج نے زمان بادشاہت میں جبر اور فساد بہت کئے اپنے یاروں کے واسطے کرسیاں چاندی کی اور اپنا ایک تاج مرصع مثل تاج کسریٰ کے بنوایا جب یہ مارا گیا تو بعد اسکے اوسکا بھائی وشمگیر بن زیار حاکم ہوا۔

ذکر حنابلہ کے فتنوں کا

اس برس میں حنابلہ نے لوگوں پر شدت کی کہ سرداران اور رعایا پر خاک ڈالتے اور جب شراب پاتے گرا دیتے اور گانے والوں کو مارتے اور اونکے سازوں کو توڑتے اور خرید فروخت چلنے پھرنے میں اعتراض کرتے۔ صاحب شرطہ نے یہ حال دیکھکر اونکو منع کیا اور حکم کیا کہ تم میں سے کوئی امام نماز نہ پڑھائے جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہ کہے لیکن اونکو کچھ مفید نہ ہوا۔ پھر راضی نے فرمان متضمن منع اور زجر کا اعتقاد تشبیہ سے لکھا از انجملہ یہ تھا کہ تم لوگ کبھی گمان کرتے ہو کہ صورتیں تمہارے موہنہ کی جو بُری ہیں اوپر صورت رب العالمین کے ہیں اور ہیئت تمہاری اوسکی ہیئت پر ہے اور کہتے ہو تم اوسکے بال گھونگریالی ہیں اور آسمان پر چڑھنے اور دُنیا میں اوترنے کے تم قابل ہو اور عدد کی جس سے تمہارے میں قباحت آتی ہے میں قسم کھاتا ہوں بڑی قسم کہ اگر تم نہ سمجھے ہو گے تو میں تلوار تمہاری گردنوں پر اور آگ تمہارے گھروں اور محلوں میں لگاؤنگا

ذکر بادشاہت اخشید مصر کا

اس برس میں اخشید یعنی محمد بن طغج بن جف مصر پر راضی کی طرف سے حاکم ہوا۔ اخشید مذکور اس سے پہلے رملہ کا حاکم تھا۔ سنہ ۳۱۶ ہجری میں مقتدر کی طرف سے حاکم ہوا وہاں سنہ ۳۲۸ ہجری

بیس برس تک حاکم رہا جب نامہ مقتدر کا متضمن حاکم کرنے دمشق کا اوس پاس پہونچا تو وہاں گیا اور وہاں کا حاکم ہوا اوسوقت مصر کا متولی احمد بن کیغلغ تھا۔ جب راضی بادشاہ ہوا تو اوسنے احمد بن کیغلغ کو معزول کیا اور اخشید کو مصر کا حاکم کرکے اکثر بلاد شامیہ بھی اوسکے ساتھ ضم کئے اخشید شام سے مصر میں جاکر یہ بدہ کے روز تیسویں رمضان سنہ ۳۲۳ ہجری کو حاکم مستقر ہوا

ذکر قتل ابی العلا بن حمدان کا

ناصر الدولہ حسن بن عبد اللہ بن حمدان موصل اور دیار ربیعہ کا امیر ناصر الدولہ حسن بن عبد اللہ بن حمدان تھا اس میں سے پہلے موصل پر ناصر الدولہ مذکور ہوا نام اوسکا عبد اللہ اور کنیت ابو الہیجا تھی۔ مکتفی نے اوسکو وہاں حاکم کیا تھا ابو الہیجا مذکور بغداد میں مارا گیا قاہر کی لڑائی میں جبکہ گرفتار کیا گیا تو اوسکا بیٹا ناصر الدولہ مذکور موصل میں نایب اوسکا تھا اسی طرح اس برس تک رہا بعد اسکے چچا ابو العلا بن حمدان نے ارادہ اس امر کا کیا کہ میں اپنے بھتیجے کے قبضہ سے خلیفہ کی کچہری میں جو مال ہے بھیجوں گا یا فرار کرکے ابو العلا موصل میں گیا وہاں اوسکے بھتیجے ناصر الدولہ نے اوسکو قتل کیا۔ جب یہ خبر خلیفہ کو پہونچی لشکر معہ وزیر ابن مقلہ واسطے لڑائی ناصر الدولہ کے بھیجا جب یہ موصل میں پہنچا ناصر الدولہ بھاگا ہر چند ڈھونڈا لیکن اوسے نہ پایا ابن مقلہ موصل میں ایک مدت رہا جب پھر بغداد میں آیا تو ناصر الدولہ نے موصل میں پھر آنکر خلیفہ کو ایک خط متضمن اپنی صفائی اور ضامن ہونے اوس مال کا جو بھیجتا تھا لکھا خلیفہ نے اس شرط پر قبول کیا۔

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

اس برس میں سید قایم حاکم مغرب لشکر کا افریقہ سے بحر کو لے گیا اور شہر جنوہ کو فتح کیا اہل سردانیہ سے لڑائی ہوکر سلامت پھر آئے اس برس میں عماد الدولہ بن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا وہ اور دشمگیر دونوں آپس میں بلاد اصفہان اور ہمدان اور قم اور قاشان اور کرج اور ری اور کنکور اور قزوین وغیرہ پر لڑتے تھے اس برس میں لشکر نے شورش کرکے دار الوزارت میں نقب لگائی وزیر اور اوسکا بیٹا غربی جانب بھاگا پھر بعد راضی ہونے کے اونکو وہاں رکھا اس برس میں ابراہیم بن محمد بن عرفہ مشہور ابن نقطویہ نحوی واسطی نے انتقال کیا اسکی

تصنیفات بہت ہیں یہ اولاد مہلب بن ابی صفرہ تہا پیدائیش اسکی ۲۴۴ھ ہجری میں ہوئی
پھر شروع ہوا ۳۲۴ھ ہجری - اس برس میں جمعرہ اور مظفر بن یاقوت
نے وزیر بن مقلہ کو قید کیا جسوقت وہ موافق عادت کے دارالخلافہ میں آیا اور خلیفہ کو اوس سے
آگاہ کیا اوسنے بہی بہت بنک جانا پہر علی بن عیسیٰ کی وزارت پر اتفاق کیا لیکن اوسنے نہ قبول
کی تب اوسکے بہائی عبدالرحمن بن عیسیٰ کو وزیر کرکے اوسے گرفتار کر لیا اور ابوجعفر محمد بن
قاسم کرخی کو حاکم کیا - اس برس میں موقوف کیا ابن رائق نے خراج دینا واسط اور بصرہ کا -
اور یرمدی نے خراج اہواز اور وہاں کے عاملوں کا موقوف کیا اس امر سے بغداد میں مال
کی تنگی ہوئی اور جعفر اوسکے بندوبست سے عاجز ہوکر معزول ہوا اسکی وزارت تین مہینے پندرہ
دن رہی پہر سلیمان بن حسین کو وزیر کیا ہمیشہ اوسکی موقوفی کے ارادہ میں تہے خلیفہ نے محمد بن
رائق کو واسط میں لکہا کہ آنکر امورات پر قایم ہو اور سرداری لشکر کی اوسکو دی اور حکم کیا کہ منبر
پر خطبہ اوسکا پڑہا جاوے ابن رائق بغداد میں اس برس کے آخر ذالحجہ میں آیا ابن رائق نے
ساجیہ کو گرفتار کیا تہا بغداد میں آنے سے پہلے جمعرہ یہ دیکہکر خوفناک ہوئی اور اوسکے بغداد میں
داخل ہوتے ہی وزارت موقوف ہوگئی تمام امور کو رائق ملاحظہ کرتا عاملوں نے تغلب کرنا شروع
کیا سوائے بغداد کے خلیفہ پاس کچہہ نہ رہا اسمیں بہی حکم ابن رائق کا تہا خلیفہ حکم نہ کرسکتا اور باقی
اطراف کا یہ حال ہوا کہ بصرہ تو ابن رائق کے قبضہ میں اور خرستان یرمدی پاس فارس عماد الدولہ
بن بویہ کے ہاتہہ میں کرمان ابی علی محمد بن الیاس پاس ری اصفہان جبل رکن الدولہ بن بویہ
کہ بید قدرت میں تہے اور یدا اور شمگیر بن زیاد مرداویج کا بہائی دونوں اوسپر لڑتے تہے دیار
بکر اور مصر اور ربیعہ بہی حمدان کے حکم زیر ہوا مصر اور شام اخشید محمد بن طغج کے تحت حکومت
مغرب اور افریقہ سید قاسم بن مہدی کے تصرف میں اندلس عبدالرحمن بن محمد ملقب بہ ناصر
پاس خراسان ماوراالنہر زیر حکم نصر بن احمد سامانی کی طبرستان جرجان دیلم پاس بحرین یمامہ ابی
طاہر قرمطی کی حکومت میں آئے اس برس میں محمد بن رائق نے فضل بن جعفر بن فرات کو جو
خراج مصر اور شام پر تہا بلایا یہ بغداد میں آتے ہی ابن رائق اور خلیفہ کی طرف سے وزیر ہوا -
اس برس میں خلیفہ نے محمد بن طغج کو سند مصر اور وہاں کے عاملوں کی شام تک دیکر بن کیلغ کو

مصر سے معزول کیا اس برس میں محمد بن یزید جو اولاد یحییٰ بن خالد بن برمک سے تھا اور بڑا عالم علوم و فنون تھا فوت ہوا۔ اسی برس میں عبداللہ بن احمد بن محمد بن مقلس فقیہہ ظاہری صاحب تصانیف مشہورہ کا راہی ملک بقا کا ہوا اور عبداللہ بن محمد فقیہہ شافعی نیشاپوری بھی فوت ہوا پیدائش اوسکی سنہ ۲۴۰ ہجری میں واقع ہوئی یہ حلیس ربیع اور مزنی اور بویطی کا تھا جو اصحاب شافعی کے تھے اور یہ امام تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۲۵ ہجری۔ اس برس میں محمد بن رائق نے علی راضی کو حکم کیا کہ میرے ساتھ واسطے لڑائی ابن یرمدی کے چل وہ قبول کرکے وہاں گیا ابن رائق نے لشکر حجریہ میں سے بعضوں کو گرفتار کرلیا ابن یرمدی نے خائف ہوکر جو کچھ یہ کہتے تھے قبول کرکے صلح کی پھر ابوعبداللہ یرمدی عہد شکنی کرکے اپنے عہد و پیمان سے پھر گیا تب ابن رائق نے لشکر موصل اوسپر بھیجا دونوں میں لڑائی ہوئی۔ ابن یرمدی عماد الدولہ بن بویہ کے پاس شکست کھاکر گیا اوسکو طلع عراق کی دیکر ہمیشہ کیلئے خلیفہ کا اوسنے بہت آسان ظاہر کیا۔ اس برس میں عامل صقلیہ سالم بن راشد نے جو سید قائم کی طرف سے عامل تھا نافرمانی کی اور بدخصلت ہوکر ظلم کرنے لگا اسلئے رعیت جرجنت کی جو کہ ایک بلدہ جزیرہ صقلیہ کا ہے اوس سے پھر گئی اور اپنے حال کی اطلاع قائم کو لکھ بھیجی اوسنے لشکر آراستہ کرکے وہاں روانہ کیا اوس لشکر نے جرجنت کا محاصرہ کیا اوسوقت باشندگان جرجنت نے بادشاہ قسطنطنیہ سے مدد چاہی اوسنے اونکی کمک دی یہ حصار سنہ ۹۳ تک رہا کیونکہ اس سال میں بعض وہاں کے رہنے والے جہاں سینگ سمائے چلے گئے اور باقی جو رہے امان کے خواہاں ہوئے اونہوں نے بڑے بڑے امیروں کو اونمیں سے گرفتار کرکے ایک کشتی میں سوار کرکے افریقیہ کی طرف واسطے ملاحظہ سلطان قائم کے روانہ کئے جب وہ کشتی سمندر میں پہنچ گئی اوسوقت سپہ سالار لشکر سلطان قائم نے حکم دیا کہ انکو غرق کردو چنانچہ اک سوراخ کشتی میں کردیا گیا فوراً وہ کشتی ڈوب گئی۔ اور اسی سال میں عبداللہ بن محمد الخازرنجی جسکی تصنیفات علم قرات اور قرآن میں مشہور ہیں فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۲۶ ہجری۔ اس سال میں معزالدولہ بہ سبب حکم

اپنے بھائی عماد الدولہ بن بویہ کی طرف اور اون شہروں کے جاکر مستولی ہوا سبب اسکا صرف اناسمی یہ ہوئی کا طرف عماد الدولہ کے تہا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔

بیان ہاتھ کاٹے جانے ابو علی بن مقلہ کا

پوشیدہ نہ رہے کہ ابو علی مقلہ کے ہاتھ کاٹے جانے کا یہ سبب تہا کہ اوسنے علی ابن رایق کے پکڑوانے میں اور اوسکی جائے مسے بجکم کے قائم کرنے میں سعی کی تہی۔ ابن رایق کو اس امر کی خبر ہوگئی اسلئے راضی نے واسطے اپنے رایق کے اوسکو قید کرلیا جب تک وہ قید میں رہا درمیان راضی اور ابن رایق خط و کتابت درباب ابن مقلہ کے رہی آخرش یہ ہوا اونہوں نے ابن مقلہ کو درمیان ماہ شوال کے قیدخانہ سے نکالکر اوسکے ہاتھ کاٹے اور پھر علاج بہی اوسکا کیا گیا چنانچہ وہ اچہا ہوگیا اور پھر عہدہ وزارت پر بحال ہوا چونکہ اوسکے ہاتھ کٹ گئے تہے اسلئے اپنے کٹے ہوئے ٹنڈ پر قلم بندہوا لیتا اور احکام لکہا کرتا۔ لیکن بعد ایک عرصہ کے ابن رایق کو خبر ہوئی کہ وہ بھکو اور راضی کو بد دعائیں دیا کرتا ہے حکم دیا کہ اوسکی زبان بہی کٹوائی جائے چنانچہ زبان بہی کاٹی گئی اور اول قید سے اور زیادہ یہ شدت اور سختی قید ہوا اور کوئی آدمی اوسکی خدمت کو بہی مقرر نہ ہوا اسطرح سے بہت تکلیف اوٹہاکر قیدخانہ ہی میں درمیان ماہ شوال ۳۲۸ھ ہجری میں مرگیا بعد مرجانے کے اوسکا لاشہ بادشاہ کے گہر میں دفن کیا گیا بعد ازاں اوسکے رشتہ داروں نے اوسکا لاشہ مانگا وہاں سے اوکہدکر اونکے حوالہ کیا گیا۔ اونہوں نے اپنے گہر میں دفن کیا پہر اوسکی بیوی نے وہاں سے بہی اوکہدوا کر اپنے گہر میں لیجاکر دفن کیا۔ یہ بات عجائبات سے ہی کہ یہ شخص تین دفعہ عہدہ وزارت پر ممتاز ہوا۔ اور تین ہی بادشاہوں کی وزارت بدیں تفصیل کی کہ اول سلطان مقتدر کا وزیر ہوا۔ پہر سلطان قاہر کا۔ پہر سلطان راضی کا۔ اور تین ہی اوسنے سفر کئے دو دفعہ طرف شیراز کے ایک دفعہ طرف موصل کے اور بعد مرجانے کے تین ہی دفعہ تین جائے گاڑا گیا۔

بیان مستولی ہونے بجکم کا شہر بغداد پر

اس سال میں بجکم نے شہر واسطے طرف بغداد غرہ ذیقعدہ کو چ کیا۔ ابن رایق نے بہی اوسکے مقابلہ کو لشکر آراستہ کیا تہا لیکن بجکم نے اوسکو بہگا دیا بجکم بغداد کے قریب جا پہونچا اوسوقت

ابن رایق عکبشر ابیں بہاگ جا چھپا۔ اور بجکم تیر ہویں تاریخ ذیقعدہ کو بغداد میں داخل ہوا سلطان راضی نے اوسکو خلعت دیکر امیر الامرا مقرر کیا۔ ابن رایق نے ایک برس دس مہینے چھہ دن امارت کی۔ یہ بجکم وزیر باکان بن کالی ویلمی کا غلام تہا مگر باکان نے اوسکو وزیر سے لیا تہا پہر وہ باکان سے سمہ بعضے رفیق کے جدا ہوکر مرداویج سے ملا پہر مرداویج کے قاتلوں میں ہوا بعدہٗ عراق میں جاکر ابن رایق کی خدمت میں جاکر منسوب بخدمت ہوا یہانتک کہ اوسکے نشان پر رائیقی لکہا گیا ابن رایق نے اہواز پہا اوسکو بہیجا وہاں جاکر ابن یرمدی کو موقوف کرکے آپ حاکم ہوا۔ جب ابن بویہ اہواز پر حاکم ہوا بجکم واسط میں گیا پہر بغداد میں جاکر ابن رایق کو معزول کرکے آپ حاکم وہاں کا اور محل بادشاہی کا ہوا۔ اسی برس میں قرامطہ کی آپسمیں فتنہ اور فساد ہوکر حال ابتر ہوا اور ہجر میں رہنے لگے۔

پہر شروع ہوا ۳۲۷ھ ہجری اس برس میں بجکم اور راضی موصل میں گئے ناصر الدولہ بن حمدان وہاں سے بہاگا آخر کار مال وہاں سے لیکر ناصر الدولہ سے صلح کی پہر خلیفہ اور بجکم بغداد میں آئے ابن رایق نے کچہہ لشکر بغداد سے جمع کرکے خلیفہ کے پہنچنے سے پہلے ظہور پایا تہا خلیفہ اور بجکم اس امر سے خایف ہوئے اور حال مقتضی اسکا ہوا کہ حمدان اور رہا اور قنسرین و عواصم پر حاکم ہوا ابن رایق وہاں جاکر حاکم ہوا اس برس میں امیہ بن اسحاق نے عبدالرحمن اموی سے شنترین میں نافرمانی کی اور جلالقہ سے لڑائی ہوئی مسلمانوں نے شکست پائی لیکن دوسری لڑائی میں جلالقہ بہاگے اور بہت کشت وخون ہوکر امیہ مذکور نے عبدالرحمن اموی کی امان چاہی اوس نے امان دی اس برس میں عبدالرحمن بن ابی حاتم رازی صاحب جرح وتعدیل اور عثمان بن خطاب باب دنیا کا مشہور شیخ مرے۔ اس شخص کے باب میں مشہور ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب سے ملا اسکا صحیفہ بہی روایت کیا گیا ہے ہرچند صحت نہیں اکثر محدثوں نے روایت کی ہے کہ ہمنے وہ صحیفہ دیکہا ہے مگر روایت ضعیف ہے۔ اس برس میں محمد بن جعفر شہریار فامیں فوت ہوا۔ یہ بہت ہی مشہور کتب کا مصنف ہے مثل اعتلال قلوب وغیرہ کی اس برس میں علنی معتزل جسکا نام عبداللہ بن احمد بن محمود اور کنیت ابوالقاسم تہی مرگیا۔ یہ صاحب مقالہ ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۲۸ھ ہجری
ذکر ابن رایق کے غلبہ پانے کا شام پر

اِس برس میں ابن رایق نے شام پر غلبہ پاکر دمشق اور حمص پر حکومت پائی اور بدر نائب اخشید کو معزول کیا پھر عریش تک پہنچکر ارادہ مصر کے شہروں کا کیا اخشید نے یہ حال دیکھکر خروج کیا آپس میں بڑی لڑائی ہوئی تو اخشید کا لشکر بہاگا اور بہائی بھی مارا گیا تب ابن رایق نے اخشید کے بہائی کی تعزیت میں خط لکھکر معہ اپنے بیٹے مراحم کے اوس پاس بھیجا اور لکھا کہ تیرا بہائی میرے حکم سے قتل نہیں ہوا اگر تو چاہے تو میرے بیٹے کو اوسکے بدلے قتل کر اخشید نے اوسکے بیٹے مراحم کو خلعت دیکر اوسکے باپ پاس بھیجا اخشید مصر میں اور ابن رایق شام میں رہنے لگے اِسی برس میں سبکری ثغر میں مارا گیا۔ اِسی برس میں محمد کلینی جو پیشوا امامیہ کا تہا اور محمد ابن احمد جو ابن شنبود مقری مشہور ہے اور ابو محمد مرتعش مشایخ صوفیہ کا تہا اِن سب نے وفات پائی اور ابو بکر محمد بن قاسم جو انباری مشہور ہے اور کتاب الوقف والابتدا کا مصنف تہا اور نحو اور علم ادب میں امام مشہور ہے اِسی برس میں فوت ہوا یہ ثقہ تہا پیدائش اِسکی ۲۷۱ھ ہجری میں ہوئی تہی اِسی برس میں ابو عمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب قرطبی فوت ہوا یہ مولی تہا ہشام بن عبد الرحمن کا جو اندلس میں تہا ابو عمر احمد عالم جلیل القدر تہا اور کتاب عقد جو نہایت نفیس ہے اِسنے تصنیف کی پیدائش اِسکی ۲۴۶ھ ہجری میں ہوئی تہی۔

پھر شروع ہوا ۳۲۹ھ ہجری
ذکر بیعت راضی باللہ احمد بن مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر بن معتضد باللہ ابو العباس احمد بن موفق طلحہ کا

چھبیس برس اور دس دن اِسنے بادشاہت کی بتیس برس کی عمر اِسکی تہی استسقا کی بیماری سے یہ فوت ہوا یہ شخص شاعر اور ادیب تہا ادیبوں اور فاضلوں کو دوست رکہتا تہا اور سخی بہی تہا سنان بن ثابت ثابتی طبیب راضی کے جلیسوں اور ہمنشینوں میں سے تہا اور راضی

گندم گوں گال بچہ کا تہا اسکی ماطلوم نام ام ولد تہی یہ آخر اون خلیفوں کا تہا جنکے شعر مشہور ہیں اور جنہوں نے منبروں پر بہت خطبہ پڑہا اگرچہ اسکے بعد والوں نے بہی خطبہ پڑہا ہے مگر بہ سبب کمی کے اونکا اعتبار نہیں اور آخر اون خلیفوں کا تہا جو ہمنشینوں میں بیٹہتے تہے اور اونکے خرچ اخراجات خزانہ باورچی خانہ وغیرہ باترتیب اور بندوبست کے تہے جیسے پہلے خلیفوں کے تہے۔

ذکر خلافت متقی اللہ کا

یہ اکیسواں خلیفہ عباسیوں کا تہا جب راضی فوت ہوا تو بادشاہت ابوعبداللہ کوفی کے آنے پر واسطے سے موقوف رہی بحکم بہی واسطہ ہی بیس تہا دارالخلافہ لوگوں نے گہیر لیا اتنے میں خط بحکم کا معہ آنے عبداللہ کوفی کے جو کاتب بحکم تہا پہنچا اوس میں لکہا تہا کہ چاہیئے یہہ ہے کہ ابوالقاسم سلیمان وزیر راضی پاس سب وزیر اور اہلکاران کچہری اور سادات اور قاضی اور عباسی اور تمام شہر جمع ہوکر مشورہ کریں اور کوفی بہی اوسمیں شریک ہو کہ کس شخص کو خلیفہ کریں بعد اجتماع کے سب نے براہیم بن مقتدر باللہ ابوالفضل جعفر پر متفق ہوئے اور اوسکی خلافت پر بیعت کی بیسویں ربیع الاول کو اسنے القابوں میں سے متقی باللہ پسند کیا جب اسپر بیعت ہوچکی تب خلعت اور نشان بحکم پاس واسطہ میں پہنچا۔ بحکم نے متقی کہ خلیفہ ہونے سے پہلے دارالخلافہ سے فرش اور اسباب اچہا منگوالیا تہا سلامت طولونی متقی کا چوبدار ہوا اور سلیمان بن حسن وزیر راضی کا برائے نام اسکا وزیر ہوا اور سب کاروبار کوفی بحکم کرتا تہا۔

ذکر قتل ماکان بن کالی کا

جب ماکان حاکم جرجان کا ہوا تب سامانیہ کے سرداروں میں سے ایک شخص نے جسکا نام ابوعلی بن محمد بن مظفر بن محتاج تہا ساتہہ لشکر خراسان کے اسکا قصد کیا تب ماکان جرجان سے بہاگ کر طبرستان میں گیا وہاں رہنے لگا ابوعلی بن محتاج مذکور جرجان سے رے میں واسطے حکم کرنے کے گیا وہاں وشمگیر بن زیار بہائی مرداویج تہا تب وشمگیر نے ماکان بن کالی کو طبرستان سے بلایا جب ماکان بن کالی طبرستان سے آیا اور وشمگیر کے حال کا شریک ہوا وہ

دونوں ہلکر ابوعلی بن محتاج سے لڑے دفعتاً غرب کی طرف سے آکر ماکان کے سر میں تیر لگا کہ خود کو توڑ کر پیشانی سے نکلکر پیچھے سے نکل گیا اور ماکان مرکر گرا اور دنسکیر طبرستان کی طرف بھاگا اور علی بن محتاج ری کا حاکم ہوا۔

ذکر قتل بجکم کا

اس برس میں بجکم مارا گیا اسطرح کہ او نے ابوعبداللہ بریدی پر لشکر واسطے لڑائی کے بھیجا تہا یہ واسط سے گیا تب خبر لشکر کے فتحیاب ہونے کی اور بریدی کے بھاگنے کی اوسے پہنچی یہ خبر سنکر قصداً واسط میں پھر آنیکا کیا راہ میں سنکا کرتا پھرتا تہانا گاہ نہر خورز پر پہنچا وہاں سنا کہ یہاں اگروہین مالدار اور صاحب ثروت ہیں یہ سنکر اوسکی آنکھیں طمع سے پھٹ گئیں اور اوپر تھوڑے سے لوگ لیکر چڑھ گیا لڑائی ہونے لگی تب ہمراہی بجکم کے بھاگ گئے اور ایک لڑکا اگراوسکے بجکم کے پیچھے چپکے سے آیا اور بجکم کی کمر میں نیزہ مارا مگر اوسے پہچانا نہیں بجکم مرگیا متقی کو جب بجکم کے مرنے کی خبر ہوگئی اوسکے گھر کی ضبطی کرکے بہت مال کہ اکثر دفینہ میں تہا لیا بریدی بجکم کے مرنے کی خبر سنکر ایسے خوش ہوئے کہ حساب سے باہر ہے دو برس آٹھ مہینے کچھ دن یہ امیر رہا بریدی بجکم کے مرنے پر مستولی ہوئے چند روز حکومت کی آخرکار رعایا نے بدسیرتی کے باعث نکال دیا اور وہاں کے کوتزگین تھوڑی مدت حاکم رہے ابن رایق نے شام سے بغداد میں جاکر ابوالحسن احمد بن علی بن مقاتل کو اپنا خلیفہ شام میں کیا جب ابن رایق بغداد میں گیا وہاں کوتزگین سے لڑائی ہوئی آخرکار ابن رایق کوتزگین پر فتحیاب ہوا اور کوتزگین بھاگے بعدہٗ ابن رایق نے کوتزگین کو پکڑکر قید کیا متقی نے رایق کے بیٹے کو سرداری امرا سی بغداد کی دی۔ اسی برس میں متی بن یونس حکیم فیلسوف اور یحشوع بن یحیی طبیب فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۳۳ ہجری

بریدی کے بغداد پر حاکم ہونے کا احوال اور ابن رایق کے قتل ہونیکا بیان

اس برس میں بریدی نے عود کرکے بغداد پر حکومت کی اس حال سے ابن رایق اور خلیفہ متقی کا موصل کی طرف بھاگا بریدی نے بغداد کو لوٹ لیا اور نہایت ظلم اور تعدی رعایا پر ہوا کہ جسکی حد نہیں

ابن رائق اور متقی نے تکریت میں جاکر ناصرالدولہ بن حمدان کو واسطے کمک کے بلایا اور موصل میں چلے گئے ناصرالدولہ دوسرے رستے سے چلا متقی نے اپنے بیٹے ابو منصور اور ابن رائق کو اوس پاس بھیجا ناصرالدولہ نے اونکی بہت تعظیم کی اور خلیفہ کے بیٹے پر دینار قربان کئے جب ابن منصور اور ابن رائق وہاں سے اوٹھنے لگا ناصرالدولہ نے اپنے یاروں کو ابن رائق کے قتل کرنیکا حکم دیا اونہوں نے اوسے قتل کیا پھر ابن حمدان متقی پاس گیا اوسنے اوسکو خلعت دیکر امیرالامرا کیا یہ معاملہ شعبان کی چاندرات کو اسی برس میں ہوا اور اوسکے بھائی ابوالحسن علی کو خلعت دیکر سیف الدولہ لقب کیا ابن رائق پیر کے دن تیئیسویں تاریخ رجب کی اسی سن میں قتل ہوا یعنی سنہ ۳۳۳ ہجری میں جب اخشید صاحب مصر کو قتل ابن رائق کی خبر پہونچی تب دمشق میں جاکر اوسپر مسلط ہوا جب متقی اور ناصرالدولہ بغداد میں گئے ابن بریدی وہاں سے بھاگا لوگوں نے آپس میں لُٹس کردی ابن بریدی نے بغداد میں تین مہینے بیس روز قیام کیا متقی بغداد میں معہ بنی حمدان اور لشکر کثیر کے اس برس کے شوال میں داخل ہوا جب ناصرالدولہ بغداد میں مستقر ہوا تنہا نواوسنے دیناروں کے درست کرنیکا حکم دیا تنہا دینار دس درہم کے تھے پھر دینار تیرہ درہم کو بیچے گئے اسی برس میں ابوبکر محمد بن عبداللہ مجاہلی فقیہہ شافعی مارا گیا پیدائش اوسکی سنہ ۲۳۵ ہجری میں ہوئی۔ اسی برس میں ابوالحسن علی بن اسمعیل بن ابی بشر اشعری فوت ہوا پیدائش اوسکی سنہ ۲۶۰ ہجری میں بغداد میں ہوئی اور مشرعۃ المراوا میں وہ دفن ہوا بعد دفن کے اوسکی قبر پھر کھودی گئی اس خوف سے کہ مبادا حنابلہ اوسے کھود کر جلادیں کیونکہ اونہوں نے کئی مرتبہ یہ قصد کیا تھا مگر بادشاہ نے اونہیں منع کیا وہ اولاد ابوموسی اشعری سے ہے مدت دراز تک یہ موافق مذہب معتزلہ کے علم کلام پڑھتا رہا پھر معتزلہ کے مخالف ہوکر مذہب بین بین اسنے اختیار کیا اور ابوعلا جبائی سے مقدمہ وجوب اصلح علی اللہ میں مناظرہ کیا ابوعلی جبائی نے بموجب قواعد اپنے مذہب کے ثابت کیا اشعری نے پوچھا تو کیا کہتا ہے اس مسئلہ میں کہ تین لڑکے تھے اونمیں سے ایک کو اللہ نے بلوغ سے پہلے مارڈالا اور وہ باقیوں میں سے ایک ایمان لایا دوسرا کافر ہوا اوس چھوٹے کے مارڈالنے میں کیا سبب تھا جبائی نے کہا اوسکے مارڈالنے میں یہ سبب تھا اگر وہ حد بلوغ کو پہنچتا تو کفر اختیار کرتا اسواسطے اوسکا مارڈالنا اوسکے حق

مصلحت تھی اشعری نے پوچھا کہ باقی دو میں سے ایک کو زندہ رکھا اور وہ کافر ہوا۔ جبائی نے کہا اوسکو واسطے پہنچانے حد بلوغ کے جو بڑا مرتبہ انسانیت کا ہے زندہ رکھا کیونکہ لڑکا اور حیوان مکلف نہیں مگر جب بالغ ہوتب اوسنے کہا کہ جس لڑکے کو خدا نے قبل بلوغ مار ڈالا تہا اوسے بھی مرتبہ اعلیٰ تک پہنچانے کو کیوں نہ زندہ رکھا جبائی نے کہا یہ وسوسہ ہی اشعری نے کہا میں وسوسہ نہیں کرتا مگر شیخ کا گدہا پل پر کہڑا ہے یعنی قطع کیا اس کلام کو۔ پہر اشعری نے اپنا مذہب ظاہر کیا اور ایسی تقریر کی کہ اوسکے کلام سب کلاموں میں مشہور ہیں اس درجہ پر کہ زمین کے مشارق اور مغارب میں اوسکا ذکر ہے اور علمائے حنابلہ اوسکے کفر پر حکم کرتے تہے اور اوسکے مذہب والوں کی خون کو حلال جانتے تہے مگر یہ اونکے جہل کا باعث تہا ابو علی جبائی معتزلی شوہر ابو الحسن اشعری کی ماں کا تہا۔

پھر شروع ہوا ۳۳۱ھ ہجری اس برس میں ناصر الدولہ نے بغداد آکر موصل میں جاکر دیلم اور اوسکے محل کو لوٹا اوسکا بہائی سیف الدولہ واسطہ میں تہا ترکوں اور اوسکی لوگوں نے اوسپر شعبان میں شب خون مارا سیف الدولہ ابو الحسن علی وہاں سے بہاگ کر اپنے بہائی ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان سے جا ملا پہر سیف الدولہ نے بغداد میں آکر لشکر کے دینے کے واسطے متقی سے مال طلب کیا تاکہ تورون اور ترکوں کو بغداد میں آنے سے منع کرے متقی نے چار لاکھ دینار اوسے بھیجے اوسنے اپنے لشکر میں تقسیم کئے جب تورون بغداد میں داخل ہوئے۔ تورون ضم تا سے مثناۃ اور سکون واو اور ضم را مہملہ اور پہر واو دوسری اوسکے بعد نون یہ اسم ترکی ہے مشتق ہے اسماء باطیہ سے جسکے معنے کاسہ شراب کے ہیں کیونکہ کاسہ شراب کا نام ترکی میں تورون ہے تا اور را پر ضمہ اور دونوں واو ساکن۔

ذکر نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی کے مرنے کا

ابو سعید نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی حاکم خراسان اور ماوراء النہر کا اسی برس میں انتقال ہوا مرض اسکو جس سے مرا سل تہا یہ تیرہ مہینے یہ بیمار رہا مدت حکومت اسکی تیس برس اور تینتیس دن تہی عمر اسکی بتیس برس کی تہی یہ حلیم خوش خلق اور سخی تہا جب نصر بن احمد نے انتقال کیا تو اوسکا بیٹا نوح بن نصر حاکم ہوا شعبان کے مہینے میں آدمیوں نے اوسکی بیعت کی زیر حکومت اسکے ملک خراسان اور ماوراء النہر تہا۔ اس برس میں شاہ روم نے متقی سے

مندیل طلب کی اس گمان سے کہ حضرت مسیح نے اوسے اپنے منہ سے چھوا تھا پس اونکے منہ کی صورت اوس میں بن گئی تھی اور یہ مندیل بیت المقدس ہے اور اگر مندیل آجاوے تو بہت سے مسلمان جو قید ہیں اونہیں چھوڑ دیویں گے متقی نے قاضیوں اور فقیہوں کو بلاکر اس باب میں فتوی طلب کیا علماء نے آپس میں اختلاف کیا بعض نے کہا کہ اس مندیل کو دیکر مسلمان قیدیوں کو چھوڑانا بہتر ہے اور بعض نے کہا کہ مندیل قدیم سے مسلمانوں کے شہر میں رہی ہے اور ملک روم نے کبھی طلب نہیں کی اسکا دینا اب مناسب نہیں اس گروہ میں علی بن عیسی وزیر بھی تھا اوسنے کہا کہ خلاصی مسلمان قیدیوں کی اس مندیل کے رکھنے سے بہتر ہے بادشاہ نے یہ سنکر حکم دیا کہ مندیل دیدو اور قیدیوں کو لے آؤ اونہوں نے قیدیوں کو چھوڑ دیا اس برس میں محمد بن اسماعیل فرغانی صوفی استاد ابوالدقاق کا جو علماء میں بہت مشہور ہے فوت ہوا اور اسی برس میں سنان بن ثابت بن قرہ بھی عارضہ ذریب سے جو امراض جگر میں سے ہے مرگیا ہرچند یہ بڑا طبیب تھا لیکن جب اجل قریب پہونچی کچھ فایدہ نہ ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۳۲ھ ہجری اس برس میں متقی بغداد سے بخوف توزون اور ابن شیرزاد کے ناصرالدولہ پاس موصل میں گیا سیف الدولہ متقی سے ملنے کو بطریق استقبال کے نکریبت تک آیا بعدہ ناصرالدولہ بھی نکریبت تک آیا اور خلیفہ کو موصل میں لے گیا خلیفہ اور بنوحمدان نے رقہ میں رہنا اختیار کیا۔ جب متقی پر فریادی ہونا بنوحمدان کا اور مفارقت اوسکی ظاہر ہوئی تب توزون کو صلح کے مقدمہ میں لکھا تاکہ پھر بغداد میں داخل ہوں تب زبان خلایق سے یہ نکلا جسکا ترجمہ کچھ ضرور نہیں اسی برس میں ابوطاہر قرمطی سردار قرامطہ کا جذری میں فوت ہوا اس برس میں بغداد میں قحط عظیم تھا اس برس میں ناصرالدولہ بن حمدان بن محمد بن علی بن قاتل قنسرین اور حمص اور غواصم پر حاکم ہوا بعد اسکے اسی سنہ میں حسین بن سعید بن حمدان اوسکے چچا کا بیٹا اوسپر حاکم ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۳۳ھ ہجری

ذکر متقی کے بغداد میں جانے اور اوسکی بیعت توڑنے کا

متقی نے اخشید حاکم مصر کے پاس اپنا حال لکھا اخشید نے مصر سے حلب میں جاکر رقہ میں نزول کیا اور متقی پاس آنکر اوسکو بہت تحفے تحائف دیکر کہا کہ میرے ساتھ چل مصر یا شام میں اوسنے قبول نہ کیا پھر اوسنے کہا کہ رقہ میں رہا کر اور تورون سے ڈرایا اوسنے یہ بھی نہ کیا پہلے ہمنے لکھا ہے کہ متقی نے تورون کو صلح کے باب میں لکھا تھا تورون نے قسم کھاکر صلح کی اس سبب سے متقی چھبیسویں محرم کو بغداد میں آیا اخشید مصر میں پھر آیا جب متقی ہیبت میں آیا تو واسطے تازہ کرنے قسم کے تورون کو لکھا تورون اسکے آنے کی خبر سنکر خلیفہ سے ملنے کو روانہ ہوا اور سندیہ میں اوسے ملا اور اوسپر پھرے مقرر کرکے مضربہ میں اوتارا اور اوسکی دونوں آنکھوں کو اندھا کیا متقی اور اوسکے ہمراہی نوکر چاکر فریاد زاری کرنے لگے تورون نے اونکی آواز بند کرنیکا حکم دیا کہ مبادا اوسکی آواز ظاہر ہو اور تورون متقی کو بعد اندھا کرنے کے بغداد میں لے گیا مدت بادشاہت متقی باللہ ابراہیم بن جعفر مقتدر بن معتضد کی تین برس پانچ مہینے بیس ۲۰ دن تھی ما اسکی لونڈی خلوب نامی تھی

ذکر مستکفی باللہ کی بادشاہت کا

یہ بائیسواں بادشاہ عباسیوں کا تھا جب تورون نے متقی کو گرفتار کیا تو مستکفی باللہ ابو القاسم عبد اللہ بن المکتفی باللہ علی بن معتضد احمد بن موفق طلحہ بن متوکل جعفر بن معتصم محمد بن رشید ہارون کی بیعت کی اور اوسکو سندیہ میں لاباسب خلعت نے اوسکی بیعت کی جس روز کہ متقی کی بیعت ٹوٹی اوسی روز یعنی ماہ صفر سال ہذا میں مستکفی باللہ پر بیعت ہوئی۔

ذکر خروج کرنے ابی یزید خارجی کا قیروان میں

اس برس میں ابو یزید کی شوکت بسبب لشکروں کے شکست دینے کے بڑھ گئی ابو یزید فیدا زناتہ میں سے تھا اسکے باپ کا نام کنداد رہنے والا شہر توزر کا جو شہروں قسطنطنیہ میں سے تھا ابو یزید اوسکے ہاں تدرزمین لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا پھر تاہرت میں گیا اور نکاریہ مذہب ہوا یہ فرقہ اہل مذہب کو کافر اور اونکا مال اور خون کو حلال جانتے تھے وہاں جاکر اہل شہر کو اپنے دین میں کیا اون سب نے اطاعت قبول کی فوج بڑھ گئی تب قسطیلیہ کو اسی برس میں گھیر لیا ابو یزید مذکور پست قامت بدصورت تھا اور جبہ صوف کا پہنتا تھا اسنے فتح تنسہ کی کرکے سب بھی لے لیا اس کے عامل کو لوٹ لیا پھر اریس کو فتح کیا تب قائم نے لشکر روانہ کیا اور قیروان کی محافظت کے واسطے

بھیجا ابویزید نے اونکو شکست دیکر تونس پر پھر قیروان اور نواحی پر حکومت حاصل کی پھر
ابویزید قایم کی طرف متوجہ ہوا قایم نے اوسکے آنیکی خبر سنکر لشکر تیار کیا دونوں میں لڑائی
خوب ہوئی آخرکار لشکر قایم کا بھاگا ابویزید نے جاکر قایم کو مہدیہ میں ماہ جمادی الاولی میں
سنہ ہذا میں گھیر لیا اور بہت تنگی اوسپر کی کہ گرانی غلہ کی بلکہ نہ دینا قوت کا اختیار کیا اور خوب
طرحسے اوسے گھیرے رہا آخرکار اسی برس میں نکلکر مہدیہ سے ماہ صفر ۳۳۴ ہجری میں
روانہ ہوکر قیروان گیا اور قایم جب فوت ہوا تو اوسکا بیٹا اسماعیل منصور حاکم ہوا اون ملکوں
پر جنکا آگے ذکر ہوگا منصور لشکر درست کرکے آپ قیروان میں گیا اور قیروان کو اوسی
۳۳۴ میں چھین لینا چاہا ۳۳۵ تک باہم لڑائی ہوئی آخرکار منصور نے ابی یزید کو شکست
دی ماہ ربیع الاول ۳۳۵ ہجری میں اوسکے پیچھے روانہ ہوا اور شہر کا غلبہ اوس سے پایا
ابویزید وہاں سے اور جائی بھاگا یہانتک کہ طبنہ سے جاملا پھر وہاں سے بھاگکر بریک کی
پہاڑ سے جاملا نام اوس پہاڑ کا برزال ہے منصور اسیطرح اوسکے پیچھے جاتا تھا یہانتک
کہ اوسکے لشکر پر بہت سختی ہونے لگی یعنی ایک نان جو کی ڈیڑھ دینار کو اور ایک پیمانہ پانی کا
ایک دینار کو ہاتھ آنے لگا تب منصور شہر ہاضہاجہ کی طرف پھر ایک جائے پہنچا اوسکا نام
قریہ عمرہ تھا وہاں منصور علوی امیر زیری ضہاجی نزدیک پہونچا وہ بادیس کے بادشاہوں
کا دادا تھا اسکا ذکر ہم آگے کرینگے انشاء اللہ تعالی۔ منصور نے اوسکی بہت تعظیم کی منصور
بہت بیمار ہوا پھر اچھا ہوکر مسیلہ میں گیا دوسری رجب ۳۳۵ ہجری میں۔ ابی یزید پر کچھ
لوگ نیچے سے جمع ہوئے تھے اور منصور پہلے مسیلہ میں گیا اور ابویزید اقلیم زنگیوں میں گیا پھر
وہاں سے کتامہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور زنگیوں کے ملک کا قصد موقوف کیا منصور دسویں شعبان
کو وہاں گیا اور لڑائی بھی شعبان میں ہوئی بہت لوگ ابویزید کے مارے گئے اور بھاگے
منصور اوسکے پیچھے روانہ ہوا پہلی رمضان کو وہاں بھی لڑائی ہوئی آخر کو ابویزید بھاگا مال
اوسکا لوٹ لیا آخر کو قلعہ کتامہ میں جو بہت مضبوط ہے قلعہ بند ہوا منصور نے اوسے گھیر
لیا بہت ایک مدت کے منصور نے وہ بے لڑائی لے لیا اور ابویزید قلعہ کی ایک جانب سے
جو بہت بلند تھا کودا لوگوں نے اوسے گرفتار کرکے منصور پاس بھیجا منصور نے خدا کی

درگاہ میں سجدہ شکر کیا اور لوگوں نے بہت تکبیر اور تہلیل بہت کی ابو یزید قید خانہ میں زخمی قید رہا وہیں یکم محرم ۳۳۶ھ بجری میں مرا۔ اس مردہ کی جلد اوتار کر اوسمیں گھاس بھرا منصور نے اس فتح کا حال اور ابو یزید کا مارا جانا سب شہروں میں لکھا۔ منصور وہاں سے مہدیہ کی جانب پھرا اور ماہ رمضان ۳۳۶ھ بجری میں وہاں داخل ہوا۔ اسی ۳۳۶ھ بجری میں ست تکفی قاہر محل سے ابن طاہر کے گھر میں جا رہا قاہر پر کمال تنگی اور سختی اور مفلسی تھی کہ ایک جبہ روئی کا پہنے رکھتا تھا اور پانوں میں لکڑی کی کھڑاؤں ہوتی۔

ذکر حاکم ہونے سیف الدولہ کا شہر حلب اور حمص پر

اس برس میں جب متقی رقہ سے بغداد میں گیا اور اخشید وہاں سے مصر میں گیا جیسے ہم نے ذکر کیا سیف الدولہ ابو الحسن علی بن ابو الہیجا عبد اللہ بن حمدان حلب میں گیا وہاں یانس مونسی حاکم تھا سیف الدولہ نے وہاں جا کر حلب یانس سے لیلیا پھر حمص میں جا کر وہاں کا بھی بندوبست کیا وہاں سے دمشق میں گیا اوسکو چند گھیرے رہا قید رکھا اوسکی مالوندی غضن نام تھی جب متکفی گرفتار ہوا مطیع اللہ کی بیعت کی وہ تیئیسواں بادشاہ عباسیوں کا تھا اسکا نام مفضل بن مقتدر تھا بیعت اسکی بادشاہت پر جمعرات کے دن بارہویں تاریخ جمادی الآخر سنہ ہذا میں ہوئی یعنی ۳۳۴ھ بجری میں بادشاہت میں ادبار زیادہ ہوا حکومت ذرا باقی نہ رہی تو اب معز الدولہ نے عراق تمام دیدیا خلیفہ کی زیر حکومت بجز اوس چیز کے جو معز الدولہ نے واسطے رفع حاجات کے دیا تھا باقی نہ رہا۔

ذکر لڑائی ناصر الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ بن بویہ کا

اس برس میں ناصر الدولہ بغداد میں گیا معز الدولہ نے اوس سے لڑنے کو لشکر روانہ کیا مگر وہ لشکر اوسے روک نہ سکا یہانتک کہ ناصر الدولہ سامرہ سے بغداد میں دسویں رمضان کو آیا۔ معز الدولہ نے مطیع کو اپنے ساتھ لیکر تکریت میں جا کر اوسے لوٹا کیونکہ وہ ناصر الدولہ کا تھا پھر موصل خلیفہ بغداد میں آیا اور غرب کی جانب ڈیرہ کیا اور ناصر الدولہ شرقی طرف اوترا ہوا تھا اس عرصہ میں مطیع کا خطبہ بھی بغداد میں نہیں پڑھا گیا دونوں میں بغداد پر بڑی لڑائی ہوئی آخر کار ناصر الدولہ سوا لشکر بہا گا معز الدولہ جانب شرقی پر بھی مسلط ہوا بعد اسکے خلیفہ کو اوسکے محل کی طرف محرم ۳۳۵ھ بجری میں روانہ کیا اور معز الدولہ بغداد میں رہا اور ناصر الدولہ نکیرا میں ٹھہرا پھر موصل میں گیا پھر معز الدولہ اور ناصر الدولہ

کے درمیان محرم ۳۳۵ھ ہجری میں صلح ہوئی۔

ذکر مرنے قاسم علوی اور حاکم ہونے منصور کا۔

اسی برس میں قائم بامر اللہ ابوالقاسم محمد بن مہدی عبید اللہ صاحب مغرب نے تیرہویں شوال کو انتقال کیا اوسکے بعد حکومت پر اوسکا بیٹا اسماعیل بن محمد جسکا لقب منصور باللہ تھا قائم ہوا اوسنے اپنے باپ کا مرنا اور یزید خارجی کے خوف سے چھپایا اور مرنے کو پوشیدہ رکھا جب تک کہ ابو یزید کی امر سے فراغت منصور نے پائی جیسا ہمنے ذکر کیا ہے پھر خلیفہ کو دیدیا اور تمام ملک دولت ضبط کرلیا۔

ذکر اخشید کے مرنے کا اور سیف الدولہ کے دمشق پر حاکم ہونیکا

اس برس میں اخشید مصر سے دمشق میں جاکر فوت ہوا یہ محمد بن طغج حاکم مصر اور دمشق تھا۔ پیدائش اسکی ۲۶۸ھ ہجری کو بغداد میں ہوئی اخشید نے روانگی مصر سے پہلے اپنے گھر میں ایک رقعہ پایا اوس میں یہ لکھا تھا کہ تمنے قدرت پاکر نافرمانی کی اور مالک ہوکر سخت اختیار کی اور جتنی تم پر فراخی ہوئی اوتنی ہی تمنے تنگی کی اور فراخ رزق ہوکر بندوں کے رزق میں تنگی کی اور ہمیشہ درپے آرام زمان حیات کے رہے فکر آخرت کا نہ کیا خواہشوں میں مشغول اور لذتوں کو جمع کرتے رہے نشانہ بنے تم صبح کے تیروں کا جو بہت توڑنے والے ہیں علی الخصوص اگر وہ آہ نکلیں اون دلوں سے جنہیں زخمی کیا تونے اور اون سینوں سے جنہیں دوکھایا تونے اور اون بدنوں سے جنہیں نگار کھا تونے اگر تم غور کرو جو حق غور کا ہے البتہ آگاہ ہوجاؤ تم اما نہیں جانتے تم کہ اگر دنیا عقلمند کے واسطے باقی رہے جاہل کو ہرگز نہ پہنچتی اگر مرنے والے کے ساتھ ہمیشہ رہتے تو باقیماندہ کو ہرگز نہ پہنچتی صاحب ملک کے واسطے یہی کفایت کرتا ہے کہ جب اوسکا ملک جاتا رہتا ہے تو عالم کو خوشی حاصل ہوتی ہے یہ امر نہیں ہوسکتا کہ سارے لوگ جو منتظر ہیں مرجاویں کوئی باقی نہ رہے اور جس چیز کا انتظار کرتے ہیں وہ باقی رہے جو چاہو کرو ہم صبر کرنے والے ہیں اور ظلم کرو ہم اللہ سے فریاد چاہتے ہیں اور اپنی قدرت اور زور سے تو محکم ہے ہم اللہ سے طلبی چاہتے ہیں وہ ہمیں کافی ہے اور اچھا وکیل ہے اخشید اس رقعہ کو پڑھکر فکر میں ہمیشہ رہا یہانتک کہ دمشق میں آنکر فوت ہوا اسکے بعد اوسکا بیٹا ابوالقاسم ابوجور جسکی تفسیر محمود ہے حاکم ہوا اور کافور جو اخشید

کا غلام حبشی تہا وہ بہ سبب چہوٹا ہونے ابوجور کے حکمرانی کرتا کافور اخشید کی مرنے کے بعد مصر کی طرف چلا سیف الدولہ دمشق میں آیا اور وہاں کا بندوبست کرکے وہیں رہنے لگا اتفاقاً سیف الدولہ ایک روز سوار ہوا اوسکے ساتھ شریف عقیقی بہی تہا سیف الدولہ نے کہا یہ زمین ایک ہی شخص کے لائق ہے عقیقی نے کہا یہ بہت قوموں کو لائق ہے سیف الدولہ بولا اگر قاعدے بادشاہی یہاں جاری ہوں تو یہ جنگلی لائق نہیں عقیقی نے اہل دمشق کو اس سے خبردار کیا اونہوں نے کافور کو لکہکر بلایا جب وہ آیا تو سیف الدولہ کو وہاں سے نکالا سیف الدولہ وہاں سے حلب میں گیا اور کافور مصر میں گیا اور دمشق پر بدر اخشید کو حاکم کیا ایک برس وہ حاکم رہا پہر مظفر بن طغج حاکم ہوا اس برس میں بغداد میں قحط سالی ہوئی اسقدر کہ دیکہا ایک آدمی نے ایک لڑکا بہونا ہے کہانا کے واسطے اور بہت آدمی جان بحق تسلیم ہوئے اس برس میں علی بن عیسی بن جراح وزیر نوے برس کا ہوکر فوت ہوا اسی برس میں عمر بن حسین خرقی حنبلی اور ابوبکر شبلی صوفی راہی ملک بقا ہوئے باپ شبلی کا چوبدار مقتدر کے بہائی کی بارگاہ کا تہا اور شبلی بہی چوبداری بارگاہ کی کرچکا تہا لیکن پہر توبہ کرکے فقیروں کی صحبت اختیار کی پرہیزگاری اور تقوی میں اپنے زمانہ کا یکتا ہوا شبلی مالکی مذہب تہا اسنے موطا حفظ کی اور حدیث کی کتابیں پڑہیں اوسکے حق میں جنید کہتا ہے کہ ہر قوم کے واسطے تاج ہے شبلی قوم کا تاج ہے اسی برس میں محمد بن عیسی مشہور ابوموسی فقیہہ حنفی فوت ہوا۔

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۵ ہجری اس برس میں ابوبکر صوفی جو ادب اور اخبار کا عالم فوت ہوا یہ ابوالعباس ثعلب وغیرہ سے روایت کرتا ہے اور دارقطنی وغیرہ اوس سے روایت کرتے ہیں اس صوفی کی تصنیفات مشہور ہیں۔

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۶ ہجری اس برس میں منصور علوی حکومت جزیرہ صقلیہ کی حسن بن علی بن ابی الحسین کلبی کو دی یہ مضمون تاریخ جزیرہ صقلیہ میں جو تصنیف ہے صاحب تاریخ قیروان نے لکہا ہے حسن بن علی جزیرہ صقلیہ میں لڑتا تہا اور فتح کرتا تہا یہانتک کہ منصور نے انتقال کیا اور معز حاکم ہوا جس نے صقلیہ پر اپنے بیٹے ابوالحسین احمد بن حسن کو خلیفہ اپنا کیا حسن بن علی صقلیہ پر پانچ برس اور قریب دو مہینے کے حاکم رہا حسن صقلیہ سے افریقیہ میں سنہ ۳۴۳ میں گیا جب افریقیہ میں پہنچا معز نے اوسکے بیٹے احمد بن حسن کے حاکم ہونے کے واسطے صقلیہ

پر لکھا اور احمد حاکم مستقر اوسکا ہوا اور ۳۵۷ھ ہجری میں احمد بن حسن صقلیہ سے آیا تیس آدمی سردار جزیرہ کے اوسکے ساتھ معز پاس آئے اور بیعت کی معز نے اونکو خلعت دیکر پھر صقلیہ ہی کو روانہ کیا اور ۳۵۱ھ ہجری میں خط معز کا امیر احمد پاس صقلیہ میں بھیجا اوسمیں حکم شمار کرنے لڑکوں کا جو جزیرہ میں رہتے تھے لکھا تھا اور اونکے ختنہ کرنیکا اور اونکے لباس دینے کا۔ جس روز کہ معز کے گھر لڑکا پیدا ہوا امیر احمد نے پندرہ ہزار لڑکے شمار کرکے لکھا احمد نے پہلے اپنے بیٹے اور بھائی کا چاند رات ربیع الاول کو ختنہ کیا پھر سب خاص و عام نے ختنہ کیا اونکو خلعت ملی معز نے ایک لاکھ درہم اور پچاس اونٹ تحفہ کے بھیجے وہ سب ختنہ شدہ لڑکوں پر بانٹ دیئے اور ۳۵۲ھ ہجری میں امیر احمد نے طرمین کو فتح کرکے وہاں کے قیدیوں کو کہ سب ایکہزار سات سو اور قریب ستر آدمی کے تھے معز پاس بھیجا اور ۳۵۳ھ ہجری میں معز نے لشکر عظیم صقلیہ پر بھیجا سردار اوسکا حسن بن علی بن ابی الحسین باپ امیر احمد کا تھا وہاں رومیوں سے اور اونسے بڑی لڑائی ہوئی مسلمانوں کو اللہ نے فتح دی اور دس ہزار آدمی سے زیادہ کفار کے مارے گئے مسلمانوں کے ہاتھ مال اور ہتھیار بہت لوٹ میں آئے ازانجملہ ایک تلوار تھی اوسپر لکھا تھا یہ تلوار ہندی ہے وزن اوسکا ایک سو ستر مثقال کا ہے اکثر اس سے رسول اللہ کے آگے مارا ہے حسن بن علی اوسے معز کے پاس لے گیا اور اسی طرح سے قیدی اور ہتھیار بھی اوس پاس لگیا حسن اس فتح کے بعد وہاں سے چلا اور صقلیہ میں اپنے محل میں مقیم ہوا اوسکو ایک مرض ہوا کہ ذیقعدہ ۳۵۳ھ ہجری میں فوت ہوا عمر اوسکی ترپن برس کی تھی ۳۵۵ھ ہجری میں معز نے امیر احمد کو صقلیہ سے بلایا وہ معہ اپنے تمام مال اور قبیلے اور اولاد کے وہاں گیا احمد صقلیہ میں سولہ برس نو مہینے امیر رہا اونکی بیوقوفی سے اپنے باپ حسن بن علی کے غلام کو کہ یعیش نام رکھتا تھا احمد نے اپنا خلیفہ کیا جب احمد افریقیہ میں آیا معز نے ابوالقاسم علی بن حسن بن علی امیر احمد کے بھائی کو اوس جزیرہ کا امیر کیا نیابتاً احمد کیطرف ابوالقاسم صقلیہ میں پندرہ شعبان ۳۵۹ھ کو پہنچا اور ۳۵۹ھ میں امیر احمد معز پاس لشکر میں معز نے اوسے مصر کو روانہ کیا وہ طرابلس کے قریب پہنچکر بیمار ہوکر مرگیا اور ۳۶۰ھ ہجری میں معز نے ابوالقاسم کو لکھا کہ تجھے حاکم مستقل کیا صقلیہ میں اور اوسکے بھائی احمد کی ماتم پرسی کی اور ۳۶۶ھ ہجری میں ابوالقاسم وعدے سے ارض کیرۃ تک لڑا جب ابرحہ میں پہنچا تو دیکھا کہ اوسکے لشکر نے بیل اور

بکریاں بہت جمع کی ہیں یہ بہت ناگوار اوسکو معلوم ہوا اوسنے کہا کہ تمنے اپنے تئیں بہت بوجھل کیا اور یہ امر لڑائی کو مانع ہوتا ہے اور حکم کیا کہ اونکو ذبح کرکے بانٹ دو۔ اس منزل کا نام منلخ البقر تک اسواسطے مشہور ہے۔ مال اور اسباب لوٹ کا ارض کہیرہ میں دفن کیا پھر شہروں کو خراب کیا اور صقلیہ میں فتحمند پھر آیا ابوالقاسم ۳۴۲ھ تک ہمیشہ لڑتا رہا بعدہٗ اسمیں اور مغربی مونیں لڑائی ہوئی ابوالقاسم اسمیں شہید ہوا اسواسطے وہ شہید مشہور ہے قتل اوسکا محرم سن مذکور میں ہوا صقلیہ پر یہ بار برس پانچ کم پورے حاکم رہا بعد اسکی شہادت کے اسکا بیٹا جابر بے اجازت خلیفہ کے وہاں کا حاکم ہوا جابر تدبیر مضبوط رکھتا تھا اور ۳۴۳ھ ہجری میں جعفر بن محمد بن حسن بن علی بن ابی الحسین عزیز خلیفہ مصر کی جانب سے امیر صقلیہ پر ہوا جابر اس امر سے بہت غمگین ہوا جعفر مذکور عزیز بادشاہ مصر کا ہموطن اور قرابت جدی رکھتا تھا عزیز کا ایک وزیر تھا ابن الکلس نام وہ جعفر سے عزت رکھتا تھا جب ابوالقاسم شہید ہوا ابن کلس نے جعفر کے امیر ہونے کا اشارہ کیا عزیز نے بموجب اوس اشارہ کے اوسے روانہ کیا ہر چند کہ وہ اس حکومت کو برا جانتا تھا جعفر صقلیہ پر امیر رہا یہانتک کہ ۳۵۵ھ ہجری میں مر گیا بعد اوسکے اوسکا بھائی عبداللہ بن محمد حسن بن علی بن ابی الحسین امیر وہاں کا ہوا عبداللہ ہی وہاں امیر زندگی بھر رہا آخر ۳۷۹ھ ہجری میں فوت ہوا اسکے بعد اوسکا بیٹا ابوالفتوح یوسف بن عبداللہ حاکم ہوا یہ شخص خوش سیرت تھا یہ امیر تھا ہی کہ عزیز صقلیہ مصر نے انتقال کیا اور حاکم بادشاہ ہوا یوسف کے چچا کے بیٹے کو وزیر کیا وہ حسن بن عمار بن علی بن ابی الحسین تھا حسن تو وزیر مصر میں ہوا اور اوسکے چچا کا بیٹا صقلیہ میں امیر ہوا ۳۸۸ھ ہجری میں یوسف بن عبداللہ ابوالفتوح پاس فریادی آیا اوسنے اوسکی داہنے جانب کاٹی جعفر بن یوسف اسکا بیٹا حاکم کی طرف سے حکومت نامہ لاکر باپ کی زندگی میں حاکم ہوا اور تاج الدولہ لقب پایا ایک مدت حاکم رہا جب صقلیہ کی رعایا پر ظلم کرنے لگا اوہنوں نے سرکشی اختیار کرکے اوسے گھیر لیا محل میں یوسف اوسکا باپ باوجود مغلوج ہونے کے کجاوہ میں بیٹھکر آیا اور خلقت کو اوس سے دور کیا اور وعدہ کیا کہ میں جعفر کو معزول کرونگا بموجب وعدہ کے اوسے موقوف کرکے اوسکی جائی تاج الدولہ احمد اکحل بن یوسف جعفر کے بھائی کو حاکم کیا اکحل محرم ۳۹۴ھ ہجری میں حاکم ہوا اور ۳۹۷ھ ہجری میں اوسے قتل کیا بعد اوسکے قتل کے اوسکے بھائی حسن صمصام الدولہ کو امیر کیا اسکے زمانہ میں اہل جزیرہ کے آپس میں اختلاف ہوا اور خوارج

نے اوپر ایسا غلبہ پایا کہ فرنگیوں کو دیا جیسے ہم آگے بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر شروع ہوا ۳۳۷ھ ہجری۔ اس برس میں معز الدولہ موصل میں فوت ہوا ناصر الدولہ موصل سے نصیبین میں آیا کہ اخبار سے معلوم ہوا کہ لشکر خراسان کا معز الدولہ کے شہروں پر آتا ہے یہ سنکر پھر گیا۔

پھر شروع ہوا ۳۳۸ھ ہجری

ذکر عماد الدولہ بن بویہ کے مرنے کا

اس برس میں عماد الدولہ ابوالحسن بن بویہ شیراز میں جمادی الآخر میں فوت ہوا۔ مرض اوسے یہ تھا کہ اوسکے گردہ میں قرحہ تھا اس سبب سے اوسے بیماریاں متواتر آتیں عماد الدولہ کا کوئی بیٹا نہ تھا جب یہ قریب مرنے کے ہوا تو اپنے بھائی رکن الدولہ کو اوسنے لکھا کہ اپنے بیٹے عضد الدولہ کو بھیجدے تاکہ اوسے اپنا ولیعہد کروں اور وارث ملک کا بناؤں یہ معاملہ مرنے سے ایک برس پہلے ہوا عضد الدولہ بموجب طلب عماد الدولہ کے اپنے چچا کی خدمت میں گیا عماد الدولہ نے اوسے اپنی زندگی میں اپنی جائے امیر کیا اور لوگوں کو حکم کیا کہ عضد الدولہ کی اطاعت کریں جب عماد الدولہ فوت ہوا تو عضد الدولہ فارس میں رہا لشکر اوسکے مخالف ہوا رکن الدولہ اس سے خبردار ہوکر ری سے اوس پاس آیا اور عضد الدولہ کے واسطے قاعدہ معین کیا جب رکن الدولہ شیراز میں گیا پہلے اپنے بھائی کی قبر پر اصطخر میں گیا روتا تھا اور کلمات حسرت کہتا تھا اوسکے ساتھ لشکر بھی اسی حال سے تھا تین روز قبر پاس رہا آخر سرداروں نے پوچھا کہ شہر کب تشریف لے چلوگے تب شہر کی طرف رجوع کی عماد الدولہ حیات میں امیر الامرا تھا جب وہ راہی ملک بقا ہوا تو اوسکا بھائی رکن الدولہ امیر الامرا ہوا اور معز الدولہ عراق میں بمنزلہ ان دونوں کے نائب تھا اسی برس میں مستکفی جسکی بیعت توزکر فسخ کیا تھا اور اندھا ہو گیا تھا فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۳۹ھ ہجری اس برس میں وزیر معز الدولہ کا محمد صیمری مرگیا معز الدولہ نے ابو محمد حسن مہلبی کو وزیر بنایا اسی برس میں سیف الدولہ نے بلاد روم میں جاکر غلبہ پایا اور لوٹا اور خونریزی کی جب وہاں سے قصد پھرنے کا کیا اہل روم نے اوسپر

کمال سختیاں کیں کہ اوسکے ہمراہی اور لشکر میں سے بہت آدمی مرگئے اور سیف الدولہ نجات پاکر بذات خود تھوڑے دن میں نکلا اس برس میں قرامطہ نے حجر اسود کو جو ۳۱۷ھ ہجری میں لیا تھا پھر مکہ میں رکھدیا اون کے پاس حجر اسود بائیس برس رہا

ذکر اور حادثوں کا

اس برس میں ابو النصر محمد بن طرخان فارابی فیلسوف مرگیا یہ ترکی نژاد تھا پیدائش اسکی فاراب میں جسکو اب اطرار کہتے ہیں ہوئی لفظ اُطرار میں ہمزہ کو پیش اور مہملہ کو سکون اور دونو راء مہملہ کے درمیان الف ہے یہ بڑے شہروں میں سے ہے فارابی اپنے شہر سے بغداد میں آیا اور وہ مشہور ترکی زبان میں تھا مگر کئی زبانیں جانتا تھا۔ زبان اسنے وہاں سیکھی پھر علوم حکیمیہ علی ابی بشر متی بن یونس حکیم سے جو منطق میں مشہور ہی پڑھی فارابی ایک مدت اسی طور پر رہا پھر شہر حران میں گیا اور علی ابی حیا حکیم نصرانی سے پڑھا پھر بغداد میں گیا اور علوم فلسفہ اور ارسطو کی کتابیں اور علم موسیقی حاصل کیا اور بغداد میں بہت کتابیں تصنیف کیں پھر دمشق میں گیا مگر وہاں رہا نہیں مصر میں چلا گیا پھر دمشق میں آیا وہاں سیف الدولہ بن حمدان کے زمانہ حکومت تک رہا سیف الدولہ اوس سے نیکی کرتا تھا اوسنے اپنی وضع صورت ترکوں ہی کی رکھی اوسے بدلا نہیں ایک روز فارابی سیف الدولہ کے پاس دمشق میں گیا فضلا دمشق بھی اوسوقت حاضر تھے مگر کلام فارابی کا کلام بلندی پر اور اونکے کلمات پستی پر رہے آخرکار وہ سب چپ ہوئے اور فارابی کی باتوں کو لکھنے لگے فارابی اکیلا رہتا اور مجمع میں جانے سے پرہیز رکھتا تھا دمشق میں جب تک رہا سوائے حوض اور باغ کے کہیں نہیں گیا زہد بھی سب آدمیوں سے زیادہ تھا سیف الدولہ نے چار درہم روز اوسکے مقرر کئے تھے اوسنے اوسی پر قناعت کی دمشق میں ہمیشہ رہا یہانتک کہ وہیں ۳۳۹ھ میں انتقال کیا دروازہ صغیر کے پاس دفن ہوا۔

ذکر زجاج نحوی کا

اس برس میں زجاجی نحوی ابو القاسم عبد الرحمن بن اسحق یا ابراہیم بن سری زجاج کا فوت ہوا اوسکے یارانہ کے باعث زجاج کی ساتھ نسبت اور شہرت پائی یہ اپنے وقت کا امام تھا اسنے جملہ نحو میں تصنیف کئے اسی برس میں ابو اسحق ابراہیم بن احمد بن اسحق المروزی فقیہہ

شافعی مصر میں گیا ریاست عراق کے بعد ابن سریج کی اسی کی طرف منتقل ہوئی اسنے بہت کتابیں تصنیف کیں اور مختصر مزنے کی شرح لکھی۔

پھر شروع ہوا ۳۴۱ھ ہجری اس برس میں یوسف بن وجیہ صاحب عمان خشکی اور تری کے راستے بصرہ میں گیا اور قرامطہ کی مدد سے اوسے گھیر لیا بہت لوگ قرامطہ کے ہونسکے مددگار ہوئے اور وہیں رہے۔ جب مہلبی وزیر معز الدولہ کا اوپر لشکر لیکر آیا تب وہ بصرہ سے کوچ کر گئے۔

ذکر منصور علوی کے مرنے کا

اس برس میں منصور باللہ علوی ابوطاہر اسماعیل بن قائم بامر اللہ ابوالقاسم محمد بن مہدی عبید اللہ پہلی شوال کو فوت ہوا بادشاہت اوسکی سات برس سولہ روز رہی عمر اوسکی اونتالیس برس کی تھی یہ خطبہ پڑھنے والا فصیح تھا اپنی طبیعت سے اسنے خطبہ بنایا ہے حال اوسکی شجاعت کا ابویزید خارجی کی لڑائی میں گذرا اسنے اپنے بیٹے ابوتمیم معد بن منصور اسماعیل کو ولیعہد اپنا کیا اسکا نام معز الدین اللہ ہوا جس روز اسکا باپ مرگیا اوسی روز اوسکی خلافت پر بیعت ہوئی یعنی یکم شوال اسی برس میں ساتویں ذالحجہ تک تدبیر امور میں مصروف رہا بعدہ اہلکاروں کو اپنے پاس آنیکا حکم دیا۔ سب اہلکار آئے اور سلام کیا عمر معز کی اوسوقت چوبیس ۲۴ برس کی تھی اس برس میں اہل روم نے شہر سروج کو لیلیا اور وہاں لوٹا اور بندی پکڑے اور مسجدوں کو توڑ ڈالا اسی برس میں ابوعلی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صغار نحوی محدث نے انتقال کیا مبرد کا یار تھا پیدایش اسکی ۲۴۷ھ ہجری میں ہوئی یہ مرد ثقہ تھا۔

پھر شروع ہوا ۳۴۲ھ و ۳۴۳ھ ہجری
ذکر امیر نوح بن نصر بن اسماعیل کے مرنے اور اوس کے بیٹے عبد الملک کے امیر ہونے کا

اس برس میں امیر نوح بن نصر سامانی ربیع الآخر میں فوت ہوا حکومت اوسکی ۱۳ سال ۳ ہجری میں ہوئی لقب اوسکا امیر حمید تھا یہ خوش خصلت خوش اخلاق تھا بعد اسکے مرنے کے عبد الملک بن نوح

اسکا بیٹا امیر ہوا اسی برس کے ربیع الاول میں سیف الدولہ بن حمدان رومیوں سے لڑا بعد لڑائی اور قتل و قمع کے کہ دونوں طرف سے بہت لوگ قتل ہوئے سیف الدولہ فیتحاب ہوا اس برس میں معز الدولہ نے سبکتگین کو معہ لشکر شہروز پر بھیجا لیکن وہ پھر آیا اور فیتحاب ہوا اس برس میں محمد بن عباس ابن نحوی فقیہہ مشہور اور محمد بن قاسم کرخی فوت ہوئے۔

پھر شروع ہوا ۳۴۴ ہجری اس برس میں ابو علی بن محتاج صاحب لشکر خراسان جسکو امیر نوح نے معزول کیا تھا خراسان سے موا بہ سبب معزول کرنے نوح کے نوح کی اطاعت سے نکلکر رکن الدولہ بن بویہ سے ملا اور اوسی پاس مر گیا۔

بیان اون چیزوں کا جو اس برس میں معز علوی اور عبدالرحمن اموی صاحب اندلس کے درمیان ہوئیں

اس برس میں عبدالرحمن ناصر اموی نے کشتیاں بہت بڑی کہ کسی نے ایسی نہیں بنائیں تیار کرکے اسباب تجارت کا بھر کے بلاد مشرق کیطرف روانہ کیں اور عوض اون اشیاء کی وہاں سے تحفہ چیزیں منگوائیں درمیان راہ کی ایک کشتی میں ایک ایلچی صقلیہ کا تھا جو معز علوی پاس جاتا تھا اوسکے پاس خطوط بھی تھے اندلس کی کشتی والوں نے اوسکی کشتی کو لوٹ لیا یہ خبر معز کو پہونچی تب لشکر اندلس پر بھیجا اور حسن بن علی عامل صقلیہ کو حاکم کیا جب بزیہ میں پہنچے سب کشتیوں کو جلا دیا اور بڑی کشتیوں کو اسکندریہ سے پھیرتے ہوئے چھین لیا اونمیں گانیوالی لونڈیاں اور اسباب عبدالرحمن کا تھا بعد اسکے لشکر معز کا بر پر چڑھ گیا اور قتل اور لوٹ کرکے صحیح و سالم مہدیہ میں آئے جب ہوا عبدالرحمن نے لشکر بلاد افرنجیہ پر روانہ کیا جب وہاں پہنچا تو لشکر معز کا اونکی طرف متوجہ ہوا ایک لڑائی کھا کر پھر اندلس میں آئے۔

پھر شروع ہوا ۳۴۵ ہجری اس برس میں سیف الدولہ بن حمدان بلاد روم میں گیا وہاں لوٹ مار کرکے قلعے فتح کئے پھر اذنہ میں آیا وہاں چندے رہا پھر چلا گیا۔ اسی برس میں ابو عمر محمد بن عبدالواحد غلام ثعلب کا جو مشہور مطرز ہے فوت ہوا۔ ثعلب کے اماموں میں مشہور ہے ایک مدت ابوالعباس ثعلب کی رفاقت میں

یہ عرف اوسکا ہوا تصنیفات اسکی بہت ہیں پیدائش اسکی ۲۶۱ھ ہجری میں ہوئی اور شوق تحصیل علوم مانع تلاش رزق کا ہوا ہمیشہ تنگی سے گذران کرتا اسکی وسعت روایت و مزید حفظ کی سبب فضلاء اوسکے زمان کی اکثر نقل لغت میں جھٹلاتے تھے اور کہتے کہ اگر جانور اوڑتا ہے تو ابو عمر مذکور کہتا ہے کہ روایت کی مجھسے ثعلب نے ابن اعرابی سے اور ان سے کراع اور کچھ بھی کہتے اور ازبسکہ وہ بہ سبب حفظ کے گویا تصانیف کراتا تھا چنانچہ لغت میں تیس ہزار ورق لکھہ ڈالے اس کثرت کی تصنیف کے سبب کذب کیطرف منسوب ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۴۶ھ ہجری اس برس میں سالار مرزبان حاکم آذربیجان کا فوت ہوا اسکے بعد اسکا بیٹا حسان حاکم ہوا مرزبان کا بھائی وہشودان نام تھا اوسنے اپنے بھائی کی اولاد میں فتنہ برپا کیا یہانتک کہ آپس میں لڑائی ہوئی اور وہشودان اونکے چچا نے جو ارادہ کیا تھا پورا ہوا ابن اثیر نے اس برس کے حادث میں یہ بیان کیا ہے کہ دریا سے پانی کم ہوگیا اور جنگل کی چیزیں اوس میں ظاہر ہوئی باوجودیکہ اوسمیں پہاڑ پہلے معلوم نہ ہوتے تھے اس برس میں ابو العباس محمد بن یعقوب اموی نیشاپوری مشہور اصم فوت ہوا بہ حدیث میں عالی اسناد تھا ہم صحبت ربیع بن سلیمان صاحب شافعی کا اور ابو اسحق ابراہیم بن [illegible] فقیہہ بخاری ہیں کہتا تھا

پھر شروع ہوا ۳۴۷ھ ہجری

ذکر معز کے لشکر کی اطراف مغرب میں جانیکا

اس برس میں ابی الحسن جوہر معز کے غلام کا ایسا مرتبہ بڑھا کہ مرتبہ وزارت پر پہنچا اور معز نے اوسے معہ لشکر کثیر اطراف مغرب میں بھیجا وہ پہلے تاہرت میں پہر وہاں سے ماہ جمادی الآخر میں فاس میں گیا۔ حاکم فاس کا احمد بن بکر تھا اوسنے اوسکے آنیکی خبر سنکر شہر بندی اختیار کی جوہر جب وہاں پہنچا اور جدال قتال کیا لیکن اوسپر فتحیاب نہ ہوا آخر کو جوہر وہاں سے کوچ کرکے بحر محیط کی طرف گیا اوسکے سب شہروں میں پہر پہر وہاں سے فاس میں آیا اور اوسکو بغیر لڑائی لیلیا۔ جوہر کے ساتھہ یزی بن مناد صنہاجی تھا یہ دونو امیر لشکر میں شریک تھے فتح فاس کی رمضان ۳۴۷ھ میں ہوئی اسی برس میں ابوالحسن علی بن بوشنجی صوفی نیشاپور

اسکا بیٹا امیر ہوا اسی برس کے ربیع الاول میں سیف الدولہ بن حمدان رومیوں سے لڑا بعد لڑائی اور قتل و قمع کے کہ دونوں طرف سے بہت لوگ قتل ہوئے سیف الدولہ فیجاب ہوا اس برس میں معز الدولہ نے سبکدگین کو معہ لشکر شہروز پر بھیجا لیکن وہ پہر آیا اور فیجاب ہوا اس برس میں محمد بن عباس ابن نحوی فقیہہ مشہور اور محمد بن قاسم کرخی فوت ہوئے۔

پھر شروع ہوا ۳۴۴ ہجری اس برس میں ابوعلی بن محتاج صاحب لشکر خراسان جسکو امیر نوح نے معزول کیا تہا خراسان سے موا بہ سبب معزول کرنے نوح کے نوح کی اطاعت سے نکلکر رکن الدولہ بن بویہ سے ملا اور اوسی پاس مرگیا۔

بیان اون چیزوں کا جو اس برس میں معز علوی اور عبدالرحمن اموی صاحب اندلس کے درمیان ہوئیں

اس برس میں عبدالرحمن ناصر اموی نے کشتیاں بہت بڑی کہ کسی نے ایسی نہیں بنائیں تیار کرکے اسباب تجارت کا بھر کے بلاد مشرق کیطرف روانہ کیں اور عوض اون اشیاء کی وہاں سے تحفہ چیزیں منگوائیں درمیان راہ کی ایک کشتی میں ایک ایلچی صقلیہ کا تہا جو معز علوی پاس جاتا تہا اوسکے پاس خطوط بہی تھے اندلس کی کشتی والوں نے اوسکی کشتی کو لوٹ لیا یہ خبر معز کو پہونچی تب لشکر اندلس پر بھیجا اور حسن بن علی عامل صقلیہ کو حاکم کیا جب بربریہ میں پہنچے سب کشتیوں کو جلادیا اور بڑی کشتیوں کو اسکندریہ سے پہرتے ہوئے پہین لیا اونمیں گانیوالی لونڈیاں اور اسباب عبدالرحمن کا تہا بعد اسکے لشکر معز کا بربر پر چڑہ گیا اور قتل اور لوٹ کرکے صحیح وسالم مہدیہ میں آئے جب [illegible] ہوا عبدالرحمن نے لشکر بلاد افرنجیہ پر روانہ کیا جب وہاں پہنچا تو لشکر معز کا اونکی طرف متوجہ ہوا ایک لڑائی کہا کر پہر اندلس میں آئے۔

پھر شروع ہوا ۳۴۵ ہجری اس برس میں سیف الدولہ بن حمدان بلاد روم میں گیا وہاں لوٹ مار کرکے قلعے فتح کئے پہر اذنہ میں آیا وہاں چندے رہا پہر [illegible] گیا۔ اسی برس میں ابوعمر محمد بن عبدالواحد غلام ثعلب کا جو مشہور مطرز ہے فوت [illegible] کے اماموں میں مشہور رہے ایک مدت ابوالعباس ثعلب کی رفاقت میں

یہ عرف اوسکا ہوا تصنیفات اسکی بہت ہیں پیدائش اسکی ۲۶۱ھ ہجری میں ہوئی اور شوق تحصیل علوم مانع تلاش رزق کا ہوا ہمیشہ تنگی سے گذران کرتا اسکی وسعت روایت و مزید حفظ کی سبب فضلاء اوسکے زمان کی اکثر نقل لغت میں جھٹلاتے تھے اور کہتے کہ اگر چانور اوڑتا ہے تو ابوعمر مذکور کہتا ہے کہ روایت کی مجھسے ثعلب نے ابن اعرابی سے اور ان سے کہ اڑتا کچھ بھی وہ کہتے اور ازبسکہ وہ بہ سبب حفظ کے گویا تصانیف کراتا تھا چنانچہ لغت میں تیس ہزار ورق لکھہ ڈالے اس کثرت کی تصنیف کے سبب کذب کیطرف منسوب ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۴۶ھ ہجری اس برس میں سالار مرزبان حاکم آذربیجان کا فوت ہوا اسکے بعد اسکا بیٹا حسان حاکم ہوا مرزبان کا بھائی وہشودان نام تھا اوسنے اپنے بھائی کی اولاد میں فتنہ برپا کیا یہانتک کہ آپس میں لڑائی ہوئی اور وہشودان اونکے چچا نے جو ارادہ کیا تھا پورا ہوا ابن اثیر نے اس برس کے حوادث میں یہ بیان کیا ہے کہ دجلہ کا پانی کم ہوگیا اور جنگل کی چیزادس میں ظاہر ہوئی باوجودیکہ اوسمیں پہاڑ پہلے معلوم نہ ہوتے تھے اس برس میں ابوالعباس محمد بن یعقوب اموی نیشاپوری مشہور اصم فوت ہوا بہ حدیث میں عالی اسناد تھا ہم صحبت ربیع بن سلیمان صاحب شافعی کا اور ابواسحق ابراہیم بن [illegible] فقیہہ بخاری میں کہتا تھا

پھر شروع ہوا ۳۴۷ھ ہجری

ذکر معز کے لشکر کی اطراف مغرب میں جانیکا

اس برس میں ابی الحسن جوہر معز کے غلام کا ایسا مرتبہ بڑھا کہ مرتبہ وزارت پر پہنچا اور معز نے اوسے سو لشکر کثیر اطراف مغرب میں بھیجا وہ پہلے تاہرت میں پہر وہاں سے ماہ جمادی الآخر میں فاس میں گیا۔ حاکم فاس کا احمد بن بکر تھا اوسنے اوسکے آنیکی خبر سنکر شہر بندی اختیار کی جوہر جب وہاں پہنچا اور جدال قتال کیا لیکن اوسپر فتحیاب نہ ہوا آخر کو جوہر وہاں سے کوچ کرکے بحر محیط کی طرف گیا اوسکے سب شہروں میں پہر آیا پہر وہاں سے فاس میں آیا اور اوسکو بغیر لڑائی لیلیا۔ جوہر کے ساتھہ یزی بن مناد صنہاجی تھا یہ دونو امیر لشکر میں شریک تھے فتح فاس کی رمضان ۳۴۸ھ میں ہوئی اسی برس میں ابوالحسن علی بن بوشنجی صوفی نیشاپور

اس مرگیا یہ صوفیوں میں مشہور تھا اسی برس میں ابوالحسن محمد جو اولاد ابوالشارب قاضی بغداد سے تھا فوت ہوا پیدائش اوسکی ۲۹۲ ہجری میں ہوئی تھی اور ابوعلی حسین بن علی نیشاپوری اور ابومحمد عبداللہ فارسی نحوی جسنے نحو مبرد سے پڑھی تھی فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۴۸ ہجری اس برس میں ابوبکر بن سلیمان فقیہہ حنبلی بغداد کا مشہور مرگیا عمر اوسکی پچانوے برس کی تھی ابوجعفر بن محمد جلدی صوفی جو جنید کے یاروں میں تھا فوت ہوا اس برس میں مینہ بہت موقوف ہوا اور اکثر شہروں میں نرخ گراں ہوگیا۔

پھر شروع ہوا ۳۴۹ ہجری اس برس میں اولاد مرزبان کی آپس میں مخالف ہوئی لوگ مضطرب ہوکر اونکے چچا دشمنوذان کی مدد پر مستعد ہوئے اور اوسکو صلح نامہ لکھ بھیجا اور خود بھی اوس پاس گئے تب وہ اونکے ساتھ آیا اور حسان اور ناصر اپنے بھتیجوں اور دونو کی ماؤں کو گرفتار کیا اور پھر اونکو قتل کیا۔ اسی برس میں سیف الدولہ بن حمدان لشکر کثیر لیکر روم سے لڑا وہاں فتحیاب ہوکر قتل اور لوٹ کر جلایا پھر خرشنہ میں آیا وقت پھرنے کے رومیوں نے اوسپر تنگی کرکے جو کچھ کہ یہ لوٹ کر لیگیا تھا پھیر لیا اور اوسکا اسباب بھی چھین لیا بہت اوسکے یاروں کو قتل کیا سیف الدولہ ہمراہ تین سو آدمیوں کے وہاں سے نکل آیا راہ شناسوں نے بروقت اوسکے پھرنے کے منع کیا تھا کہ اس سنہ مت جا لیکن اوسنے قبول نہ کیا سیف الدولہ خود رائے اور ہٹ کو دوست رکھتا تھا اور کسی سے مشورہ نہ کرتا کہ مبادا کوئی کہے کہ یہ غیر کی رائے پر چلتا ہے اس برس میں قریب دو لاکھ ترک مسلمان ہوئے اسی برس میں حجاج مصر حج سے پھر کر ایک جنگل میں رات کو رہا تا گہاں رات کو رہ آئی اور اونکو معہ اسباب اور باربرداری کے یکجا کر دریا میں ڈالا۔ اسی برس میں یا اس برس کے قریب ابوالحسن بتیناتی جو منسوب تھا بتیانات کی طرف فوت ہوا عمر اوسکی ایک سو بیس برس کی تھی اسکی کرامات مشہور ہیں اس برس میں انوجور بن احشید حاکم مصر راہی ملک عدم کا ہوا بھائی اوسکا اوسکی جگہ ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۵۰ ہجری

ذکر حاکم خراسان کے مرنے کا

اس برس میں گیارہویں شوال جمعرات کے روز امیر عبدالملک بن نوح سامانی کو گھوڑے

نے گرایا عبدالملک زمین پر گر کر مر گیا خراسان میں اسکے مرنے کے بعد فتنہ عظیم برپا ہوا اسکی جائے اسکا بھائی منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسمٰعیل بن احمد بن اسد بن سامان مقرر ہوا۔

ذکر صاحب اندلس کے مرنے کا

اس برس میں عبدالرحمن ناصر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن داخل رمضان میں فوت ہوا یہ پچاس برس چھ مہینے امیر رہا عمر اوسکی تہتر برس کی تھی۔ یہ گورا بیش چشم خوبصورت تہا اندلس کے حاکم جو اموی تھے اونمیں سے اسی نے لقب خلیفہ کا پہلے پہل پایا۔ یہ مشہور امیر المومنین تہا خطبہ میں اونکو امیر اور خلیفہ کے بیٹے پڑہتے تھے عبدالرحمن ہی اسیطرح ستائیس برس امارت میں رہا مگر جب خلفاء کا ضعف عراق میں اور ظہور خلفاء علویوں کا افریقیہ میں دیکہا اور اوسکے امیر المومنین ہونے کی خبر سنی اوسوقت حکم کیا کہ مجہے ناصر الدین اللہ کہیں اور خطاب امیر المومنین کا دیا اسکی ماں اوتھی مدنہ نام تہی جب یہ فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا بیٹا حکم بن عبدالرحمن اوسکی جائے ہوا لقب اوسکا مستنصر ہوا عبدالرحمن گیارہ بیٹے چھوڑ کر مر گیا اس برس میں ابوالعباس عبداللہ بن حسن بن ابوالشوارب قاضی القضاۃ ہوا اور ہر برس میں دو لاکہ درہم ادا کرنا لازم اپنے پر کیا پہلے پہل یہی قضا کا ضامن ہوا یہ معز الدولہ بن بویہ کے زمانہ میں ہوا اسسے پہلے یہ سنا نہ گیا تہا اسکے بعد جسد اور شرط کا بغداد میں ضامن ہوا۔ اس برس میں ابوشجاع فاتک رومی مر گیا اخشید حاکم مصر نے اوسکو رملہ میں اوسکے سردار سے لیا تہا اور اوسکا مرتبہ بلند کیا یہ رفیق کافور کا بیٹا تہا بک دوست نے اتابک کا ہوا یہ جو امیر داؤس ضلع کا تہا وہاں گیا اور وہاں رہا یہ سبب ناموافقت وہاں کے سرداران کے مرض اوسکا زیادہ ہوا تب مصر میں جبراً پہر آیا اوسی مرض کے سبب کافور اوسسے ڈرتا تہا اور اوسکی خدمت کرتا تہا جب یہ مصر میں تہا متنبی نے اسکے پاس آکر اوسکے حکم سے فاتک مذکور کی تعریف میں قصیدہ لکہا کہ جسکے شعروں کا مضمون لکہنا موجب طول ہے اور جب وہ فوت ہوا تو متنبی نے ایک قصیدہ بنا بر اسکے مرثیہ کے لکہا کہ مضمون اوسکا بہی باعث سبوق سے ترک کیا گیا۔

شروع ہوا ۳۱۱ھ ہجری اس برس میں رقم نے بہراہی دمشق کی لڑائی لے لیا اور بعض کو وہاں قتل کیا اور اکثروں کو امان دی۔

روم کے غلبہ پانے کا حلب پر اور وہاں سے اونکا پھر آنا

اس برس میں اہل روم شہر حلب پر سوائی اوسکے قلعہ کے مستولی ہوئی دمشق ہی اوس طرف تھا سیف الدولہ کو یہ حال بعد اوسکے وہاں پہنچنے کے معلوم ہوا اوس حال میں لشکر کو جمع کر جتنے آدمی اوسکے پاس تھے اونہیں سے خروج کیا اور دمشق کے ساتھ لڑائی ہوئی جب بہت سے اوسکے مارے گئے تب سیف الدولہ اپنے باقیماندہ لشکر کو لیکر بھاگا دمشق نے فتحیاب ہوکر شہر میں سے کہ شہر حلب سے باہر دارین نام تھا تین سو بدرہ درہموں کے پائے اور ایک ہزار اونٹ سیف الدولہ کی اور بہتیار لا انتہا ہاتھ آئے اہل روم نے قلعوں کو لیکر شہر کو گھیر لیا اور اونکو توڑ کر اہل حلب سے خوب لڑے روم جوسن پہاڑ تک پھر آئے پھر اہل حلب اور شرفا کے درمیان میں لڑائی ہوئی بہ سبب اسکے کہ اونہوں نے شہروں میں لوٹ ڈال دی تھی اس سبب سے سب آدمی جمع ہوئے اور دیوار فصیل پر کوئی باقی نہ رہا روم نے دیوار خالی پاکر ہجوم کیا اور دروازہ کھول کر حلب میں قتل عام کیا دس ہزار لڑکا لڑکی کا اسباب لوٹا اور قتل کیا اور جب اسباب لاد چکے رہا دمشق نے حکم دیا کہ اوسے پھونک دو دمشق نو روز وہاں رہا پھر اپنے شہر میں پھر گیا۔ دکانوں وغیرہ کی لوٹنے کا حکم نہیں دیا بلکہ حکم دیا کہ کھیتی کریں اسواسطے کہ وہ لوگ جو وہاں رہنے کی نیت سے ہیں وہاں پھر آجاویں۔ اس برس میں رکن الدولہ بن بویہ جرجان اور طبرستان کا حاکم اسی برس میں عوام شیعہ نے معز الدولہ کے حکم سے تمام مسجدوں پر کتبے اس صورت کے لکھ لگائے کہ لعنت خدا معاویہ بن ابی سفیان پر اور لعنت خدا ہو اوس شخص پر جسنے فاطمہ کی لونڈی چھین لیا اور اوس شخص پر لعنت ہو جسنے حسن کو اوسکے نانا کی قبر کے پاس دفن کرنے سے روکا لعنت خدا ہو اوس پر جسنے ابو ذر غفاری کو تشہیر کیا اور لعنت اوس پر ہو جسنے ابو العباس کو گھر سے نکالا۔ جب رات ہوئی تب وزیر مہلبی نے معز الدولہ سے عرض کی کہ اس جائے یہ لکھنا چاہیے خدا کی ہو اون لوگوں پر جنہوں نے آل رسول اللہ پر ظلم کیا اور کسی کا نام لکھنا مناسب معاویہ کا نام لکھنا البتہ ضرور ہے اوسنے ایسا ہی کیا اسی برس کے ذیقعدہ میں لشکر مسلمانوں کے

صقلیہ میں گئے اور طبرمین کو فتح کیا طبرمین سب قلعوں میں بلند تر و محکم تھا
روز اسکا محاصرہ رہا طبرمین کا نام معزیہ یعنے منسوب معز علوی کی طرف رکھا
روم نے قلعہ دبوک کو معہ تین اور قلعوں کے جو متصل اس سے تھے بزور لیا
روم نے ابوفراس حرث بن سعید بن حمدان کو منبج میں قید کیا وہیں رہتا تھا
محمد بن حسن نقاش مقری مصنف کتاب شفا صدر کا فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۵۲ ہجری اس برس میں بہلبی و
برس تین مہینے یہ وزیر رہا یہ سخی دانا صاحب فضل تھا۔ اسی برس امیر
معز الدولہ نے لوگوں کو حکم کیا کہ اپنی دوکانوں کے دروازے بند کریں او
اور عورتوں کو اسطرح نکالیں کہ بال پراگندہ ہوں مونہہ سیاہ ہوں۔ کپڑے
اور اپنے مونہہ پر طمانچے مارتی ہوں واسطے مصیبت حسین بن علی علیہما السلام کے
حکم کے ایسا ہی کیا اور اہل سنت منع نہ کر سکے کیونکہ شیعہ بہت تھے اور بادشا
تھا اسی برس میں ابن ابی شوارب قضا سے معزول ہوا اور جو کچھ اسنے ضمان میں
ہوئی اس برس میں روم نے اپنے بادشاہ کو قتل کر کے غیر کو اپنا بادشاہ کیا
دمستق ہوا۔ اس برس کے اٹھارہویں ذالحجہ کو معز الدولہ نے حکم کیا کہ جیسے
اور زینت بالا علان کرتے ہیں ویسے ہی آج بتقریب عید غدیر خم کی کریں اور

پھر شروع ہوا سنہ ۳۵۳ ہجری اس برس میں بادشا
میں گیا اور اوسکو محاصرہ کر کے ہفتہ کے دن تیرہویں رجب کو بعد تلوار کے
فتح کیا وہاں کی رعایا کو قتل عام کیا پھر باقیماندہ کو گرفتار کر کے روم میں لے آ
وہاں کے قریب دو لاکھ آدمیوں کے تھے پھر طرسوس میں گیا۔ اہل طرسو
اوسنے امان دی اور طرسوس دیا باشندے اوسکے دریا اور جنگل میں نکلا
روم نے اونکے ساتھ محافظ کئے جب تک وہ انطاکیہ پہنچے جامع مسجد طرسوس میں
منبر کو جلا دیا اور طرسوس کی تعمیر کر کے وہاں قلعہ بنایا اور وہاں کے قدیم
پھر آئے پھر تک روم قسطنطنیہ میں آیا۔

ذکر اہل انطاکیہ کی مخالفت کا سیف الدولہ بن حمدان سے

اِس برس میں اہل انطاکیہ نے اون لوگوں کی جو طرسوس سے آئے تھے اور سیف الدولہ کے مخالف تھے اطاعت کی نام اوس سردار کا جسکی اطاعت اونہوں نے کی رشیق تھا وہ اطراف حلب میں گیا اور قرغویہ اور سیف الدولہ کے عامل سے لڑا سیف الدولہ میانہ فارقین میں تھا سیف الدولہ نے لشکر معہ بشارت اپنے غلام کے بھیجا قرغویہ عامل صلب کا بشارت خادم سے ملا۔ اور دونوں نے ملکر رشیق سے لڑائی کی اوسکے یار بھاگ کر انطاکیہ میں گئے اِسی برس میں متنبی شاعر اور اوسکا بیٹا دونوں اعراب کے ہاتھ سے ماری گئے اور جو کچھ اونکے پاس تھا وہ لوٹ لے گئے نام اوسکا احمد بن حسین بن حسن بن عبدالصمد کندی ہے پیدائش اسکی ۳۰۳ھ ہجری میں کوفہ میں محلہ کندہ میں ہوئی اِسی واسطے اوسکی طرف منسوب ہوا یہ نہیں کہ یہ قبیلہ کندہ سے تھا بلکہ یہ جعفی قبیلہ سے تھا کہتے ہیں کہ متنبی کا باپ کوفہ کا سقہ تھا اِسواسطے بعض شعراء نے اسکی ہجو میں شعر لکھے ہیں متنبی کوفہ سے شام میں بچپن میں گیا اور فنون ادب میں مشغول ہوا اوس نے خوب واقفیت حاصل کی یہ نقل لغت اور نکات لغت میں کامل تھا کوئی کلدہ زبان سے ایسا نہ کہتا مگر یہ کہ اوسکی سند کلام عرب سے لاتا اِس مرتبہ پر کہ کہتے ہیں کہ شیخ ابوعلی مصنف کتاب الفتیاح نے متنبی سے پوچھا کہ کتنے جمع قتلی کے وزن پر ہیں متنبی نے بے تامل کہا کہ خجلی اور ضربی۔ ابوعلی کہتا ہے کہ تیس روز تک میں لغت کی کتابوں کا مطالعہ کیا کہ کوئی تیسرا وزن اوسکا پاؤں لیکن نہ پایا متنبی اوسکو اِسواسطے کہتے ہیں کہ اوسنے بوبیہ سماوہ میں دعوی نبوت کا کیا اور بہت لوگ بنی کلب وغیرہ اوسکے تابع ہوئے تب لولو نائب اخشیدیہ نے اوسپر خروج کیا حمص میں متنبی کو قید کیا اور اوسکی جمعیت کو متفرق کیا ایک مدت وہ قید رہا پھر اوسنے توبہ کر کر جو کچھ دیا وہ جا کر سیف الدولہ بن حمدان سے ۳۳۷ھ میں ملا پھر جدا ہو کر اوسکی ہجو کر کے عضد الدولہ کے پاس بلاد فارس میں گیا اور اوسکی مدح کی پھر کوفہ کی جانب رجوع کی تب اثنا راہ میں نعمانیہ کے پاس جو عربی جانب بغداد کی دو برعا قول پاس ہے مارا گیا۔ عرب وہاں قتل کر کے اوسکا مال لے گئے۔ اِسی برس میں محمد بن حبان ابوحاتم بن احمد بن حبان البستی صاحب تصانیف مشہورہ کا فوت ہوا۔

لفظ جان کسرہ حا مہملہ اور با موحدہ اور الف دونوں سے ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۵۵ھ ہجری

ذکر خروج رومیوں کا بلاد اسلام پر

اس برس میں اہل روم نے خروج کر کے آمد کا محاصرہ کر لیا پھر وہاں سے پھرے نصیبین تک پھر جزیرہ کی طرف سے شام کی طرف گئے اور انطاکیہ میں اقامت کی مدت تک پھر وہاں سے طرسوس میں گئے۔ اسی برس میں سیف الدولہ بن حمدان نے اپنے چچا کے بیٹے ابو فراس بن حمدان کو قید سے چھڑانا چاہا اوسکی اور روم کی درمیان فدا تھا اوسنے چند قیدی مسلمان بھی چھڑائے۔

پھر شروع ہوا ۳۵۶ھ ہجری

ذکر معز الدولہ کے مرنے اور اوسکے بیٹے بختیار کے حاکم ہونیکا

اس برس میں معز الدولہ واسط میں گیا اور لشکر واسطے لڑائی عمران بن شاہین صاحب البطیحہ کے روانہ کیا اتفاقاً اوسکو دست آنے لگے جب مرض نے قوت پائی تو لشکر کو لڑائی عمران بن شاہین میں چھوڑ کر بغداد میں پھر آیا بغداد میں جب پہنچا تو مرض اوسکا بہت شدید ہوا جب قریب مرگ ہوا تو اپنے بیٹے بختیار کو ولیعہد کر کے عز الدولہ لقب دیا معز الدولہ نے اظہار توبہ کیا اور بہت مال خیرات کیا اور اپنے لونڈی غلام آزاد کئے تیرہویں ربیع الآخر اس برس میں مرض ذبحیہ سے بغداد میں فوت ہوا مقابر قریش میں جو دروازہ طاق پر ہے دفن کیا سرداری اوسکی اکیس برس گیارہ مہینہ رہی جب یہ مر گیا تو اوسکا بیٹا عز الدولہ بختیار امیر ہوا بختیار نے لشکر کو لکھا کہ عمران بن شاہین سے صلح کر کے پھر آؤ بغداد میں اونہوں نے ایسا ہی کیا معز الدولہ کا ہاتھ کٹا ہوا تھا لکھا ہے کہ اوسکا ہاتھ کرمان کی لڑائی میں کٹا تھا معز الدولہ وہ شخص ہے جسنے قاصد بغداد میں بھیجے تھے تاکہ اپنے بھائی رکن الدولہ کو اون حالات کی خبر ہو اوسکے زمانے میں فضل بن مروزش کہ سب وزیروں سے بالا تھے ہر ایک قریب چالیس فرسخ کے چلنے تیار رہتی تھی اون دونوں سے کہ لوگ تعصب کرتے ایک اون دونوں میں

سے سُنی کا ساعی تہا دوسرا شیعہ کا بختیار جب امیر ہوا تو بدا طوار ہو گیا کہیل کود اور عورتوں اور گانیوالوں میں مشغول رہتا بڑے سردار دیلم کے اپنے قلعوں کی آرزو میں بنی ہوئے۔

ذکر ناصر الدولہ بن حمدان کے قید ہونے کا

اِس برس میں ناصر الدولہ کے بیٹے نے ابو تغلب اپنے باپ ناصر الدولہ کو گرفتار کیا باعث اِس قید کرنے کا یہ تہا کہ ناصر الدولہ بہ سبب بڑہاپے کے بدخلق ہو گیا تہا اور اولاد اور احباب پر بہت تنگی کرتا اور اونکی عرض کی مخالفت کرتا سب اوس سے برگشتہ ہو گئے آخر کار اوسکے بیٹے ابو تغلب نے آخر ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ہذا میں اوسے قید کر لیا اوسکے واسطے خدمتگار مقرر کیا جب ابو تغلب نے یہ حرکت کی تو اوسکے بعضے بہائی اِس سے پھر گئے اِسواسطے ابو تغلب نے بختیار سے صلح کی تاکہ مدد کرے اور بارہ لاکہ درہم بختیار کو دینے مقرر کئے۔

ذکر دشمگیر کے مرنے کا

اِس برس میں دشمگیر بن زیار بہائی مرداویج کا فوت ہوا اِسطرح کہ وہ شکار میں تہا کہ ایک سور زخمی اوس پاس لائے گھوڑا سور دیکہہ کر کہڑا ہو گیا دشمگیر اوپر سے زمین پر گرا اور مر گیا اِسکے بعد اوسکا بیٹا بیستون بن دشمگیر زیار امیر ہوا بعض نے لکہا کہ دشمگیر محرم ۳۵۷ھ ہجری میں اہی ملک کا ہوا۔

ذکر کافور کے مرنے کا

اِس برس میں کافور اخشیدی کہ حبشی خوجہ محمد بن طغج اخشید حاکم مصر کے غلاموں میں سے تہا فوت ہوا اخشید کی اولاد کے بعد کافور مصر اور دمشق پر حاکم ہوا کیونکہ بعد اخشید کے اوسکا بیٹا انوجور حاکم ہوا تہا مگر مالک سب حکم احکام کا کافور تہا۔ جب انوجور ۳۴۹ھ ہجری میں مر گیا کافور نے اوسکے بہائی علی بن اخشید کو ریاست پر قایم کیا۔ جب علی بن اخشید مذکور کہ لڑکا تہا ۳۵۵ھ ہجری میں انتقال کیا تو کافور مستقل مملکت پر ہوا کافور نہایت سیاہ رنگ تہا اخشید نے اوسکو اٹہارہ دینار کو خریدا تہا جبتے اوس پاس گیا اور اوسکی تعریف میں قصیدہ پڑہا متنبی سے حکایت ہے کہ میں کافور پاس گیا تب اوسکے یہ شعر پڑہا کہ وہ ہنسنے لگا اور وہ مجہہ سے اِسطرح کشادہ پیشانی سے پیش آیا کہ میں غلبتاً اوسکے آگے شعر پڑہنے لگا جبتے کہتا رہے پہر کبہی میرے سامنے ویسا نہیں ہنسا یہانتک کہ میں جدا ہوا۔ مجہے اوسکی تیزی ذہن اور دانائی سے نہایت تعجب ہوا۔ کافور امیر مستقل رہا یہانتک کہ اِسی برس ہنگل کے دن بیستون

جمادی الاولیٰ کو مصر میں انتقال کیا کبراوہ صغراٰی میں دفن ہوا خطبہ اسکا منبروں پر مکہ اور حجاز اور تمام شہروں مصر اور شام کے پڑھا جاتا تہا اندازہ اوسکی عمر کا پینسٹھ برس تہی بعد اسکے تقرر امیر کے باب میں آپس میں اختلاف ہوا سب ابو الغوارس احمد علی بن اخشید پر متفق ہوئے اوسی کا خطبہ جمادی الاول ۳۵۷ھ میں پڑہا گیا۔

ذکر سیف الدولہ کے مرنے کا

اِس برس میں سیف الدولہ ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن حمدان بن حمدون تغلبی ربیع ماہ صفر میں حلب میں فوت ہوا تابوت اوسکا میافارقین میں لیجاکر دفن کیا پیدائش اسکی ذالحجہ ۳۰۳ھ میں ہوئی تہی بیماری اِسکی یہ تہی کہ پیشاب بند ہوگیا تہا اسنے بنی حمدان میں سے ابتدائے حلب کے بنانے میں کی حلب اسنے احمد ابن سعید کلابی نایب اخشید سے لیا بعضے کہتے ہیں کہ بنی حمدان میں سے حسن نے بغداد ابتدا لیا ہے یہ حسن بیٹا سعید کا وہ بہائی ابو فراس بن حمدان کا تہا سیف الدولہ دلاور سخی تہا اوسکے شعر بہت ہیں جب سیف الدولہ فوت ہوا تب اوسکا بیٹا سعد الدولہ شریف ابن سیف الدولہ بن حمدان جسکی کنیت ابو المعالی تہی اپنے باپ کے ملک پر قابض ہوا اسی برس میں ابو علی محمد بن الیاس حاکم کرمان نے انتقال کیا اسی برس میں ابو الفرج علی بن حسین بن محمد بن احمد بن ہشیم بن عبد الرحمن بن مروان بن عبد اللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابو العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف اموی کاتب صاحب کتاب اغانی فوت ہوا دادا اوسکا مروان بن محمد بن امیہ کا اخیر خلیفہ اصفہانی پیدائش تہا اور بغداد میں بڑا ہوا ہے بہت عالموں سے روایت کرتا ہے نسب اور تواریخ کا بڑا جاننے والا تہا اور با وجود اموی کے شیعہ تہا کہتے ہیں کہ اسنے کتاب اغانی پچاس برس میں جمع کرکے سیف الدولہ پاس بھیجی اوسنے ہزار دینار اوسے دیئے اور عذر بہت کیا سوائے کتاب اغانی کے اور بہت تصنیفات اِسکی ہیں ایک کتاب بنی امیہ کی واسطے جو صاحب اندلس تہی تصنیف کرکے پوشیدہ اونکے پاس بھیجی اونہوں نے بہی پوشیدہ انعام بہیجا یہ وزیر مہلبی سے منقطع تہا اوسکے واسطے اِس میں بہت تعریفیں ہیں پیدائش اِسکی ۲۸۴ھ میں ہوئی کتابیں جو بنی امیہ کے واسطے اسنے تصنیف کی تہیں نسب بنی عبد شمس اور ایام عرب ہیں جس میں ایکہزار سات سو دن ہیں اور

اور جمہرۃ النسب اور نسب بنی شیبان نام رکھی ہیں۔

پھر شروع ہوا ۳۵۷ھ ہجری

اِس برس میں عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ علی بن الیاس کرمان کے حاکم کے مرنے کے بعد کرمان کا حاکم ہوا۔

ذکر ابو فراس بن حمدان کے قتل کا

اِس برس میں ربیع الآخر میں ابو فراس مارا گیا یہ حمص میں رہتا تھا اِس میں اور ابو المعالی بن سیف الدولہ میں رنجش ہو گئی ابو المعالی نے اوسکو بلایا ابو الفراس صدر میں گیا ابو المعالی نے لشکر معہ قرعویہ ایک اپنے سرداروں کے روانہ کیا اونہوں نے ابو فراس حرث بن ابی العلا سعید بن حمدان بن حمدون پر دوڑ کی یہ چچا کا بیٹا ناصر الدولہ کا تھا سیف الدولہ بنج میں مقید ہو کر قسطنطنیہ میں بھیجا گیا چار برس مقید رہا قید خانہ میں بہت شعر کہے بنج قسطنطنیہ کے متعلق تھا ابن حالویہ کہتا ہے کہ جب سیف الدولہ فوت ہوا ابو الفراس نے حمص کے لوٹنے کا ارادہ کیا یہ خبر ابو المعالی اور اوسکے باپ کے غلام قرعویہ کو پہنچی اوسنے قرعویہ کو اوسپر روانہ کیا جب لڑائی ہوئی تو ابو الفراس صدد میں مارا گیا اور کہتے ہیں کہ وہ چند روز زخمی رہکر جان بحق تسلیم ہوا پیدائش اِسکی ۳۲۰ھ ہجری میں ہوئی وہ جو صدد میں قتل ہوا تو بعضے شاعروں نے کہا ہے لیکن ترجمہ اوس مقولہ کا زاید تصور کیا گیا۔ اِسی برس میں متقی اللہ ابراہیم بن مقتدر اپنے گھر میں معزول اور اندھا ہو کر فوت ہوا وہیں مدفون ہوا۔ اِسی برس میں علی بن قید امر صوفی نیشاپوری نے انتقال کیا

پھر شروع ہوا ۳۵۸ھ ہجری

اِس برس میں معز الدین اللہ ابو تمیم معد بن اسمٰعیل منصور باللہ بن قائم محمد بن مہدی عبید اللہ نے لشکر اپنے باپ منصور کے غلام ابو الحسین جوہر کے ساتھ دیار مصر کی جانب روانہ کیا جوہر وہاں جاکر اوس ملک پر مستولی ہوا سبب اِسکا یہ تھا کہ جب کافور اخشیدی فوت ہوا تو بہ سبب مختلف خواہشوں کے عقلیں مختلف ہوئیں یہ خبر جب معز کو پہونچی تو اوسنے لشکر اسطرف روانہ کیا ہنوز لشکر جوہر کا وہاں نہ پہنچا تھا کہ لشکر اخشیدیہ بھاگا لشکر جوہر کا دیار مصریہ میں سترویں شعبان کو پہنچا خطبہ معز کا جامع مسجد عتیق میں پڑھا گیا۔ خطیب ابو محمد عبد اللہ بن حسین شمشاطی تھا اور جمادی الاولی ۳۵۹ھ ہجری میں جوہر جامع

مسجد ابن طولون میں آیا اور حکم کیا کہ اذاں حی علی خیر العمل کہو پھر مسجد جامع عتیق میں بھی اذاں کہلائی اور نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر کہی جب جوہر مصر میں مستقر ہوا تو قاہرہ کے بنانے کا حکم دیا۔

ذکر معز کے لشکر کے مالک ہونیکا دمشق وغیرہ شہروں میں

جب جوہر مصر میں مستقر ہوا تو لشکر کثیر ہمراہ ابن فلاح کے شام میں بھیجا جب رملہ میں پہنچا وہاں حسن بن عبداللہ بن طغج تھا اون دونوں میں لڑائیاں ہوئیں آخر کو لشکر معز کا فتحمند ہوا اور طغج کو معہ اور سرداروں کے جوہر نے قید کر کے معز پاس بھیجا معز کا لشکر اون شہروں پر مستولی ہوا اور بہت مال وہاں سے ہاتھ آیا پھر جعفر بن فلاح معہ لشکر طبریہ میں گیا تو دیکھا وہاں کی رعایا نے بیعت معز کی قبل اسکے پہنچے کے وہاں کی کی ہے تب وہاں سے دمشق میں گیا دمشق والے اوس سے لڑے آخر اوسنے دمشق لیلیا اور بعض رعایا کو لوٹا اور باقیوں کو چھوڑ دیا جمعہ کے روز خطبہ معز لدین اللہ کا پڑھوایا کچھ دن محرم کے گذرے تھے ۳۵۹ھ ہجری میں یہ امر ہوا عباسیوں کا خطبہ موقوف ہوا اسی برس میں جب خطبہ علویہ کا قایم ہوا تو اہل دمشق اور جعفر بن فلاح میں فتنہ واقع ہوا اور ایسی لڑائیاں ہوئیں کہ خطبہ علویہ موقوف ہوا تب جعفر بن فلاح نے مدد منگوا کر دمشق پر استقرار پایا اور فتنہ فرو ہوا دمشق معز لدین اللہ علوی کے قبضہ میں آیا۔

ذکر ناصر الدولہ کے مرنے اور اوسکی اولاد کے مختلف ہونیکا

ابو تغلب اور ابو برکات اور فاطمہ اون دونوں کی بہن یہ اولاد ناصر الدولہ کی فاطمہ کے شکم سے تھی جو اوسکی چچیرو اور احمد کردبہ کی بیٹی تھی ناصر الدولہ کے سرداری کی ملک تھی یہ اپنے بیٹے ابو تغلب سے مل گئی اور ناصر الدولہ اپنے شوہر کو گرفتار کر لیا اوسکا ذکر ہم کر چکے ہیں ناصر الدولہ کا ایک بیٹا حمدان نام اور تھا اوسے ناصر الدولہ نے رجہ مارہ وین وغیرہ دیا تھا جب ناصر الدولہ قید ہوا تو حمدان کو لکھا تا کہ اوسکے سبب اونکے شر سے بچوں جب اوسکی اولاد نے اوس خط کو دیکھا تو باپ کو ڈرایا یہ خبر حمدان کو پہونچی بھائیوں کا دشمن ہو گیا وہ اون سب سے زیادہ شجاع تھا ابو تغلب اپنے باپ ناصر الدولہ سے ڈرا اور قلعہ قوانشی میں اوسے قید

کیا کئی مہینے وہاں قید رہا آخر کار ناصر الدولہ حسن بن عبداللہ بن حمدان بن حمدون بن حرث بن لقمان تغلبی مذکور قلعہ کو اشتی میں بیع الاول سنہ ہذا میں فوت ہوا حمدان بن ناصر الدولہ اور اوسکے بھائیوں ابوتغلب اور ابوالبرکات میں بہت لڑایاں ہوئیں ابوالبرکات اپنے بھائی حمدان کے ہاتھ سے مارا گیا اور ابوتغلب حمدان پر غلبہ پاکر اوسکے ملک پر مستولی ہوا اور اوسے ملک سے نکال دیا لقب ابوتغلب بن ناصر الدولہ کا عدۃ الدولہ غضنفر ابوتغلب تھا۔

روم اور شام کی لڑائیوں کا ذکر

اس برس میں بادشاہ روم شام میں داخل ہوا چونکہ اوسکا کوئی مانع نہ ہوا وہ طرابلس تک گیا اور قلعہ عرقہ کو بزور شمشیر فتح کیا پھر حمص میں گیا رعایا وہاں کی شہر چھوڑ کر بھاگ گئی اور آگ لگا گئی وہاں سے بلاد ساحل میں آیا وہاں بھی لوٹا اور خراب کیا اور اٹھارہ منبر کا مالک ہوا شام میں دو مہینے رہا پھر اپنے شہر کو سمہ قیدیان اور بہت مال غنیمت کے مراجعت کی

ذکر قرعویہ کے حلب پر غلبہ پانے کا

اس برس میں قرعویہ غلام سیف الدولہ نے حلب پر غلبہ پایا اور ابن استاذہ ابوالمعالی شریف بن سیف الدولہ بن حمدان کو وہاں سے نکالا۔ ابوالمعالی اپنی ماں کے پاس میافارقین میں گیا وہاں چند سے رہا۔ باپ بیٹے میں کچھ رنجش پیدا ہوگئی لیکن پھر مل گئے پھر ابوالمعالی حمام کے ارادہ سے فراۃ سے گذرا اور وہیں رہا اس برس میں سابور بن ابوطاہر قرمطی نے اپنے چچاؤں سے ریاست طلب کی اونہوں نے اوسے قید کرلیا پندرہویں رمضان اوسکا مردہ نکلا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۵۹ ہجری اس برس میں رومی شام میں گئے انطاکیہ بزور تلوار فتح کیا وہاں کی رعایا کو مارا اور لوٹا اور قید کیا پھر حلب کو چلے قرعویہ غلام سیف الدولہ بن حمدان کا وہاں غلبہ کہتا تھا ابن استاذہ ابوالمعالی کو اوسنے وہاں سے نکالا تھا اونکے آنے سے قرعویہ قلعہ بند ہوا رومیوں نے شہر حلب لیکر قلعہ کا محاصرہ کیا بعد ازاں قرعویہ نے کچھ سالیانہ بادشاہ روم کو مقرر کرکے صلح کی۔ یہ عہد ہوا کہ اسقدر مال بھیجنے سے حلب اور متعلقات اوسکے یعنے حماۃ وحمص اور کفرطاب اور معرہ وفامیہ وشیزر اور جو اوسکے درمیان ہے تعرض نہ ہو اہل حلب نے ملک عوض مال مقرر کرکے بطور رہن کے روم کو دیا روم حلب سے کوچ کرگئے

مسلمان پھر آئے۔ اسی برس میں بادشاہ روم نے ملاذکرد پر جو ارمینیہ سے متعلق ہے لشکر روانہ کرکے اوسے گھیر لیا اور بزور تلوار اوسے فتح کیا تمام شہروں میں رومیوں کا کوئی مانع نہ تھا۔

ذکر بادشاہ روم کے قتل کا

نام اس بادشاہ کا نیقفور تھا یہ بادشاہ خاندانی نہ تھا بلکہ پہلے بادشاہ پر اوسنے غلبہ پاکر اوسے قتل کیا اور اوسکی جورو کو اپنی جورو بنایا اوسنے بلاد اسلام پر خروج کیا اور شام وغیرہ سے جسکا ذکر ہو چکا فتح کئے تمام ملک شام لینے کی آرزو رکھتا تھا بہت ہیبت والا تھا اوسنے چاہا کہ پہلے بادشاہ کی اولاد کو جو خاندانی بادشاہزادے تھے خصی کرے تاکہ اونکی نسل قطع ہو اور بادشاہت نسل نیقفور میں رہے یہ امر اوسکی جورو پر جو اون شاہزادوں کی ماتھی بہت ناگوار ہوا تب اوسکی جورو نے دمستق سے ملکر اوسکے قتل کا ارادہ کیا ایک روز دمستق سو ایک گروہ کے لباس عورتوں کا پہنکر گرجا گھر میں جو نیقفور کے محل کے قریب تھا گھس گیا جب نیقفور سویا اور دروازے بند ہوئے اوسکی جورو نے اوسکردہ دروازہ جو متصل گرجا گھر کے تھا کھولا اور دمستق کو بلایا اوسنے آنکر نیقفور کو سوتا پاکر قتل کیا اللہ نے مسلمانوں کو اوسکے شر سے آرام دیا دمستق نے اوس عورت کی اولاد میں سے جو پہلے بادشاہ کی اولاد تھی تخت نشین کیا پوشیدہ نہ رہے کہ رومی دمستق اوس شخص کو کہتے ہیں جو روم کے اون شہروں سے متصل ہو جو خلیج قسطنطنیہ کے شرق میں ہیں۔

ذکر ابو تغلب بن ناصر الدولہ کے حران پر غالب ہونیکا

اس برس میں ابو تغلب نے حران میں جاکر اوسے گھیر لیا ایک مدت تک پھر بغیر لڑائی فتح پائی پر تعدی کو جو بنی حمدان کے بڑے یاروں میں تھا حران پر عامل کیا اور آپ موصل میں پھر آیا۔ اس برس میں قرطوبہ نے ابن استادہ ابو المعالی سے صلح کی اور خطبہ حلب اور حمص میں معز الدین اللہ علوی صاحب مصر کا پڑھوایا اور مکہ میں مطیع کا اور مدینہ نبی میں معز کا اور مدینہ کے باہر ابو محمد موسوی خطیب والد شریف رضی نے مطیع کا خطبہ پڑھا اس برس میں محمد بن داؤد دینوری رقی معروف جو مشائخ صوفیہ میں مشہور ہے اور قاضی ابو العلا

محارب بن محمد بن محارب فقیہہ شافعی کہ فقہ اور کلام میں عالم تہا فوت ہوئے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۰ ہجری اس برس کے ذیقعدہ میں قرامطہ دمشق میں گئے جعفر بن فلاح نائب معز الدین اللہ کو جب یہ خبر پہونچی اوسنے ایک طرف توجہ کی اور دوڑ کر کے دمشق سے باہر اونکو قتل کیا اور دمشق میں عمل کر کے رعایا کو امن دیا قرامطہ وہاں سے رملہ میں گئے وہاں عمل کر لیا لشکر اخشید یہ بہی اونکے ہمراہ ہوا تب مصر کے لینے کا قصد کیا عین شمس میں اوترے اونہیں اور مغاربہ اور جوہر میں لڑائی ہوئی قرامطہ فتحیاب ہوئے پھر مغاربہ فتحیاب ہوئے اور قرامطہ شام کو پھر گئے۔ سردار قرامطہ کا اوسوقت حسن بن احمد بن بہرام تہا۔ اسی برس میں مویّد الدولہ بن رکن الدولہ نے صاحب ابو القاسم بن عباد کو وزیر بنایا۔ اسی برس میں ابو القاسم سلیمان بن ایوب طبرانی حاکم معاجم ثلثہ کا اصفہان میں فوت ہوا۔ عمر اوسکی سو برس کی تہی اسی برس میں سری الرفا شاعر موصلی بغداد میں فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۱ ہجری اس برس میں اہل روم حربزہ اور رہا اور نصیبین میں گئے خوب لوٹ مار مچائی کہ مسلمان بغداد تک فریاد دی آئے عامہ جمع ہوئے بغداد میں بڑے فتنے ہوئے جب یہ لوگ بختیار پاس گئے وہ شکار میں تھا اوسنے وعدہ کیا اون سے لڑنے کا اور مطیع خلیفہ سے مال طلب کیا خلیفہ نے کہلا بھیجا میرے پاس سوائے خطبہ کے کچھ نہیں جو تم اسے دوست رکھتے ہو تو میں معزول ہو جاؤں جب بختیار نے اوسے ڈراوا دکہایا تب خلیفہ نے اپنے اسباب وغیرہ کو بیچکر چار لاکہ درہم بختیار پاس بھیجے بختیار نے وہ سب لے کر اپنی ذات کی خرچ میں صرف کئے وعدہ لڑائی کا بہول گئے۔ یہ سب میں مشہور ہوا کہ خلیفہ نے مال غیر کا کہایا۔

ذکر معز الدین اللہ کے مصر میں جانے کا

اسی برس میں معز نے افریقیہ سے آخر شوال میں نکل کر بلاد افریقیہ یوسف پر عمل کیا جسکا بلکن نام ہے بن زیری بن مناد صنہاجی صقلیہ پر ابو القاسم علی بن حسن بن علی بن حسین کو طرابلس مغرب پر عبد اللہ بن یخلف کتامی کو مقرر کیا معز نے اپنے اہل خزانہ کو اپنے ساتھ لیا اسکے خزانہ میں مال بہت تہا یہانتک کہ دیناروں کو گلا کر صورتیں درندہ جانوروں کی بنائیں اور

اونٹوں پر لادیں جب برقہ میں معہ محمد بن ہانی شاعر اندلسی پہنچا تو محمد بن ہانی مذکور دفعتہً مارا گیا اوسکا قاتل معلوم نہ ہوا یہ بڑا شاعر تھا معز کی تعریف میں یہانتک زیادتی کرتا کہ کفر لازم آتا پھر معز آخر شعبان ۳۶۲ھ ہجری کو اسکندریہ میں گیا اہل مصر اور وہاں کے سردار اسکے پاس آئے اُسنے اونسے نہایت عزت و تکریم سے ملاقات کی پھر پندرہویں رمضان ۳۶۲ھ ہجری میں قاہرہ میں داخل ہوا اسی برس میں منصور بن نوح سامانی حاکم خراسان اور رکن الدولہ بن بویہ میں صلح ہوئی اس بات پر کہ رکن الدولہ اوس پاس ڈیڑھ لاکھ دینار ہر برس بھیجے اور منصور سے عضد الدولہ کے بیٹی کا نکاح کردے۔ اس برس میں ابو تغلب بن ناصر الدولہ بن حمدان نے قلعہ ماردین پر عمل کیا اس قلعہ کو اوسکے بھائی حمدان کی نائب نے اسے دیدیا جو کچھ اوسکے بھائی کا مال ہتھیار تھے سب ابو تغلب نے لیا۔

پھر شروع ہوا ۳۶۲ھ ہجری اسی برس میں دمستق نے اطراف میافارقین جاکر مسلمانوں کو لوٹا اور خوار کیا۔ جب دونوں باہم ملے تب رومی بھاگے اور دمستق قید ہوا۔ مدت تک ابو تغلب پاس دمستق قید رہا پھر یہ بیمار ہوا۔ ہر چند علاج کیا فائدہ نہ ہوا آخر قید ہی میں مرگیا۔ اسی برس میں عز الدولہ نے بختیار محمد بن بقیہ کو اپنا وزیر کیا لوگوں نے تعجب کیا اسواسطے کہ ابن بقیہ بذات خود اپنے باپ اور اہل سے اچھا تھا لیکن اسکا باپ کہینی کرنیوالوں میں تھا۔ اسی برس میں بختیار اور اوسکے یاروں میں بھوریلی اور تنکی تھے رنجش ہوئی۔

پھر شروع ہوا ۳۶۳ھ ہجری

ذکر مطیع کے خلع اور اوسکے بیٹے طائع کی خلافت کا

جب بختیار راہواز میں گیا تو سبکتگین ترکی کو اپنی طرف سے بغداد کا خلیفہ کر گیا بختیار نے جب اپنے ترکوں کے ہمراہ سے لڑائی کی اور سب قطع سبکتگین کے گھیر لئے تب سبکتگین معہ اپنے ترکوں کے نکلا بختیار کا گھر جو بغداد میں تھا لوٹ لیگیا جب سبکتگین نے مطیع کو پہنچا بیماری کے کہ زبان ثقیل ہوگئی تھی اور حرکت دشوار تھی عاجز پایا ہر چند کہ بیماری اوس سے چھپاتا نہایت اوسنے اوسے بلایا اور کہا کہ تو اپنے نفس کو خلافت سے خلع کر اور اپنے بیٹے

طائع کو خلع کر کے اوسنے قبول کیا اور پیر ہویں ذیقعدہ سنہ ہذا میں اپنے نفس کو خلافت سے خلع کیا اوسکی خلافت کے اونتیس برس پانچ مہینے کچھ دن کم تھے اور طائع اللہ کہ چودہواں بادشاہ عباسیوں کا تھا خلیفہ ہوا نام اوسکا عبد الکریم بن مفضل مطیع اللہ بن جعفر مقتدر باللہ تھا کنیت اوسکی ابو بکر تھی اسنے خلافت مستقر کی۔

ذکر معز علوی کے احوال کا

اس برس میں قرامطہ مصر میں گئے وہاں اونسے اور معز سے بہت لڑایاں ہوئیں آخر کو قرامطہ بھاگے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے معز نے اونکے پیچھے دس ہزار سوار روانہ کئے قرامطہ بھاگ کر احسا اور قطیف میں گئے بعد بھاگنے قرامطہ کے اونکے شام سے جانے کی معز نے لشکر ظالم بن موہوب عقیلی دمشق میں بھیجا جب لشکر وہاں پہنچا تو بد حال اور بھوکے تھے پھر اہل دمشق اور مفاربہ اور اونکے عامل مذکور میں لڑایاں ہوئیں تھوڑے سے دمشق کو جلا دیا سنہ ۳۶۲ھ تک اونکے درمیان فتنہ رہا

ذکر حالات بختیار کا

جب بختیار اور سبکتگین اور ترکوں میں جیسا ہمنے اوپر بیان کیا واقعات گذرے سبکتگین سو ترکوں کے واسطے میں گیا اور خلیفہ طائع اور دوسرے خلیفہ معزول مطیع کو اپنے ساتھ لیا مطیع تو دیر عاقول میں فوت ہوا اور سبکتگین بھی بیمار ہو کر جان بحق تسلیم ہوا ان دونوں کو بغداد میں بھیجا ترکوں نے افتگین کو جو اونکا بڑا سردار تھا اپنا سردار بنایا اور واسط میں گئے وہاں بختیار تھا اوسی کے قریب اوترے اونہیں اور بختیار میں لڑائی ہوئی پچاس دن لڑائی رہی آخر کو فتحیاب ہوئے بختیار نے اپنے چچا کے بیٹے عضد الدولہ کو جلدی آنے کے باب میں لکھا اوس خط میں یہ شعر تھا ؎ ان کنت ماکولا فکن انت آکلی ۔ وَالّا فادرکنی قبلما امزق یعنی اگر میں لایق کھانے کے ہوں تو تو ہی میرا کھانیوالا بن اور اگر تو میرا کھانا قبول نہیں کرتا تو میری خبر لے اوس سے پہلے کہ میں چبایا جاؤں عضد الدولہ اوسکی طرف روانہ ہوا یہ سال تمام ہوا اور حال ایسا ہی رہا۔ اسی برس میں تاریخ ثابت بن قرہ کی تمام ہوئی ابتداء اوسکی خلافت مقتدر سنہ ۲۹۰ ہجری سے۔

شروع ہوا سنہ ۳۶۳ ہجری

ذکر عضد الدولہ کے عراق پر غلبہ پانیکا اور بختیار کو قید کرنیکا

اس برس میں عضد الدولہ مع لشکر فارس کے بغداد پہنچنے خطۂ بختیار کے بیان میں ذکر ہوا روانہ ہوا جب واسط کے قریب پہنچا افتکین اور ترک بغداد میں پھر آئے عضد الدولہ جانب شرقی سے آیا اور بختیار سے کہا کہ تو غربی جانب سے بغداد میں آنا ترک بغداد سے نکلے اور عضد الدولہ سے لڑے آخر کار ترک بھاگے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے یہ واقعہ چودھویں جمادی الاول سنہ مذکور میں ہوا عضد الدولہ نے بغداد میں جاکر عمل کر لیا ترکوں نے خلیفہ کو جو اپنے ساتھ لیا تھا عضد الدولہ نے اوسے بغداد میں پھیر دیا خلیفہ بغداد میں آٹھویں رجب سنہ مذکور میں گیا جب عضد الدولہ مستقر ہوا لشکر نے بختیار پر واسطے تنخواہ کے بلوہ کیا بختیار کے پاس کچھ مال باقی نہ رہا تھا عضد الدولہ نے بختیار سے کہا کہ اپنا دروازہ بند کرلے اور امارت پر قانع کرتا کہ فوج کے ہاتھ سے چھوٹے بختیار نے یہی کیا اپنے منشی اور چوبداروں کو اوٹھا دیا عضد الدولہ کے لوگوں کے آگے گواہی دی کہ بختیار عاجز ہے اور بہ سبب اسی عجز کے امارت ترک کی ہے پھر عضد الدولہ نے بختیار اور اوسکے بھائی کو بلا کر قید کر لیا چھبیسویں جمادی الاخر سنہ مذکور میں بغداد میں مستقر ہوا اوسنے خلیفہ کی امارت کو بھی ترقی دی اور مال و اسباب بہت اوسکے پاس بھیجا۔

ذکر بختیار کے مکہ میں پھر آنے کا

جب بختیار گرفتار ہوا اوسکا بیٹا ملک زبان بصرہ میں حاکم تھا اوسکو جب اپنے قید ہونے کی خبر پہونچی رکن الدولہ کو اوسنے ایک خط شکایت میں لکھا جب رکن الدولہ کو یہ خبر پہونچی ناگوار گذرا اپنے آگو زمین پر گرایا اور کہا ناپیدنا موقوف کیا یہانتک کہ بیمار ہو گیا عضد الدولہ کو بہت سخت سست لکھ بھیجا۔ عضد الدولہ نے اوس سے پوچھا کہ بختیار تجھ سے اپنے ملک کے فارس کے ملکوں میں سے لیوے تو بہتر ہے رکن الدولہ نے یہ سنکر ارادہ فارس کے مار ڈالنے کا کیا اور کہا کہ اگر بختیار کو اوسکا ملک نہ دیگا تو میں تیرے پاس آؤنگا عضد الدولہ نے ابو الفتح بن عمید کو اپنے باپ رکن الدولہ پاس واسطے درستی کار کے بھیجا تھا رکن الدولہ نے اوسکو بہت بری طرح سے پھیر دیا جب عضد الدولہ نے خرابی امور مخالفت باپ کے ظاہر ہونے

سے ملاحظہ کی مضطر ہوکر اتباع اپنے باپ کے امر کا کیا بختیار کو قید خانہ میں سے نکال دیا اور اوسنے ملک پر اوسے پھر بحال کیا پھر عضد الدولہ اس برس کے شوال میں فارس میں گیا

ذکر افتگین کے دمشق پر غلبہ پانے کا

افتگین معز الدولہ بن بویہ کے دوستوں میں تھا جب یہ بختیار سے وفات عضد الدولہ کے آنے کی بہاگا جیسے بیان ہوا پہلے حمص پھر دمشق میں گیا سردار وہاں کا زمان خادم معز علوی کی طرف سے تھا اہل دمشق نے افتگین سے ملکر زمان خادم کو نکال دیا اور معز کا خطبہ شعبان میں موقوف کیا افتگین دمشق پر عامل ہوا معز علوی نے مصر سے افتگین کی لڑائی کے واسطے شام کا ارادہ کیا حسب اتفاق معز اون روزوں میں فوت ہوا جیسے ہم بیان کرینگے اوسکا بیٹا عزیز حاکم ہوا اوسنے لشکر جوہر کا شام پر بھیجا اوسنے دمشق میں جاکر افتگین کو گھیر لیا افتگین نے قرامطہ کو لکھا وہ دمشق میں آئے جب اوسکے قریب پہنچے جوہر مصر کو پھر گیا افتگین معہ قرامطہ اوسکے پیچھے روانہ ہوئے اونکے ساتھ اور لوگ بھی بہت جمع ہوگئے تھے رملہ میں جاکر جوہر سے ملے جوہر اپنے کو اونسے ضعیف جانکر عسقلان میں گیا اونہوں نے اوسی گھیر لیا یہانتک کہ جوہر بھوکہہ سے قریب بہلاکت پہنچا اوسوقت افتگین کے پاس بہت سا مال بھیجکر کہلا بھیجا کہ تو احسان کرکے چھوڑ دے افتگین وہاں سے کوچ کرگیا اور جوہر مصر میں گیا عزیز کو صورت حال سے مطلع کیا عزیز بذات خود شام کی طرف چلا جب طاہر رملہ میں پہنچا تو افتگین معہ قرامطہ اوسسے ملے اون دونوں میں لڑائی ہوئی افتگین معہ قرامطہ کے بھاگا بہت لوگ اوسکے مارے گئے اور قید ہوئے عزیز نے حکم دیا کہ جو افتگین کو پکڑ کر لاوے اوسے ایک لاکھ دینار انعام ملیگا افتگین بھاگا پھرتا تھا جب مفرح بن دغفل طائی کے گھر میں اونترا اوسنے باوجود یارانہ کے اوسے گرفتار کیا اور عزیز کو آگاہ کیا کہ میں نے افتگین کو قید کیا ہے انعام مقررہ میرے پاس بھیجدے اوسنے مال انعام بھیجا اور اوسکو بلوایا جب افتگین بندھا ہوا عزیز کے آگے آیا اوسنے اوسے کھولدیا اور ایک خیمہ اوسکے واسطے ایستادہ کروایا اور اوسکے یاروں کو بھی جو قید تھے کہولکر اوسکے پاس بھیجا اور مال اور خلعت اوسکے پاس بھیجا پھر عزیز مصر میں آیا افتگین بھی اوسکے ساتھ کمال عزت اور توقیر سے رہتا تھا عزت اوسکی ہمیشہ رہی یہانتک کہ وہ مصر میں راہی ملک بقا کا ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۶۵ھ ہجری

ذکر معز علوی کے مرنے اور اوسکے بیٹے عزیز کے حاکم ہونیکا

اِس برس میں معز الدین اللہ ابوتمیم معد بن منصور باللہ اسماعیل بن قایم بامر اللہ ابوالقاسم محمد بن مہدی عبید اللہ علوی جسنے مصر میں ستر ہوین ربیع الاول کو وفات پائی پیدائش اسکی گیارہوین ماہ رمضان ۳۱۹ھ ہجری کو مہدیہ میں جو افریقیہ سے متعلق ہے ہوئی پس اسکی عمر پنتالیس برس چھ مہینے کی تقریباً ہوئی یہ نجوم میں کمال رکھتا تہا اقوال نجومیوں پہ عمل کرتا اور فاضل بہی تہا جب یہ مرگیا اوسکے بیٹے عزیز نے اوسکی موت چہپائی اور اِس برس کی عید قربان کے روز ظاہر کیا لوگوں نے اوسکی بیعت کی اِس برس کے اخیر اور سال آیندہ کے اول میں ابوالقاسم بن حسن بن علی بن ابوالحسین امیر صقلیہ کا واسطے لڑائی کے گیا اور شہر مسینا کو فتح کیا پہر کشا میں گیا اوسے بھی فتح کیا اور قلعہ جلوی بہی لیا نشان اسکے نواحی قلوریہ میں پہلے لوٹ مار بہت کی سوائے اِنکے اور شہروں کو بھی فتح کیا۔ اِسی برس میں عزیز علوی کا خطبہ مکہ میں پڑہا گیا اِسی برس میں ثابت بن سنان بن قرہ صاحب تاریخ جان بحق تسلیم ہوا۔ اِسی برس میں اور کہتے ہیں ۳۶۶ھ ہجری میں اور بعضے ۳۶۷ھ میں بھی کہتے ہیں ابوبکر جسکا نام محمد تہا بن علی بن اسماعیل قفال شاشی فقیہہ شافعی مرگیا یہ ایسا امام تہا کہ علمائے ماوراالنہر میں اسکے زمانہ میں کوئی اوسکا مثل نہ تہا یہ عراق وشام وحجاز میں گیا فقہ اسنے ابن سریج سے پڑہی روایت کرتا ہے محمد بن حریر طبری سے اور اوسے حاکم بن مندہ اور جماعت کثیر روایت کرتے ہیں ابوبکر قفال باپ قاسم کا مصنف کتاب تقریب کا ہے جسے نہایہ اور وسیط اور بسیط میں نقل کرتے ہیں۔ غزالی نے باب ثانی کتاب ذہب میں اوسکا ذکر کیا ہے لیکن اوسنے غلطی سے ابوالقاسم لکہا ہے حقیقت میں وہ قاسم ہے یہ تقریب وہ تقریب نہیں ہے جو سلیم رازی کی ہے قاسم بن قفال شاشی منسوب شاش کی طرف وہ ایک شہر اور اقلیم ہے نہر سیحون کے پاس زمین ترک میں اور ابوبکر محمد شاشی مذکور غیر ہے ابوبکر محمد شاشی صاحب عمدہ اور کتاب مستظہر ہے۔ حال اسکا انشاالله تعالی ہم ۵۰۷ھ ہجری میں لکہیں گے یہ شاشی قفال مذکور سے پیچھے ہے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۶ ہجری

ذکر رکن الدولہ کے مرنے کا

محرم میں رکن الدولہ حسن بن بویہ فوت ہوا اسکا بیٹا عضد الدولہ اسکے بعد خلیفہ ہوا اوسکی حکومت کے وقت عمر رکن الدولہ کی ستر برس سے تجاوز کر گئی تھی امارت اوسکی چوالیس ۴۴ برس ہی چونکہ اوسنے نیکی بہت کی تھی اسواسطے اوسنے دین و دنیا دونوں نے اوسکا ساتھ دیا اوسنے اپنے بیٹے فخر الدولہ کو ہمدان اور اعمال جبل دیا اور مویدالدولہ پر اصفہان اور قلعجات اوسکے دیگر اون دونوں کو اونکے بھائی عضد الدولہ کے تابع کیا ان شہروں میں

ذکر عضد الدولہ کے عراق جانے کا

اس برس میں بعد مرنے رکن الدولہ کے عضد الدولہ عراق میں گیا بختیار اوس سے لڑنے کو نکلا اہواز پر لڑائی ہوئی بختیار کے لشکر سے اکثر مل گئے یہ دیکھکر بختیار بھاگا واسط میں عضد الدولہ لشکر لیکر بصرہ پر عامل ہوا پھر بختیار بغداد میں گیا اور عضد الدولہ بصرہ اور اوس نواحی میں گیا وہاں کا بندوبست کر لیا اسی حالت میں سال تمام ہوا۔

ذکر ابتدائے دولت سبکتگین کا

اس برس میں سبکتگین شہر غزنہ پر حاکم ہوا سبکتگین ابو اسحاق بن تبکین غلاموں میں سے تھا تبکین سردار لشکر غزنہ کا تھا جو سامانیہ میں تھا سبکتگین اپنے آقا کے آگے بہ سبب عقلمندی اور شجاعت کے بہت مقرب تھا جب ابو اسحاق مر گیا اوسکا کوئی بیٹا نہ تھا لشکر نے متفق ہو کر سبکتگین کو اپنا سردار بنایا کیونکہ اوس میں اچھی صفتیں تھیں اوسکی اطاعت قبول کی اور قسم کھائی پھر سبکتگین کی شان بڑھتی گئی اور قدر زیادہ ہوتی گئی بلاد ہند سے یہ لڑکر بست اور قصدار پر حاکم ہوا۔ اسی برس میں منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل بن احمد بن اسد بن سامان حاکم خراسان اور ماوراء النہر کا پندرہویں شوال کو بخارا میں فوت ہوا پندرہ برس یہ حاکم رہا اسکے بعد اسکا بیٹا نوح بن منصور تیرہ برس کی عمر میں حاکم ہوا۔ اس برس میں قاضی منذر بن سعید بلوطی قاضی قضاۃ اندلس مر گیا یہ امام فقیہ خطیب شاعر نیدار تھا۔ اس برس میں عضد الدولہ نے علی ابو الفتح بن عمید اپنے باپ کے وزیر کو گرفتار کیا ایک آنکھ اوسکی کانٹری کی اور ناک اوسکی کاٹی

ابوالفتح جس سات قید ہوگا نہایت خوش تھا اپنے مصاحبوں کو بلوا کر سونے کے برتن اور شیشہ کے اور خوشبویات اقسام اقسام کی جو کسی کو میسر نہ ہو سکتی تھیں منگوائیں اور شراب پی اور شعر بنا کر گائے اور یہانتک عالم خوشی میں شراب پی کہ نشہ میں بیہوش ہو گیا۔ اسی رات کی صبح کو قید ہوا۔

ذکر حکم اموی حاکم اندلس کے مرنیکا جسکا لقب منتصر تھا

اس برس میں حکم بن عبدالرحمن ناصر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن داخل بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان اموی حاکم اندلس کا فوت ہوا امارت اسکی پندرہ برس پانچ مہینے رہی عمر اسکی ترسٹھ برس سات مہینے کی تھی یہ فقیہ عالم تواریخ وغیرہ کا تھا اسنے اپنے بیٹے ہشام بن حکم کو اپنا ولیعہد کیا۔ دس برس کی عمر میں اوس کا لقب موید باللہ رکھا جب وہ مر گیا تو سب نے اوسکے بیٹے ہشام کی بیعت کی جب موید ہشام کی خلافت پر بیعت ہوئی عمر اوسکی دس برس کی تھی ابوعامر محمد بن عبداللہ بن ابی عامر محمد بن عبید بن یزید معافری قحطانی اجرائے احکام اور کاروبار کرتا ابوعامر مذکور کا لقب منصور تھا یہ تمام دولت پر مستولی ہوا موید کو چھپا رکھا کسی کو اوسکے پاس جانے نہ دیا اور نہ دیکھنے دیتا اور اپنی حکومت چاہی ابوعامر مذکور رہنے والا جزیرہ خضرا کا جو اندلس کے متعلقات سے ہے تھا نام اوسکا طرشنہ تھا منصور نے قرطبہ میں علوم پڑھے یہ بہت پاک نفس تھا بلند مرتبہ علوم پر پہنچا فضلا اوس پاس جمع ہوئے یہ اکثر فرنگیوں سے لڑا یہانتک کہ پچاس لڑائیاں لڑا جا بجا یہ تھا کہ عباد بن حسن لغوی نے منصور کے پاس ایک شیر کہ اوسکی گردن میں ایک سی بندھی ہوئی تھی بھیجا اور کچھ شعر منصور کی تعریف میں بھیجے اوسی زمانہ میں منصور نے لشکر واسطے لڑائی فرنگ کے بھیجا تھا اتفاقاً وہ فتحمند ہوا اسواسطے نام اوسکا عزیز بن سانجہ کہا وہ شعر بہت تھے خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ دیکھو کہ اوسکا لشکر عزیز مذکور میں اوسی دن قید ہوا جس روز کہ شیر کا ہدیہ کیا تھا قید کرنا عزیز کا اور یہ واقع ربیع الآخر ۳۸۵ھ ہجری میں ہوا منصور اپنی مرتبہ پر رہا یہانتک کہ ۳۹۳ھ ہجری میں فوت ہوا اسکا بیان آگے آویگا۔

ذکر شریف کے ملک حاب میں پھر آنے کا

سبب اسکا یہ تہا کہ جب قرعویہ اور ابو المعالی شریف میں جو کچھ کہ ہمنے پہلے لکہا تہا گذرا جسے قرعویہ حلب پر عامل ہوا اور ابو المعالی حماۃ میں رہا۔ ابو المعالی حماۃ میں تہا کہ مارقطاش غلام اوسکے باپ کا قلعہ برزبہ سے اس پاس پہنچا اوسکی بہت خدمت کی اور شہر حمص اوسکے واسطے بنایا اوسکو رودم نے پہلے ویران کیا تہا قرعویہ کا ایک غلام جسکا نام بکجور تہا قرعویہ نے اوسکو اپنا نایب بنایا تہا اوسنے قوت پاکر اپنے مولا قرعویہ کو پکڑ لیا اور قلعہ حلب میں اوسکو قید کیا اور حلب میں تخت و تسلط کر لیا وہاں کی رعایا نے ابو المعالی کے پاس یہ حال لکہا ابو المعالی حلب میں آیا بکجور کو امان دی اور قسم کہائی کہ میں تجہے حمص دونگا جب بکجور آیا تو اوسنے اوسے حکومت حمص کی دی اور ابو المعالی حلب کا مالک رہا اسی برس بیتون بن دشمگیر بن زیار فوت ہوا۔ اسی برس میں یوسف بن حسن جنابی قرمطی صاحب ہجر نے انتقال کیا پیدائش اسکی ۳۸۰ھ ہجری میں ہوئی تہی قرامطہ کی حکومت چہہ نفر پر بالاشتراک ہوئی اونکا نام سادہ تہا۔

پھر شروع ہوا ۳۷۶ھ ہجری

ذکر عضد الدولہ کے غلبہ کا عراق وغیرہ پر اور قتل بختیار کا

اسی برس میں عضد الدولہ عراق میں گیا اور بختیار کو لکہا کہ ان شہروں سے نکل جو تجہے شہر چاہو نگا تجہے دونگا بختیار نے یہ قبول کیا عضد الدولہ نے اوسے خلعت بھیجا اوسنے پہنا اور شام کی طرف گیا عضد الدولہ بغداد میں آیا وہاں رہکر وزیر بختیار کو قتل کیا جسکا نام ابن بقیہہ تہا اوسکا گہر لوٹا ابو الحسن انباری نے اپنے قصیدہ میں اوسکا مرثیہ کہا ہے بختیار کے ساتہہ حمدان بن ناصر الدولہ نے بہی کیا تہا اوسے بختیار کو ملک موصل کی طمع دی اور اوسکی تنگی اور سہولت اوسکے سامنے بیان کی اور ابو تغلب کی حکومت اوسکی آنکہہ میں بڑی کروائی بختیار موصل کی طرف روانہ ہوا ابو تغلب نے بختیار کو کہلا بہیجا اگر تو حمدان کو مجہے دینا میں تیرے ساتہہ ہوتا اور عضد الدولہ سے [illegible] اوسے عراق سے نکالتا بختیار نے حمدان اور اوسکے متعلقات پر قبضہ کر کے اپنے بہائی ابو تغلب کو دیا اس عرصہ میں اسی ایک امر نالایق سرزد ہوا بہائی ابو تغلب نے اوسے قید کر لیا ابو تغلب اپنے [illegible] بختیار کے لشکر کو لیکر عضد الدولہ پر چلا عضد الدولہ بہی بغداد سے اونکی طرف آتا تہا قصر حص پر جو نواح تکریت سے ہے اٹہارہویں شوال اس برس میں یہ دونوں ملے

عضد الدولہ نے اون دونوں کو شکست دی اور بختیار کو پکڑ کر قتل کر دیا پھر عضد الدولہ موصل کی طرف گیا ابو تغلب میافارقین کی طرف بھاگا عضد الدولہ نے اسکے پیچھے لشکر بھیجا ابوالوفی کو اسکے روانہ کیا جب یہ میافارقین میں پہنچا ابو تغلب بدلیس میں گیا لشکر عضد الدولہ کا جب وہاں گیا تو بلاد روم کی طرف بھاگا لشکر اوسکے پیچھے وہاں بھی گیا تب وہاں اون دونوں میں لڑائی ہوئی ابو تغلب نے فتح پائی اور لشکر عضد الدولہ کا بھاگا پھر ابو تغلب قلعہ زیاد [illegible] غرت برت مشہور ہے گیا وہاں سے آمد کیا وہاں رہا اسی برس میں محمد بن عبد الرزاق معروف ابن قریعہ بغدادی جو قاضی سندھ [illegible] تھا جو منقلقات بغداد سے ہے فوت ہوا یہ شخص حاضر جوابی میں یکتائے روزگار تھا خواص سوال فصاحت الفاظ سے ہویدا ملاحت یہ شخص مہلبی کا معاصب خاص تھا سب سردار اس زمانہ کے اوس سے کھیلتے اور باتیں کی اوس سے پوچھتے یہ اونکا جواب دیتا [illegible] مہلبی ہی اوس گروہ کو جو سائل ہوتے اوس سے پوچھتے تھے حریص کرتا تھا یہ سب کا جواب دیتا ہندیہ قتریہ ہے پھر عیسیٰ بن [illegible] اور نصاریٰ کے درمیان حالت نسبت میں سندوالی کہتے ہیں یا کہ اوسکی طرف منسوب ہیں اور [illegible] کی طرف منسوب ہیں فرق ہو جائے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۷۸ ہجری اس برس میں ابوالوفی سردار لشکر عضد الدولہ نے میافارقین کو امن سے فتح کیا ابو تغلب نے حال فتح کا جب سنا [illegible] رجبہ میں آیا لشکر عضد الدولہ کا چلا گیا اور دیار بکر پر مستولی ہوا پھر دیار مضر پر حاکم ہوا [illegible] فساد مجمہ سے ہے عضد الدولہ بھی بغداد میں گیا ابو تغلب رقہ میں آیا اوس زمانہ میں قسام جو افتگین سے سازش رکھتا اور اوسے سردار اپنا جانتا تھا دمشق پر مستولی ہوا تھا دمشق پر مستولی ہو [illegible] تھا دمشق پر مستولی ہوا خطبہ وہاں عزیز صاحب کا پڑھا جاتا تھا جب ابو تغلب دمشق میں آیا قسام اوسے آنے سے مانع ہوا اور لڑائی ہوئی تغلب طبریہ میں چلا گیا اسی برس میں قاضی ابو سعید حسن بن عبد اللہ سیرافی نحوی مصنف شرح کتاب سیبویہ کا جان بحق تسلیم ہوا یہ فاضل فقیہہ مہندس منطقی تھا عمر اوسکی چوراسی برس کی ہوئی اسکے بعد ابو محمد معروف حکم جانب شرقی بغداد پر حاکم ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۹ ہجری

ذکر ابوتغلب بن ناصر الدولہ بن حمدان کے مرنے کا

ابوتغلب دمشق سے طبریہ میں گیا جیسا بیان ہوا پھر رملہ میں گیا اس برس کے محرم میں اس جنبہ میں ذعفل بن مفرج طائی اور ایک سردار عزیز کے سرداروں میں سے جسکا نام فضل تھا معہ لشکر کے جسے عزیز نے شام پر بھیجا تھا وہاں انہا یہ سب ابوتغلب سے لڑنے کو چلے۔ ابوتغلب کے پاس سوائے سات سو مرد کے کہ اوسکے اور اوسکے باپ کے غلام تھے نہ تھا اس سبب سے تغلب بہاگا اونہوں نے اوسکا تعاقب کرکے اوسے قید کیا ذعفل نے اوسے قتل کیا اور اوسکا سر عزیز مصر کے پاس بھیجا اوسکے ساتھ اوسکی بہن جمیلہ بنت ناصر الدولہ اور اوسکی جورو بیوا وسکے چچا سیف الدولہ کی بیٹی تھی اوسکے ساتھ تھیں اون دونوں کو بنو عقیل نے حلب میں ابن سیف الدولہ کے پاس بھیجا اوسنے اوسکی بہن کو اپنے پاس رکھا اور جمیلہ بنت ناصر الدولہ کو بغداد میں بھیجا اوسنے اوسے عضد الدولہ کے گھر کے حجرے میں بند کیا۔

ذکر عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کے مرنے اور اوسکی خبر میں اور اوسکے بیٹے حسن بن عمران کے حاکم ہونے کا

عمران بن شاہین جابدہ کا رہنے والا تھا اوس سے ازبسکہ خطائیں سرزد ہوئیں تھیں بادشاہ سے ڈر کر بطیحہ کو بہاگا۔ قصب اوراحام کے درمیان میں رہنے لگا اور معاش یہ مقرر کی کہ مچھلیاں اور دریائی جانور پر گذارا کرتا اوسکے پاس بہت شکاری اور راہ زن جمع ہوئے اور قوت پکڑی جب اوسکی ریاست اور حکومت کو قوت ہوئی تب اوسنے کنار بطیحہ کو لیا اس نواحی پر غلبہ کرکے سنہ ۳۶۸ ہجری میں وہاں حکومت پکڑی معز الدولہ ہی کے زمانہ میں معز الدولہ نے اوسکی لشکر بہت اتر بھیجا لیکن فتح نہ پائی معز الدولہ اوسی زمانہ میں جبکہ اوسکا لشکر عمران مذکور کو گھیرے تھا مر گیا بختیار نے صلح کرکے لشکر کے پھر آنے کا بغداد میں حکم دیا وہ پھر آئے پھر بختیار اور عمران میں کئی لڑائیاں ہوئیں لیکن کوئی فتحمند نہ ہوا جب اوسنے بادشاہوں اور خلیفہ کو بلوایا اور بہت

مکر کئے لیکن کچھہ فایدہ نہ ہوا آخر کار اوسی کی بادشاہت میں اس برس کے محرم میں دفعتہ مر گیا مدت اوسکی بادشاہت ابتدائے سرداری سے قریب چالیس برس کی تھی جب فوت ہوا اوسکی جائے بطیحہ پر اوسکا بیٹا حسن بن عمران بن شاہین ہوا عضد الدولہ نے ازراہ طمع اوسپر لشکر بھیجا آخر کار حسن بن عمران نے کچھ مال عضد الدولہ سے سالیانہ مقرر کر کے صلح کی اس برس میں عضد الدولہ اپنے بھائی کے ملک میں گیا جسکا نام فخر الدولہ تھا کیونکہ اون دنوں میں کچھ رنجش ہو گئی تھی فخر الدولہ وہاں سے بھاگ کر شمس معالی قابوس بن وشمگیر پاس گیا قابوس نے اوسکی بہت عزت کی عضد الدولہ اپنے بھائی فخر الدولہ کے ملک پر قابض ہوا یعنی ہمدان اور رے اور اونکے درمیان کے ملک پر پھر عضد الدولہ وہاں سے خسرو کے شہروں پر گیا اونکا بھی بندوبست کر لیا اس سفر میں عضد الدولہ کو صرع کی بیماری لاحق ہوئی لیکن وہ چھپاتا تھا اور پہلکڑا ایسا ہوا کہ کچھ بولتا نہ تھا مگر جب کہ بہت کوشش سے کہتا اوسکا بھی چھپاتا یہ دنیا کسی سے صفائی نہیں رکھتی۔ اس برس میں عضد الدولہ نے اکراد بکار بیہ جو متعلقات موصل سے تھا لشکر بھیجا اونہوں نے بعد لڑنے اور قلعہ بند ہونے کے اپنے قلعہ اونہیں دیئے اور معہ لشکر موصل کو چلے گئے اسی برس میں طائع اللہ نے عضد الدولہ کی بیٹی سے نکاح کیا اسی برس میں ثابت بن ابراہیم حرانی مطیب صابی کہ طبیب حاذق تھا مر گیا۔

پھر شروع ہوا ۳۷۱ھ ہجری۔ اس برس میں احدب مزور فوت ہوا یہ شخص ہر کسی کا خط ایسا لکھتا کہ معلوم نہ ہوتا کہ یہ اوسکا ہے یا اور کا عضد الدولہ اوسکے خط سے بادشاہ کہ اونسے لڑنے آتے تھے بمقتضائے حال فساد برپا کرتا۔ اس برس میں عضد الدولہ کے پاس تحفہ حاکم یمن کے پاس سے آیا اوسمیں ایک تحفہ عنبر کا تھا جسکا وزن چھپن رطل تعدادی تھا اس برس میں ازہری ابو منصور محمد بن احمد بن ازہری طلحہ لغوی امام مشہور تھا فوت ہوا یہ فقیہہ شافعی مذہب تھا لغت کا اسنے بہت شغل کیا اور ایک کتاب تہذیب نام لغت میں تصنیف کی جو دس جلد سے زیادہ ہے اور الفاظ غریبہ میں بھی جسے فقہا استعمال کرتے اوسی کی کتاب سے۔ پیدائش اوسکی ۲۸۲ھ ہجری میں ہوئی۔ ازہری منسوب ہے ازہر کی طرف جو اوسکا دادا تھا۔

پھر شروع ہوا ۳۷۱ھ ہجری۔ اس برس میں عضد الدولہ بلاد طبرستان

وجرجان پر عامل ہوا حاکم وہاں کا قابوس بن وشمگیر معہ فخر الدولہ علی بھائی عضد الدولہ کے وہاں سے بھاگ گیا باعث اسکا یہ تھا کہ عضد الدولہ نے قابوس سے اپنے بھائی کو طلب کیا قابوس نے اس سے انکار کیا۔ اسی برس میں عضد الدولہ نے قاضی [illegible] حنفی کو پکڑ لیا یہ تعصب بہت رکھتا تھا شافعی سے اور کچھ شافعی کے حق میں کہتا تھا اسی برس میں عضد الدولہ نے ابو اسحاق ابراہیم صابی کو چھوڑ دیا [illegible] ۳۶۷ ہجری میں گرفتار کیا تھا اس سبب سے کہ وہ خطوط میں نصیحت لکھا کرتا تھا اپنے صاحب بختیار کو یہ امر کمال تعجب کا تھا کیونکہ آدمی کا اپنے حاکم کو نصیحت کرنا لازم نہیں اور اوسکی یہ عیب چھپانی بجا ہے اسی برس میں عضد الدولہ نے قاضی ابوبکر محمد بن طیب اشعری معروف ابن باقلانی کو ملک روم میں جواب خط میں جو اوس پاس سے آیا تھا روانہ کیا اسی برس میں ابوبکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی فقیہہ شافعی جرجانی اور امام محمد بن احمد بن عبد اللہ مروزی فقیہہ شافعی فوت ہوئے یہ عالم حدیث وغیرہ تھا روایت کی ہے صحیح بخاری نے فربری سے۔

پھر شروع ہوا ۳۷۲ ہجری اس برس میں عزیز علوی حاکم مصر نے لشکر بکتگین کے شام پر بھیجا یہ فلسطین تک پہنچے وہاں مفرج بن جراح حاکم تھا اور لوگ اوسپر بہت جمع تھے اونمیں بہت لڑائی ہوئی ابن جراح بھاگا لوگ بہت مارے گئے اور لٹے پھر بکتگین دمشق میں گیا قسام وہاں کا متولی لڑنے کو آیا بکتگین نے غلبہ کر کے دمشق کو لے لیا اور قسام کو پکڑ کر مصر میں عزیز کے پاس بھیجا مصر میں آپ رہ کر فتنہ دور کیا۔

ذکر عضد الدولہ کے مرنے کا

[illegible] فنا خسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ آٹھویں شوال اس برس میں بہ سبب مرض کے کئی بار عود کرنے کے فوت ہوا مشہد علی علیہ السلام میں دفن ہوا امارت اسکی عراق میں پانچ برس چھ مہینے تھی عمر اسکی سنتالیس برس کی ہوئی کہتے ہیں حالت احتضار میں اسکی زبان سے کچھ نکلتا تھا بجز اسکے کہ میرے مال اور حکومت نے کچھ فائدہ نہ دیا یہ فاضل عاقل ناظم صاحب ہیبت تھا اسی نے مدینہ نبی میں چار دیواری بنائی اسنے شعر بھی کہے ہیں عضد الدولہ علم اور اہل علم کو دوست رکھتا تھا علماء چار طرف سے اوسپر جمع آئے اور اوسکے واسطے کتابیں لکھیں از انجملہ ایضاح نحو میں اور

اور حجتہ قراۃ میں اور ملکی طب میں اور تاجی تاریخ دیلم میں اور شرح التصریف تالیف ہوئیں جب عضد الدولہ مرگیا سردار اور اُمرا نے اوسکے بیٹے کو لیجا کر فارس میں اوسکی جگہ بیٹھایا اور اوسکے بیعت کی آوے حاکم کرکے صمصام الدولہ خطاب دیا اوسکا بھائی شرزیک ابن عضد الدولہ کرمان میں تھا جب اوسنے باپ کے مرنے کی خبر پہونچی اوسنے فارس پر قبضہ کیا اور اپنے بھائی کا خطبہ موقوف کیا۔ اسی برس میں ابوالفرج محمد بن عمران بن شاہین اپنے بھائی حسن بن عمران حاکم بطیحہ کو مار کر آپ اوسکا حاکم ہوا

پھر شروع ہوا ۳۷۳ ہجری اس برس میں مویدالدولہ بن رکن الدولہ حسن بن بویہ خوانیق میں فوت ہوا اسکو عضد الدولہ نے وہاں بٹھایا تھا اوسکا ملک اوس پاس تھا۔ اور اوسکے بھائی فخرالدولہ کا ملک بھی اوسی کو دیا عضد الدولہ کی تقدیر ۳۷۲ برس کی تھی اوسکا بھائی فخرالدولہ علی قابوس بن وشمگیر بن زیار کا سا تھا جیسے بیان ہوا جب مویدالدولہ فوت ہوا سردار لشکر کے فخرالدولہ کی اطاعت پر متفق ہوئے اور اوسکو لیکر بلایا جب وہ آیا تب اوسنے ملک پر بغیر لڑائی جھگڑے کے قابض ہوا یہ امر رمضان برس ہذا میں واقع ہوا فخرالدولہ کو خبر خلیفہ کے خلع کرنے اور ولی عہد کرنیکی پہونچی

ذکر حکومت بکجور کا دمشق میں

پہلے ہم بیان کرچکے ہیں کہ بکجور غلام قرعویہ کا تھا قرعویہ نے ملک حلب پر قبضہ کیا جب ابوالمعالی سعدالدولہ بن سیف الدولہ بن حمدان وہاں گیا اوسنے بکجور سے حلب چھین لیا اور حمص کا اوسے حاکم کیا بکجور ایک مدت وہاں کا حاکم رہا پھر اس برس میں تک پہر عزیز صاحب مصر کو اسنے دلایت دمشق میں لکھا اوسنے قبول کیا اور اوسنے کو جو دمشق کا عامل تھا لکھا کہ دمشق بکجور کو دیدے اور آپ مصر میں آوے اوسنے بموجب حکم کے بکجور کو ملک دمشق دیا ماہ رجب میں بکجور وہاں حاکم مستقل ہوکر بدخصلت ہوگیا اسی برس میں سردار لشکر عمران بن شاہین کی ابوالفرج محمد بن عمران قتل پر اوسکی بدخلقی کے واسطے متفق ہوئے اور ابوالمعالی بن حسن بن عمران بن شاہین کو ہرچند بچہ تھا وہاں بٹھایا مظفر بن علی چوبدار تدبیر امارت کرتا تھا یہ چوبدار اوسکے دادا عمران کے بڑے سرداروں میں تھا بعد ایک مدت کے چوبدار مذکور نے ابوالمعالی کو معہ اوسکی ماں کے واسطے میں بھیجا مظفر مذکور بطیحہ پر مستقل ہوا۔ عمران بن شاہین

کا گھر اسنے ڈہایا اسی برس کے ذالحجہ میں یوسف بلکین بن زیری امیر افریقیہ مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا منصور بن یوسف بن زیری حاکم ہوا عزیز باللہ کو اوسنے تحفہ بھیجا جسکی قیمت دس لاکھ تھی

پھر شروع ہوا ۳۷۴ھ ہجری اس برس میں ابوطریف علیان بن شمال خفاجی حمانہ کوفہ پر حاکم ہوا یہ پہلی عمارت تھی جو شمال نے بنائی اس برس میں ابوالفتح محمد بن حسن موصلی حافظ مشہور مرگیا اس برس میں میافارقین میں خطیب ابویحیی عبدالرحیم بن محمد بن اسماعیل بن بنانہ مشہور صاحب خطبوں کا فوت ہوا یہ علم ادب میں امام تھا اس پر اتفاق ہے کہ اسکے خطبہ کے برابر خطبہ نہیں بنا حلب میں ایک مدت یہ خطیب رہا پھر بلقی کے ساتھ سیف الدولہ بن حمدان کی خدمت میں رہا یہ شخص مرد صالح تھا اسنے جناب رسالت مآب کو خواب میں دیکھا تھا کہ آپ فرماتے ہیں شاباش ای خطیبوں کے خطیب کیونکر تو کہتا ہے گویا کہ وہ آنکھ کے واسطے روشنی نہ تھی خطیب نے تتمہ اس خطبہ کا جو خطبہ بنام مشہور ہے کہا جناب رسول صلعم نے اوسے قریب کیا خطیب نے بعد اس خواب کے تین روز تک کچھ کہا یا اور نہ اوسے خواہش ہوئی اور اوس میں سے خوشبو مشک کی آتی تھی بعد اسکے تھوڑے روز زندہ رہا پیدائش اوسکی ۳۳۵ھ ہجری میں ہوئی تھی۔

پھر شروع ہوا ۳۷۵ھ ہجری اس برس میں قرامطہ نے معہ چند آدمیوں کے قصد کوفہ کا کرکے اوسے فتح کیا اور لوٹا صمصام الدولہ بن عضد الدولہ نے اوپر لشکر بھیجا تب قرامطہ شکست کہا کر بھاگے لوگ اونکے بہت قتل ہوئے بیشمار اونکی جاتی رہی ابن اثیر نے اس برس کے حوادث میں لکھا ہے کہ اس برس میں جانور پرندے دریائے عمان میں سے نکلے جو ہاتھی سے بڑے تھے پل پر آنکر ٹھہرے اور باواز بلند چلا کر نہایت فصیح سے تین مرتبہ بولے پھر دریا میں گھس گئے اسیطرح تین روز تک معاملہ رہا پھر نہ دکھائی دیئے۔

پھر شروع ہوا ۳۷۶ھ ہجری

ذکر شرف الدولہ کے عراق پر مالک ہونے اور اپنے بھائی صمصام الدولہ کے گرفتار کرنے کا

اس برس میں شرف الدولہ شیرزیک بن عضد الدولہ اہواز سے واسط میں آیا اور وہاں کا

حاکم ہوا۔ صمصام الدولہ کی یاروں نے موصل وغیرہ کے جانے کا مشورہ دیا مگر صمصام الدولہ نے قبول نہ کرکے معہ چند خواص اپنے بھائی شرف الدولہ پاس پناہ لینے گیا اوس سے شرف الدولہ نے ملکر بہت خوشی کی جب اوسکے پاس سے اوٹھا تب حکم کیا کہ اوسے گرفتار کریں شرف الدولہ بشہر زیک ماہ رمضان میں بغداد میں داخل ہوا اوسی کا بھائی صمصام الدولہ اوسکے ساتھ مقید تہا امارت صمصام الدولہ کی بغداد میں تین برس رہی پہر اسے فارس میں لیجاکر وہاں کے قلعہ میں قید کیا۔ اسی برس میں مظفر چوبدار حاکم بطیحہ مرگیا بعد اوسکے اوسکا بھانجا ابوالحسن علی بن نصر اوسکی جائے ہوا اوس پاس تقلید بغداد سے بطیحہ میں پہونچی مہذب الدولہ اوسکا لقب ٹھہرا نیک سیرت اور باخبر تھا۔ اسی برس بغداد میں ابوعلی حسین بن احمد بن عبدالغفار فارسی نحوی مفصل کتاب ایضاح کا نوے برس سے تجاوز کرکے فوت ہوا اسکو معتزلی بھی کہتے ہیں پیدائش اسکی شہر فسا میں اور طالب علمی بغداد میں کی تہی یہ اپنے وقت کا امام تہا شہروں میں بہت پہرا حلب میں سیف الدولہ بن حمدان کے پاس ایک مدت رہا اوسکی تصانیف سے تذکیر ایک بڑی کتاب اور کتاب مقصور وممدود اور کتاب حجۃ قراۃ اور کتاب مائۃ عامل اور کتاب مسایل جلیاب اور سوائے اسکے ہیں۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۷۷ھ اور سنہ ۳۷۸ ہجری نبوی

اس برس میں عزیز حاکم مصر علوی نے لشکر معہ سردار منجر خادم کی دمشق پر واسکے معزولی بکجور کے روانہ کیا جب قریب پہونچے بکجور نے نکلکر داریا پاس لڑائی کی لیکن تاب لڑائی کی نہ لاکر شہر بند ہوکر امان چاہی منجر نے امان دی۔ بکجور وہاں سے رقہ میں گیا اوسپر قابض ہوا۔ منجر دمشق میں امیر ہوا وہاں کی رعایا سے اچہا سلوک کرتا اسی برس کے محرم میں صاحب ابن عباد نے فخرالدولہ بن رکن الدولہ حسن پاس دینار بھیجا جسکا وزن ہزار مثقال کا تہا اوسپر سکہ تہا شعر

لو احمر یجلی الشمس سکا وصورت ٭ فاوصافہا مشتقۃ من صفاتہ ہی

ہیں ابوحامد محمد بن محمد بن احمد بن اسحٰق نیشاپوری صاحب تصانیف مشہور کا مرگیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۷۹ ہجری

اس برس میں شرف الدولہ محمد شیرازی نے فراس کو واسطے اپنے بھائی صمصام الدولہ مرزبان کے اندہا کرنے کے بھیجا اسنے بعد موت

شرف الدولہ کے پاس تھا میں اعتصام الدولہ قید تھا بھیجکر اوسے اندھا کیا۔

ذکر شرف الدولہ کے مرنے کا

اس برس میں پہلی جمادی الآخر کو شرف الدولہ ابوالفارس شیرزیک بن عضد الدولہ استسقائے جان بحق تسلیم ہوا اسکو علی ابن ابی طالب میں اوسکو لیجا کر دفن کیا امارت اسکی عراق میں دو برس آٹھ مہینے تھی عمر اسکی اٹھائیس برس پانچ مہینے کی تھی بعد اسکے مرنے کے اسکا بھائی ابونصر بہاء الدولہ اسکی جائی ہوا بعضوں نے اوسکا نام فناخسرو بن عضد الدولہ بھی لکھا ہے۔ طائع نے اوسے خلعت اور بادشاہت دی۔

ذکر لشکر کے فتنہ کا

اس برس میں دیلم اور ترکوں میں فتنہ برپا ہوا پانچ دن تک لڑائی رہی بہاء الدولہ ہر چند دیلم میں سے پیغام صلح بھیجتا لیکن سنتے نہ تھے جب دو دن اور رات لڑائی میں گذرے بہاؤ الدولہ مدد ترکوں کے ملکا اوسوقت دیلم نے ضعیف ہوکر صلح کی ترکوں کو فوت اور دیلم کو ضعف ہوا۔

ذکر قادر کے بطیحہ کی طرف بھاگنے کا

اس برس میں ابوالعباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بطیحہ کی طرف بھاگا وہاں کی حمایت میں رہا سبب اسکا یہ تھا کہ جب امیر اسحق بن مقتدر نے اپنے باپ کی ملک کو اور اوسکے بیٹے قادر سے لڑائی ہوئی طائع اوس کی بہن میں لڑائی ہوئی طائع اوس کی بہن میں صلح کرانے کے بعد تراج ہو رہا تھا اوسکی بہن اپنے بھائی کو طائع کے پاس لیگئی اور کہا کہ میرے اس بھائی نے تیری بیعت کے سبب خلافت لینی شروع کی ہے طائع یہ سنکر اوسکے بھائی مذکور پر بہت خفا ہوا اوسکو قید میں بھیجا وہ وہاں سے بھاگا اور پھیکر بطیحہ میں گیا جب بہاء الدولہ کی خدمت میں پہنچا اوسنے بہت تعظیم کی اور اچھی طرح سے اوسکی خدمت کی۔

ذکر بنی حمدان کے موصل میں پھر آنے کا

دونوں بیٹے ناصر الدولہ کے ابوطاہر ابراہیم اور ابوعبداللہ الحسین شرف الدولہ بن عضد الدولہ کی خدمت میں بغداد میں رہتے تھے جب شرف الدولہ فوت ہوا اور اوسکا بھائی بہاء الدولہ ہوا ان دونوں نے موصل میں جانیکا اوس سے اذن چاہا اوسنے کہا اچھا یہ دونوں موصل میں

گئے موصل کے عامل سے اور اون دونوں سے لڑائی ہوئی چونکہ ان دونوں کے ساتھ اہل موصل شریک تھے عامل موصل پر فتحیاب ہوکر اوسے مع اوسکے لشکر کے بغداد کیطرف روانہ کیا اور آپ دونوں وہاں رہے اس برس میں محمد بن احمد بن عباس سلمی نقاش جو متکلمین اشعریہ سے تھا فوت ہوا۔

ذکر باد حاکم دیار بکر کی مار جانیکا اور ابتدائی دولت بنی مروان کا

اس برس میں باد حاکم دیار بکر نے دونوں بیٹوں ناصرالدولہ ابوطاہر ابراہیم اور ابوعبداللہ جو حاکم موصل تھے اونکے ملک میں طمع کرکے اونپر آنے کا قصد کیا دونوں میں بہت لڑائی ہوئی آخرکار باد کو قتل کرکے اوسکا سر اون دونوں پاس گیا باد مذکور ابوعلی بن مروانگان کا ماموں تھا جب یہ مارا گیا ابوعلی اوسکا بھانجا قلعہ کیفا میں آیا اوس قلعہ میں زوجہ باد مذکور کی رہتی تھی اوسنے کہا کہ مجھے ماموں نے تیرے پاس واسطے کسی امر کے بھیجا ہے جب اوس پاس پہنچا تو اوسنے اپنے ماموں کے مرنے سے آگاہ کیا اور اپنے ساتھ نکاح کرنے کی اوسے طمع دی وہ اسے ملک حصن وغیرہ پر موافق ہوئی ابوعلی بن مروان نے نکلکر اپنے ماموں کی تمام شہر قلعہ قابو کیا بحدیکہ جو ملک اوسکے ماموں پاس تھا سب لیا پھر اوس میں اور ابوطاہر و ابوعبداللہ ناصرالدولہ کے بیٹوں میں لڑائیاں ہوئیں پھر ابوعلی بن مروان نے مصر میں جاکر خلیفہ عزیز باللہ علوی سے ولایت حلب اور اوس نواحی کی سند لی پھر اپنے مکان میں دیار بکر سے آیا اس نواحی میں رہا یہانتک کہ اہل آمد نے اپنے شیخ عبدالبر کے ساتھ متفق ہوکر ابوعلی بن مروان کو دروازہ شہر سے نکلتے ہوئے پتھروں سے مارا قاتل اوسکا ابن دمنہ آمد کا رہنے والا تھا جب ابوعلی بن مروان مارا گیا عبدالبر شیخ آمد حاکم ہوا اور دمنہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کا نکاح کیا ابودمنہ فوت پاکر عبدالبر کو قتل کرکے آپ حاکم ہوا آمد کا۔ اور وہیں رہنے لگا ابوعلی مروان کا ایک بھائی مہذب الدولہ نام تھا بعد قتل ابوعلی وہ میافارقین میں آیا اوسے اور اور شہر انکو جو اوسکے بھائی کے تھے اپنی حکومت میں لایا مہذب الدولہ کے لشکر میں شروہ نام ایک بڑا سردار تھا اوسنے ایک روز مہذب الدولہ کی دعوت کرکے اوسے وہیں قتل کیا اور اکثر بلاد بنی مروان پر آپ قابض ہوا یہ سنہ ۴۰۱ ہجری میں ہوا مہذب الدولہ کا ایک بھائی اور تھا اوسکا نام ابونصر احمد تھا اوسنے اوسکے بھائی ابوعلی بن مروان نے مقید کیا تھا مجرم کہ اوسنے خواب میں دیکھا تھا کہ آفتاب

میری بغل میں ہے اور میرے نصر نے وہ لیلیا اسواسطے اوسے قید کیا تھا جب مہذب الدولہ مارا گیا ابوالنصر قید سے نکلکر ارزن پر حاکم ہوا اوس میں اونکے قریب اور اونکا باپ مروان باقی تھا اندھا ہوکر ارزن میں اپنے بیٹے ابوعلی کی قبر پر بیٹھا تھا جب ابونصر کا بندوبست قرار واقعی ہوگیا شرف کی امارت بگڑ گئی تمام شہر اوسکی حکومت سے نکلے اور تمام دیار بکر ابونصر کے قبضہ میں آیا۔ روز بروز اسکی دولت اور ثروت زیادہ ہوئی ۴۰۲ھ سے ۵۳۲ھ ہجری تک ایسا ہی حال رہا جیسے کہ ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔

۳۸۰ھ ذکر ابی الذواد کے موصل پر حاکم ہونیکا

اسی ۳۸۰ھ ہجری میں ابوالذواد محمد بن مسیب بن رافع بن مقلد بن جعفر امیر بنی عقیل حاکم موصل ہوا ناصر الدولہ بن حمدان کے بیٹے ابوطاہر کو اوسنے قتل کیا اور اوسکی اولاد اور سرداروں کو بعد بہت لڑائی کے قتل کیا حکومت موصل کی ابوالذواد پر مقرر ہوئی۔

پھر شروع ہوا ۳۸۱ھ ہجری
ذکر طائع اللہ کے گرفتار ہونیکا

اس برس میں بہاء الدولہ نے طائع اللہ عبدالکریم جسکی کنیت ابوبکر تھی بن مفضل مطیع اللہ بن جعفر مقتدر بن معتضد بن موفق بن متوکل کو بسبب طمع کے گرفتار کیا جب بہاء الدولہ نے یارادہ کیا تھا پہلے طائع سے نیا عہد طلب کیا وہ کرسی پر آنکر بیٹھا تھا تو اوسے دیلم آئے اور ہاتھ چومنے کا بہانہ کرکے خلیفہ کو تخت سے کھینچا خلیفہ اوسوقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا تھا ہر چند فریاد کرتا مگر کوئی فریاد کو نہ پہنچا طائع کو بہاء الدولہ کے گھر لیجا کر اوسے بیت توڑنے پر لوا دیا اسکی بادشاہت ستر برس آٹھ مہینے کچھ دن رہی جب قادر حاکم ہوا طائع اوسکے سبب مکرم رہا یہانتک کہ طائع ۳۹۳ھ ہجری کو عید فطر کی رات کو مرگیا پیدائش اسکی ۳۲۰ھ ہجری میں ہوئی تھی طائع کے زمانہ ولایت میں کوئی ایسا حاکم نہ تھا جو اوسکا پرسان حال ہوتا جب لوگ اوسکے پکڑنے کو آئے تب دار الخلافہ سے نکلا شعر پڑھتا تھا جنکا لکھنا موجب طول ہے۔

ذکر قادر باللہ ابوالعباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بن معتضد کی خلافت کا

یہ پچیسواں بادشاہ عباسیوں کا تھا بطیحہ میں رہتا تھا بہاء الدولہ نے اپنے خاص یاروں کو اوسکے لانے کے واسطے بھیجا جب قریب بغداد کے آیا بہاء الدولہ معہ سرداروں کے واسطے استقبال کے آیا۔ قادر بار ہویں ۱۲ رمضان کو دار الخلافہ میں آیا بیعت اوسکی اور خطبہ تیرہویں رمضان کو پڑھا گیا قادر بطیحہ میں مہذب الدولہ پاس دو برس گیارہ مہینے رہا مہذب الدولہ قادر باللہ پر بہت احسان کرتا تھا جب اوسکے پاس سے چلا آیا تو اوسنے بہت مال اوسکے پاس بھیجا۔

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کے مرنیکا

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں منیر خادم کا عزیز کی طرف سے دمشق پر حاکم ہونے اور بکجور کا وہاں سے رقہ کو جانے کا حال اس برس میں بکجور سعد الدولہ بن سیف الدولہ سے لڑنے کو حلب میں گیا بعد بڑی لڑائی ہونے کے بکجور معہ یاروں کے وہاں سے بھاگا لوگ بہت مارے گئے پھر بکجور کو قید کر کے سعد الدولہ کے پاس لائے اوسنے قتل کیا کفران نعمت مولا اور بغاوت بکجور کے آگے آئی۔ سعد الدولہ اوسے مار کر رقہ میں گیا وہاں اوسکی اولاد اور مال تھا اون سب کو گھیر لیا رعایا نے امان چاہی سعد الدولہ نے قسم کھائی کہ کوئی اونسے نہ بولے اور نہ اونکے مال کو چھیڑے اور قسم دلائی جب وہ رقہ کو چھوڑ کر نکل گئے تب سعد الدولہ نے اولاد بکجور کو لوٹا اور گرفتار کیا اونکا مال بہت ہاتھ آیا جب سعد الدولہ حلب میں پھر آیا فالج اوسے عارض ہوا طبیب کو بلوایا اوسکی طرف بایاں ہاتھ دراز کیا اوسنے کہا اے مولا داہنا ہاتھ لا اوسنے کہا میرے پاس داہنا ہاتھ یمیناً نہیں بعد تین روز کے اس برس میں انتقال کیا اسم سعد الدولہ مذکور کا شریف اور کنیت اوسکی ابو المعالی ابن سیف الدولہ علی بن حمدان بن حمدون تغلبی تھا اوسنے اپنے مرنے سے پہلے اپنے بیٹے ابو الفضائل بن سعد الدولہ کو ولیعہد کیا تھا اور اپنے غلام لولو کو اوسکی تدبیر امور کے واسطے مقرر کیا تھا۔ اسی برس میں سیل ملک روم شام میں گیا اور حمص میں جا کر فتح کیا اور لوٹا پھر شیزر میں گیا اوسے لوٹا پھر طرابلس کو ایک مدت محاصرہ کئے رہا پھر بلاد روم میں آیا اس برس میں سردار جوہر کا جسنے مصر کو فتح کیا معز کے واسطے اوس حال میں کہ وہ اپنے مرتبے سے معزول تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۸۲ ہجری اس برس میں بہاء الدولہ پر لشکر نے بلوہ کیا کیونکہ ابن معلم جمیع امور پر مسلط تھا بہاء الدولہ کا ابن معلم کو گرفتار کر کے لشکر کو دیا اونہوں نے قتل کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۸۳ ہجری اس برس میں بغراخان بخارا پر غالب ہوا کاشغر اور بلاد صاغون چین تک اوس پاس تھا جب اوسنے بخارا کا قصد کیا تو اوس میں امیر رضی بن نوح بن منصور سامانی سے لڑایاں ہوئیں بغراخاں فتحمند ہوا اور بخارا کو اپنے قبضہ میں کیا اور امیر نوح وہاں سے چھپکر نہر سے اوتر کر اہل سط تک گیا اور وہاں رہنے لگا اوسکے اصحاب اوس سے ملے ابوعلی بن سیمجور سردار لشکر خراسان کو ہمیشہ طلب کرتا لیکن وہ نہ آیا اوسکی نافرمانی میں رہا بغراخان بخارا میں بیمار ہوا وہاں سے جلدی کوچ کر کے ملاوہ میں گیا رہنے ہی میں فوت ہوا بغراخاں دیندار خوش خلق اوسکو دوست رکھتا تھا کہ اوسے غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھیں اوسکے بعد امیر ترک ابلک خان ہوا جب بغراخاں نے بخارا سے کوچ کیا اور انتقال کیا امیر نوح جلدی کر کے بخارا میں آیا اور اپنے باپ کے ملک پر مستقر ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۸۴ ہجری اس برس میں جب نوح بخارا میں پھر آیا ابوعلی بن سیمجور سردار لشکر خراسان اور فائق دونوں نوح کی لڑائی پر متفق ہوئے نوح نے سبکتگین کو غزنہ میں لکھا اپنے حال سے اوسے مطلع کیا اور حکومت خراسان اوسے عنایت کی سبکتگین غزنہ سے مع اپنے بیٹے محمود کے خراسان کی جانب چلا نوح بخارا سے نکلا ان دونوں نے ملکر ابوعلی سیمجور سے لڑنے کا قصد کیا اور فائق سے لڑنے کا نواحی ہرات میں جب لڑائی ہوئی ابوعلی مع یاروں کے بھاگا اور لشکر فوج اور سبکتگین کا واسطے قتل کے اونکے پیچھے لاگا جب نوح کا بندوبست خراسان میں خوب ہوا تو محمود بن سبکتگین کو وہاں عامل کیا اس برس میں عبیداللہ بن محمد بن نافع کہ مرد صالح تھا فوت ہوا ستر برس کی عمر اوسکی تھی کوئی مکروہ اس سے سرزد نہ ہوا اور ابوالحسن علی بن عیسیٰ نحوی مشہور رمانی جسکی پیدائش ۲۹۶ھ میں ہوئی رمی ملک بغداد کا ہوا اوسکی ایک تفسیر ہے بڑی۔ اور محمد بن عباس بن احمد قزاز

بھی مرگیا اسنے بہت لکھا اوسکا خط دلیل ہے صحت نقل اور تیزی ضبط پر۔ اسی برس میں ابو اسحٰق ابراہیم بن ہلال کاتب صابی مشہور مرگیا عمر اوسکی اکیانوے برس کی تھی زمانہ اسنے بہت دیکھا اور امورات ضروری بسبب تنگی مال کے فوت ہوتے تھے۔ یہ معز الدولہ کے ہاں منشی تھا بغداد میں پھر بختیار کا منشی ہوا خط اسکے عضد الدولہ کے پاس لکھے جاتے عضد الدولہ اس سے دشمنی رکھتا تھا جب عضد الدولہ بغداد کا حاکم ہوا تو جبھی اوسے قید رکھا پھر چھوڑ دیا اور حکم دیا کہ تو میرے واسطے ایک کتاب تاریخ سلطنت دیلمیہ میں تصنیف کر اوسنے بموجب فرمائش کے تصنیف کرکے تاجی نام رکھا اور عضد الدولہ پاس بھیجا اوس سے منقول ہے کہ وقت تصنیف بعضے یار ابو اسحٰق کے اوسکے پاس آئے پوچھا تو کیا کرتا ہے اوسنے کہا بری باتوں کو آراستہ کرتا ہوں اور جھوٹی حکایتوں کو پیچیدہ کرتا ہوں عضد الدولہ اسکے سننے سے بہت خفا ہوا دشمنی زیادہ ہوئی اوسنے اپنے پاس سے دور کیا اور محرم شمار کیا صابی مرد دیندار تھا ہر چند معز الدولہ نے چاہا کہ مجھ پر سلام کرے لیکن نہ کیا باوجود اسکے حفظ قرآن بھی کرتا جب وہ مرگیا تو اوسکا مرثیہ شریف رضی نے کہا جب اس سے لوگوں نے ملامت کی تو اوسنے کہا میں نے اوسکا مرثیہ نہیں لکھا بلکہ اوسکی فضیلت کا مرثیہ کہا ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۸۵ھ ہجری ۔ اس برس میں علی بن سبکتگین خراسان میں پھر آیا اور محمود ابن سبکتگین کو لڑکر نکال دیا سبکتگین مع اپنے بیٹے محمود اور لشکر کے ابو علی سے طوس میں لڑا سبکتگین نے اوسے شکست دی ابو علی نے امان چاہی نوح سے اوسنے امان دی اوسی پاس یہ گیا جب یہ بخارا میں گیا فوج نے اوسے قید کر لیا مع اوسکے یاروں کے۔ ایسی قید طویل رہی کہ قید ہی میں وہ مرگیا۔

ذکر بن عباد کے مرنے کا

اسی برس میں صاحب ابو القاسم اسماعیل بن عباد وزیر فخر الدولہ کا علی بن رکن الدولہ کا ری میں مرگیا اوسکو اصفہان میں لیجاکر دفن کیا صاحب مذکور اپنے زمانہ کا یکتا تھا علم میں اور فضل میں اور تدبیر اور سخاوت میں اور سب علوم جانتا تھا ایسی کتابیں اسکے پاس تھیں کہ کسی کو میسر نہیں ہوئیں۔ وزیروں میں لقب صاحب کا پہلے اسنے پایا اسواسطے

کہ ابو الفضل بن عمید کے ساتھ یہ رہتا تھا اسواسطے اسکو صاحب ابن عمید کو کہتے تھے پھر قید ابن عمید مطلق اوسپر یہ لقب بولنے لگے جب یہ متولی وزارت ہوا مگر وہ قید گویا ذہن میں رہی ہتی پھر تو وزیر کا یہ لقب معین ہوا یہ پہلے موید الدولہ بن رکن الدولہ کا وزیر تھا جب وہ فوت ہوا اوسکا بھائی فخر الدولہ حاکم ہوا اوسنے بھی صاحب کو منصب وزارت عطا کیا بلکہ مرتبا پنے قرب کا زیادہ کیا۔ صاحب نے کتنی کتابیں تصنیف کیں از انجملہ محیط ہے لغت میں کافی رسائل میں کتاب اتامہ جو متضمن ہے فضایل علی رض کی اور صحہ اتامہ اونکی جوانی سے پہلے تھی اور کتاب وزراء اوسکی نظم میں بہت خوب ہے پیدایش اسکی ذیقعدہ ۳۲۶ھ ہجری میں ہوئی اور طالقان میں بھی کہتے ہیں۔ مراد اس طالقان سے طالقان قزوین ہے نہ طالقان خراسان۔ عباد ابو العباس صاحب وزیر رکن الدولہ کا تھا ۳۳۵ھ ہجری میں عباد فوت ہوا اس برس میں امام ابو الحسین علی بن عمر بن احمد معروف دارقطنی مرگیا یہ حافظ امام فقیہہ مذہب شافعی پر تھا دیوان شعراء کے اسے بہت یاد تھے چنانچہ دیوان سید حمیری یاد تھا اسی سبب سے منسوب بہ تشیع ہوا بغداد سے کوچ کرکے مصر میں گیا وہاں ابو الفضل جعفر وزیر کافور اخشیدی پاس رہا دارقطنی کو اوسے مال بہت ہاتھ آیا یہ بہت علوم کا ماہر تھا علم قرآن میں امام تھا پیدایش اسکی ذیقعدہ ۳۰۶ھ ہجری میں ہوئی اور بغداد میں فوت ہوا دارقطنی منسوب ہے دارقطن کی طرف جو ایک محلہ بغداد میں ہے۔ اسی برس میں ابو محمد یوسف بن حسن ابن عبد اللہ بن مرزبان سیرافی نحوی فاضل بن فاضل مرگیا اس کے باپ ابن عبد اللہ نے کتاب سیبویہ کی شرح لکھی ہے اور وہ چیزیں اوس سے نکالی ہیں جو کسی سے نہیں نکلیں بعد اوسکے کتاب ابراقناع تصنیف کی اور قبل از تمام اوسکے مرگیا اوسکے بیٹے یوسف نے اوسے تمام کیا پھر چند کتاب مشہور مثل شرح ابیات سیبویہ اور شرح اصلاح منطق سیراب فرمائیں ہے وہاں کہیتی نہیں ہوتی کہتے ہیں بادشاہ اوسکا جلندا تھا جسکے حق میں خدا تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے وکان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا

پھر شروع ہوا ۳۸۶ھ ہجری

ذکر عزیز باللہ کے مرنے اور اوسکے بیٹے حاکم کی حاکم ہونے کا

اس برس میں اٹھائیسویں رات رمضان کے عزیز باللہ ابو منصور نزار ابن معز معد بن منصور

اسماعیل علوی فاطمی حاکم مصر فوت ہوا عمر اوسکی بیالیس برس آٹھ مہینے کی تھی انتقال اسکا شہر بلبیس میں ہوا وہاں واسطے لڑائی روم کے آیا تھا کتنے ہی مرضوں میں یہ گرفتار ہوا از انجملہ قولنج تھا اکیس برس ساڑھے پانچ مہینے بادشاہ رہا پیدائش اسکی مہدیہ میں ہوئی تھی اس کا ایک مرد نصرانی عیسیٰ بن نسطورس تھا شام میں اسنے اپنا ایک نائب یہودی کو کیا تھا جسکا نام بیشا تھا اون دونوں کی سبب سے یہود اور نصارائی مسلمانوں پر غالب ہوئے اہل مصر نے کاغذ پر اپنا قصہ لکھکر اوسے عزیز کے رستہ میں ڈالا عزیز نے اوسے اوٹھاکر جو پڑھا تو دیکھا کہ اوس میں لکھا ہے فریاد کریں گے ہم اوس پاس جسنے عزت دی یہود کو بیشا اور نصارائی عیسیٰ بن نسطورس سے اور مسلمانوں کو ذلت دی تیرے ساتھ مگر یہ کہ تو ہم سے اسکو دور کر اوسنے یہ دیکھکر عیسیٰ نصرانی کو گرفتار کرلیا اور اوسپر جرمانہ کیا۔ عزیز عفو کو دوست رکھتا تھا اور اکثر بخش دیتا تھا جب عزیز نے انتقال کیا اوسکا بیٹا منصور ابو علی حاکم بامر اللہ بادشاہ ہوا یہ جب بادشاہ ہوا گیارہ برس کا تھا اسکے باپ غلام اور جوان جو خواجہ سرا تھا ہمیشہ اوسکی نگہداشت کرتا رہتا اسنے بندوبست ملک اور محافظت حاکم کی بڑا ہونے تک خوب کی جب حاکم بڑا ہوا اور جوان کو قتل کیا۔ اسی برس میں ابوالقاسم بن المہدی عبید اللہ متوفی ہوا اسکے بھائی مقلد بن مسیب اسکے بعد بادشاہ ہوا اس برس میں منصور بن یوسف بلکین بن زیری صنہاجی امیر افریقہ مرگیا یہ سخی شجاع تھا اسکے بعد اسکا بیٹا باذیس بن منصور اسکی جگہ بادشاہ ہوا اس برس میں ابوطالب محمد بن علی بن عطیہ مکی مصنف قوت القلوب کا فوت ہوا کہتے ہیں کہ اوسنے جب کتاب قوت القلوب تصنیف کی قوت اوسکا عروق بروی تھا یہ صوفی تھا اور بڑا عالم تھا مگر اہل مکہ سے نہ تھا بلکہ اہل جبل تھا از بسکہ مکہ میں رہتا تھا اسواسطے اوسی کی طرف منسوب ہوا بغداد میں وعظ کیا تھا اور وعظ میں یہ ملایا کہ مخلوق پر خالق کی طرف سے نظر نہیں پہونچتی یہ سنکر سب اوٹھ گئے اور وعظ کہنے سے منع کیا اس برس کی جمادی الآخر میں بغداد میں یہ فوت ہوا

پھر شروع ہوا ۳۸۷ھ ہجری

ذکر حماد ملوک بجایہ کی بادشاہت شروع ہونیکا

اسی ۳۸۷ھ ہجری میں باذیس بن منصور بن بلکین حاکم افریقہ نے ماہ صفر میں حماد بن

اشبیر پر بادشاہ کیا حماد نے وہاں جاکر بادشاہت کو وسعت دی مرتبہ اوسکا بڑھ گیا اور مال اور لشکر بہت ہوا اسی طرح ایسا ہی رہا۔ حماد نے اپنے بھتیجے بادیس سے مخالفت کرکے ہر ایک نے دوسرے پر خروج کیا ۴۰۶ھ ہجری ماہ جمادی الاولیٰ کو باہم لڑائی ہوئی حماد بڑی شکست پاکر قلعہ مغلیہ پر گیا۔ وہاں سے شہر ذنکہ میں گیا اوسے لوٹا اور وہاں سے قوت قلعہ مغلیہ پر لے گئے اور اپنے قلعہ میں قلعہ بند ہوئے بادیس نے متصل آنکر محاصرہ کیا یہانتک ذیقعدہ ۴۰۶ھ بدھ کی آدھی رات کو بادیس دفعتاً مرگیا اوسکا بیٹا معز اوسکی جائے ہوا حماد جیسے کہ اوسکے باپ سے مخالفت رکھتا تھا ویسی ہی اس سے رکھتا تھا آخر کو ۴۱۰ھ ہجری میں معز و حماد میں بتنی پر لڑائی ہوئی حماد شکست فاش پاکر ایسا بھاگا کہ پھر رُخ نہ کیا لڑائی پر اور معز کے ساتھ اس امر پر صلح کی کہ حماد اپنے ملک پر جو ابن علی وغیرہ کی تاہرت اور اشیر سے ہے قابض رہی اور قابد ابن حماد مسیلہ اور طبنہ اور مرسی وحاجی اور زداوۃ دمقرہ و ذنکہ وغیرہ پر حکومت کرے حماد اور اوسکا بیٹا قابد اسی طرح رہے یہانتک کہ حماد ۴۱۸ھ ہجری میں فوت ہوا اوسکا بیٹا قابد بن حماد اوسکے بعد اوسکی جائے ہوا قابد اپنے ملک میں رہا یہانتک کہ ۴۴۶ھ ہجری ماہ رجب میں فوت ہوا بعد اس کے مرنے کے محسن بن قابد بن حماد اوسکی جائے ہوا یہ بدخصلت اور خبطی ہوا اوسنے اپنے چچاؤں میں سے ایک گروہ قتل کیا یہ دیکھکر اوسکے چچا کا بیٹا بلکین بن محمد بن حماد اوس سے مخالف ہوا اور لڑکر محسن کو قتل کیا اوسکی جائے آپ ربیع الاول ۴۴۷ھ ہجری میں حاکم ہوا یہ بادشاہ رہا یہانتک کہ ناصر الدولہ بن عباس بن حماد نے رجب ۵۴۸ھ ہجری میں اوسپر آنکر ملک چھین لیا ناصر الدولہ بن عباس بن حماد بادشاہت کرتا رہا یہانتک کہ ۵۸۱ھ ہجری میں مرگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بادیس بن منصور بادشاہ ہوا یہ تھوڑی مدت بادشاہ رہکر مرگیا اوسکے بعد اوسکا بھائی عزیز باللہ بن منصور بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا جب تک جیا اسکے مرنے کی تاریخ مجھے دریافت نہیں ہوئی اسکے بعد اوسکا بیٹا یحییٰ بن عزیز باللہ بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا یہانتک کہ عبد المومن مغرب اقصیٰ سے آیا اور ملک بجایہ پر حاکم ہوا ابن اثیر کہتا ہے کہ یہ ۵۵۷ھ ہجری میں ہوا اونکا اخیر بادشاہ یحییٰ بن عزیز باللہ بن منصور بن ناصر بن عباس بن حماد بن بلکین تھا اسی سنہ مذکور میں بادشاہت بنی حماد کی منقطع ہوئی اگرچہ یہیں لایق یہ تھا کہ اس ذکر کو طول دیتے اور برس برس کے نکلتے

لیکن ہمنے یہاں جمع کرکے لکھدیا ہے اوسکی قلت کے سبب تاکہ حال منضبط رہے۔

ذکر نوح حاکم ماوراء النہر کے مرنے کا

اِسی برس میں یعنی ۳۸۷ھ امیر رضی نوح بن منصور بن نوح بن ناصر بن احمد بن اسماعیل ابن احمد بن اسد ماہ رجب میں فوت ہوا آل سامان کا ملک اوسکے مرنے سے برباد ہوگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابوالحرث منصور بن نوح بادشاہ ہوا۔

ذکر سبکتگین کے مرنے کا

اِس برس میں سبکتگین ماہ شعبان میں مرگیا مکان اسکا بلخ میں تھا جب اسکے مرض نے شدت پکڑی تو واسطے ہواخوری کے غزنہ کی طرف متوجہ ہوا رستہ ہی میں مرگیا اوسکی لاش کو غزنہ میں لیجاکر دفن کیا اِسنے بیس ۲۰ برس بادشاہت کی یہ عادل اور نیک تھا وقت مرنے کے اسنے اپنے بیٹے اسماعیل کو ولیعہد کیا ہر چند محمود اس سے بڑا تھا بعد مرنے کے اسماعیل ہی بادشاہ ہوا اِس مدت میں اوس میں اور اوسکے بھائی محمود میں ایک مدت تک لڑائی رہی آخرکار محمود نے فتح پائی اسماعیل شکست پاکر غزنہ میں [illegible] اسماعیل نے امان چاہی محمود نے اوسے اندھا کرکے اسماعیل نے [illegible]

ذکر فخرالدولہ کے مرنے کا

اِس برس میں فخرالدولہ ابوالحسن بن رکن الدولہ ابوعلی حسن بن بویہ [illegible] میں فوت ہوا اور اکبین سلطنت نے اوسکے بعد اوسکے بیٹے مجدالدولہ ابوطالب رستم کو بچہ برس کا تہا بادشاہ کیا امرا سب اوسکی بادشاہت پر متفق ہوئے اسکی تدابیر ملکی کرتے [illegible] میں ابوالوفا محمد مہندس حاسب بوزجانی جو مشہور امام ہند کا تہا مرگیا یہ رمضان [illegible] میں بوزجان میں پیدا ہوا جو خراسان کی شہروں میں سے ہراۃ و نیشاپور میں ہے اِسی برس میں حسن بن ابراہیم بن حسن اولاد سلیمان بن زرلاف سے مرگیا یہ اصل میں مصری تہا فاضل اور تاریخ دان تہا اِسکی تصنیفات بہت ہیں انمیں سے کتاب خطط مصر اور کتاب قضاۃ مصر وغیرہ ہیں رحمت کرے اللہ اوسپر اِسی برس میں حسن بن عبداللہ بن سعید عسکری علامہ نے [illegible] کنیت اوسکی ابواحمد تہی یہ صاحب تصانیف مشہورہ ہے لغت اور امثال وغیرہ

میں ابواحمد مذکور عسکر مکرم کا رہنے والا تھا جو شہر ہے متعلقات اہواز سے ہے ۲۹۳ھ ہجری میں یہ پیدا ہوا ابوبکر بن درید سے علم اسنے پڑھا منجملہ اسکی تصنیفات کے ایک کتاب منطق میں اور کتاب الزواجر اور کتاب المختلف والمؤتلف اور کتاب حکم وامثال ہیں۔

پھر شروع ہوا ۳۸۸ھ ہجری

ذکر صمصام الدولہ کے مارے جانیکا

اس برس کے ذالحجہ میں صمصام الدولہ مرزبان میں عضد الدولہ فناخسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ بسبب بلوہ کرنے دیلم کے مارا گیا عمر اوسکی پینتیس برس سات مہینے کی تھی نو برس آٹھ روز فارس میں بادشاہ رہا قاضی شہاب الدین بن ابوالدم نے کہا ہے کہ صمصام الدولہ جب قید سے چھوٹا اور ۳۸۸ھ ہجری میں بادشاہ ہوا تو اندھا ہو چکا تھا سلائیاں آنکھ میں پھیرنے سے اندھا ہوا پن ہی میں بادشاہت کی جیسا بیان ہو چکا یہانتک کہ اس برس میں مارا گیا اسی برس میں محمد بن حسین بن مظفر معروف حاتمی کہ سردار تھا اور ادب لغت میں امام تھا مر گیا یہ مصنف رسالہ حائیہ کا ہے جس میں متنبی کا سرقہ لکھا ہے پھر اس رسالہ کو اپنے دادا کی طرف کہ حاتم تھا منسوب کیا

پھر شروع ہوا ۳۸۹ھ ہجری

ذکر امیر منصور بن نوح کے مقید ہونے اور اوسکی بھائی کے بادشاہ ہونیکا

اس برس میں سردار لشکر منصور سامانی کی بکتوردن اور فائق سے مل گئے اور منصور بن نوح کی بیعت توڑ کر بکتوردن کو حاکم کیا اوسنے منصور کو اندھا کیا نوکروں اور غلاموں میں سے کسی نے اوسکی رعایت نہ کی اوسکے بھائی عبدالملک کو کہ بچہ تھا بادشاہ کیا ایک برس سات مہینے بادشاہ رہا۔

ذکر محمود بن سبکتگین کے خراسان لینیکا

جب بکتوردن اور فائق سے منصور کے حق میں جو کچھ کہ گذرا ظہور میں آیا محمود بن سبکتگین نے بہت لعنت ملامت اون دونوں کو لکھی پھر آپ اونکی لڑائی کو گیا بعد بہت جدال وقتال کے بکتوردن

اور فایق بہاگے محمود اونکے پیچھے قتل کرتا ہوا گیا یہانتک کہ دور بہاگ گئے اور ملک خراسان پر محمود نے بادشاہ ہوکر خطبہ سامانیہ موقوف کیا۔

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونے کا

اسی برس میں بادشاہت سامانیہ قطع ہوئی محمود بن سبکتگین نے جب خراسان لیا اور خطبہ اونکا موقوف کیا بکتوزون اور فایق بخارا میں عبدالملک سے متفق ہوئے اور لشکر کہنا شہ وغیرہ کیا اتفاقاً فایق مرگیا جو سرگروہ تہا تب اونکے دل ٹھنڈے ہوگئے ایک خان کو جب یہ خبر پہنچی اوسنے ترکوں کا لشکر جمع کرکے عبدالملک سے اظہار دوستی کرکے بخارا میں آیا اوتہوں نے گمان کیا کہ یہ سچا ہے بکتوزون معہ اور سرداروں کے واسطے استقبال کے آیا اوسنے اون سب کو گرفتار کرلیا اور دسویں ذیقعدہ اس برس میں بخارا میں داخل ہوکر عبدالملک بن نوح کو پکڑکر ایسا قید کیا کہ قید ہی میں مرگیا اور اوسکے ساتھ اوسکے بھائی منصور کو جسکو اندھا کیا تہا اور بنی سامان کو گرفتار کیا بادشاہت بنی سامان کی قطع ہوئی اونکے زمانہ حکومت بہت زمین تہی عدل اور انصاف اونکی بادشاہت میں اچھا تہا یہ عبدالملک بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل بن اسد بن سامان تہا اللہ ہی کے واسطے ملک ہمیشہ ہے انکی بادشاہت ۲۶۱ھ میں شروع ہوئی اور ۳۸۹ھ ہجری میں قطع ہوئی۔

پھر شروع ہوا ۳۹۰ھ ہجری

اس برس میں اور کہتے ہیں ۳۷۵ھ ہجری میں ابوالحسین بن فارس بن ذکریا رازی لغوی فوت ہوا جو بہت سے علوم میں امام تہا علی الخصوص لغت میں اسکی تصنیفات بہت ہیں منجملہ کتاب مجمل لغت میں اور وضع مسایل فقیہہ کہ سو مسئلہ ہیں مقام طبیہ میں رہنے والا ہمدان کا تہا بدیع ہمدانی صاحب مقامات نے اسے پڑہا ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۹۱ھ ہجری

اس برس میں حسام الدولہ مقلد بن مسیب بن رافع بن مقلد بن جعفر بن عمر بن منہا جو اولاد ربیع بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن عقیلی سے تہا مارا گیا مقلد مذکور کا نام تہا اسکا بہائی ابوالدواد بن مسیب سے پہلے موصل پر بادشاہ ہوا ۳۸۹ھ ہجری میں جسکا بیان گذرا پہر اسکے

بعد بھائی مقلد مذکور ۳۸۶ھ ہجری میں بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا یہانتک کہ اسی برس میں اسکے ترکی غلاموں نے انبار میں اوسے قتل کیا یہ نہایت جلیل القدر تھا بعد اسکے قرا ارسلان بن مقلد بن مسیب بادشاہ ہوا اسی برس میں ابو عبد اللہ محمد بن [illegible] ۳۸۷ھ میں فوت ہوا یہ شاعر مشہور تھا ایک مدت متعلقات بغداد پر عامل رہا یہ اکابر شیعہ سے تھا وصیت کی مشہد موسیٰ بن جعفر میں مجھے دفن کریں اور قبر پر یہ لکھدیں کہ کتا کہلوائے ہوئے جرأت پر ہوا تھا بہت دن نیل میں سے وہاں سے بغداد میں لیجا کر دفن کیا بموجب اوسکی وصیت کے نیل ایک شہر ہے فرات پر بغداد اور کوفہ کے درمیان اصل اس موضع کی یہ ہے کہ حجاج بن یوسف نے وہاں نہر کھودی کہ مخرج اوسکا فرات سے تھا اور ایک قریہ اوسکا نام نیل رکھا۔

پھر شروع ہوا ۳۹۲ھ ہجری

اس برس میں سلطان محمود سبکتگین بلاد ہند سے لڑا اور لوٹا بہت آدمی پکڑ کر اپنے ملک غزنہ میں لوٹ مار کر چلا آیا اس برس میں قرواس بن مقلد بن مسیب عقیلی اور لشکر بہاء الدولہ میں لڑائیاں ہوئیں پہلے قرواس فتحمند ہوئے پھر بہاء الدولہ کا لشکر فتحیاب ہوا اسی برس میں محمد بن محمد بن جعفر فقیہ شافعی مشہور ابن دقاق صاحب اصول فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۹۳ھ ہجری اس برس میں یمین الدولہ محمود بن [illegible] سبکتگین سجستان پر قابض ہوا اوسکا بادشاہ خلف بن احمد ملک ہوکر جان میں چار [illegible] یمین الدولہ نے اوسے جرویین میں بھیجا اور حفاظت سے وہاں رکھا یہانتک ۳۹۹ھ [illegible] مذکور طالب علم مشہور تھا اسکی بہت بڑی تفسیر ہے اسی برس میں ابو عامر [illegible] انتقال کیا اسنے شان شوکت پیدا کی تھی لڑائیاں بہت لڑا شہروں [illegible] اسکی ۳۹۶ھ میں [illegible] بیان ہو چکا سات برس کی قریب بادشاہ رہا [illegible] کے واسطے اسکے زمانہ میں کچھ حکومت نہ تھی جب منصور بن ابی عامر فوت ہوا تو اوسکا بیٹا ابو مروان عبد الملک بن منصور مذکور بادشاہ ہوکر مظفر لقب ہوا لڑائی اور سیاست ملکی میں بتمام موید کے ساتھ بموجب قاعدہ باپ کے یہ بھی برتا عبد الملک سات برس بادشاہ رہا پس اوسکی وفات ۳۹۹ھ ہجری میں ہوئی اسکے بعد اوسکی جائے بھائی عبد الرحمن بن منصور بن

ابی عامر بادشاہ ہوا الفتح اوسکا نام ہوا اوسکے زمانہ میں بے انتظامی ہوئی چار مہینے مضطرب الحال رہا اس عرصہ میں موید پرادوسکے چچا کا بیٹا ثمانین مصر آیا جیسے بیان ہوگا تب شام کی بیت پر خلع ہوئی اور عبدالرحمن مذکور مارا گیا اس برس میں بڑے امیر و علما بغداد میں بہت ہوئے اسی برس میں حاکم عادی صاحب مصر اور شام نے ابو محمد اسود کو دمشق پر حاکم کیا جب تخت محل بادشاہی میں گیا حکم کیا کہ وہ معتزلی کو تلاش کریں اور یہ ندا کرنا کہ یہ ہے خبر اوس شخص کی جو دوست رکھے ابوبکر و عمر کو تب دمشق سے اوسے نکال دیا اسی برس میں عثمان بن یحیی نحوی موصلی مصنف طبع وغیرہ کا بغداد میں فوت ہوا اسی برس میں قاضی علی بن عبدالعزیز جرجانی شعری میں رکھا یہ امام فاضل تھا فنون بہت جانتا تھا اور اسی برس میں ولید بن [illegible] مالکی [illegible] جو محدث مشہور ہے راہی ملک عدم کا ہوا اور اسی برس میں ابوالحسن محمد بن عبدالسلام شاعر بغدادی جان بحق تسلیم ہوا۔

پانچسو سترہ ۵۱۷ھ ہجری

ذکر بطیحہ کے ملک مہذب سے نکل جانے کا

اسی برس میں [illegible] برد اصل کا بیٹا جو غلام مہذب الدولہ کا تھا بطیحہ کا حاکم ہوکر مہذب الدولہ پاس گیا اور [illegible] اوسکے ساتھ کر دیا اوسنے معہ لشکر جاکر بصرہ اور اسراف پر قبضہ کر لیا [illegible] کر لیا اور مال اور اسباب بہت ہاتھ آیا اوسکو قوت حاصل ہوئی۔ اپنے تئیں مہذب الدولہ کی اطاعت سے نکالکر اوس سے لڑنے کا ارادہ کیا۔ مہذب الدولہ بطیحہ سے بھاگا ابن واصل تمام ملک مہذب الدولہ اور اوس کے مال و اسباب پر قابض ہوا اور جو کچھ کہ مہذب الدولہ کا مال و اسباب تھا لوٹا اور ارادہ مہذب الدولہ پر بغداد میں جانیکا کیا لیکن وہاں جانا ممکن نہ ہوا یہ خلاف اوس امر کے تھا جو مہذب الدولہ نے قادر کے ساتھ جب وہ بغداد سے بھاگ کر اوس پاس آیا تھا کیا تھا کیونکہ مہذب الدولہ نے بہت احسان اور خدمت اوسکی کی تھی اس برس میں بہاء الدولہ نے شریف ابو احمد موسوی شریف رضی کے باپ کو سند نقابہ سادات کی عراق میں اور قاضی القضات کی اور مظالم کی دی ابن شیدان کو ذوالمناقب کا لقب دیکر لکھا خلیفہ نے

سوائے قاضی القضاۃ کے سب حکم جاری کئے۔

پھر شروع ہوا ۳۹۵ھ ہجری

ذکر مہذب الدولہ کے بطیحہ میں پھر آنے کا

ابو العباس بن واصل جب بطائح پر حاکم ہوا وہاں نایب اپنا چھوڑ کر بصرہ میں گیا اہل بطیحہ نے اوس سے سرکشی کی نایب کو بطیحہ میں رہنا دشوار ہوا سپہ سالار جو امیر عراق کا تھا بہاء الدولہ کیطرف سے لشکر لیکر مہذب الدولہ کو بطیحہ میں لایا جب مہذب الدولہ وہاں داخل ہوا رعایا اوس سے آنکر ملی اور بہت خوش ہوئی اور تمام اوسکی امانتیں اوسے دیں مہذب الدولہ نے بہاء الدولہ کے واسطے پچاس ہزار دینار سالیانہ مقرر کیا ابن واصل اور لڑائیوں میں مشغول رہا اسی برس میں یمین الدولہ محمود بن سبکتگین نے شہر بہاویہ ہند کے عاملوں سے فتح کیا وہ ملتان پاس واقعہ ہے اور بہت مستحکم ہے فصیل اوسکی بہت بلند ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۹۶ھ ہجری اس برس میں یمین الدولہ نے ملتان کو فتح کیا بعد اس فتح کے بیدا بادشاہ ہند کی جانب متوجہ ہوا وہ اپنے قلعہ میں جو کالیجار مشہور ہے جاکر قلعہ بند ہوا پہلے اوسکا محاصرہ کئے رہا پھر اوسکے پاس کچھ مال بھیجکر صلح کی بادشاہ ہند نے اوسے خلعت بحالی کا اور عفو تقصیر چاہی لیکن یمین الدولہ نے قبول نکرکے اوسی کو قید کیا اسی برس میں شریف رضی کو سند نقابت طالبین کی دی اوسکا لقب رضی اور اوس کے بھائی کا لقب مرتضی بہاء الدولہ نے رکھا اسی برس میں محمد بن اسحٰق بن محمد بن یحیٰی بن مندہ اصفہانی صاحب تصانیف مشہورہ مرگیا۔

پھر شروع ہوا ۳۹۷ھ ہجری

ذکر ابن واصل کے قتل کا

اسی برس میں بہاء الدولہ اور ابو العباس بن واصل میں لڑائیاں ہوئیں آخر کار ابن واصل بھاگ کر بصرہ سے واصل ہوا پھر وہاں سے بھی بھاگا اور مقید ہوکر بہاء الدولہ پاس پہنچا اوسنے اوسکے پہنچنے سے پہلے حکم قتل کا دے رکھا تھا اوسکو واسط میں دسویں صفر کو قتل کیا اور اوسکا سر خوزستان میں بھیجا۔

ذکر ابوزکوٰۃ کا

اِس برس میں حاکم مصر پر خروج کیا ایک شخص اموی نے کہ اولاد ہشام بن عبدالملک سے تہا نام اوسکا ابوزکوۃ تھا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ مال زکوٰۃ اپنے کاندہے پر لادے پہرتا تہا اور اچھی چیزوں کے کرنے کو کہتا اور بری باتوں سے منع کرتا لوگ بہت اوسپر جمع ہوئے اور رقہ پر قابض ہوا حاکم نے اوسپر لشکر بھیجا ابوزکوۃ نے اوسے شکست دیکر سب مال واسباب اونکا لوٹا اور قوت پکڑی وہاں سے صعید میں گیا اور عمل کرلیا حاکم کو یہ بہت ناگوار معلوم ہوا شام سے لشکر بلوا کر اور فضل بن عبداللہ کو اونکا سردار کرکے ابوزکوۃ پر بھیجا اون دونوں میں بہت لڑائی ہوئی آخر کار حاکم کا لشکر فتحمند ہوا اور ابوزکوۃ کے لوگ بھاگے وہ قید ہوا حاکم نے اوسے قتل کیا اور سر اوسکا کاٹا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۹۸ ہجری اس برس میں یمین الدولہ محمود نے ہند میں جاکر شور ڈالا اور لڑائیاں کیں اور فتح کیں اس برس میں مجدالدولہ کی مانے جو بسبب بیٹے کے بادشاہ ہونے کے مالک تھی ابوجعفر شہریار ابن کاکویہ مشہور کو اصفہان پر عامل کیا وہ وہاں عامل زبردست ہوا ابن کاکویہ اسواسطے کہتے ہیں کہ مجدالدولہ کی ماں کا ماموں کا بیٹا تہا اور کاکویہ کے معنے ماموں کے فارسی میں ہیں اسی برس میں عبدالواحد بن نصر معروف بیغا شاعر مرگیا اسی برس میں بدیع الفضل احمد بن حسین ہمدانی صاحب مقامات کا جسکے طریقے پر حریری نے مقامات حریری لکھی ہے فوت ہوا۔ اسی برس میں ابونصر اسماعیل بن حماد ان جوہری مصنف کتاب صحاح کا جو لغت میں مشہور صحاح جوہری ہے راہی ملک عدم کا ہوا وہ ایسی کتاب مشہور ہے کہ کچھ اوسکا ذکر کی حاجت نہیں یہ اسماعیل فاراب کا تہا جو شہر ترکوں کی شہروں میں سے متصل نہر کے ہے اس زمانہ میں اوسے اطرار کہتے ہیں اسماعیل مذکور کا خط بہت خوب تہا کہ اچھے خط والوں میں سے یہ بھی شمار کیا جاتا ہے یہ لغت اور عربی میں امام تہا نیشاپور میں آنکر جان بحق تسلیم ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۹۹ ہجری اس برس میں ابوعلی بن ثمال حفاجی مارا گیا حاکم علوی نے اوسے حکومت رحبہ کی دی تہی پہر رحبہ سے اوسنے نکالکر

صالح بن مرداس کلابی حاکم حلب کو دی۔ اسی برس میں علی بن عبدالرحمن بن احمد بن یونس مصری صاحب زیج حاکمی کا جو زیج ابن یونس مشہور ہے فوت ہوا یہ زیج چار جلد میں ہے کہتے ہیں کہ عزیز ابوالحاکم نے اوسکے بنانے کا حکم دیا تہا۔

پھر شروع ہوا سنہ ہجری۔ اس برس میں یمین الدولہ نے ہند میں آیا لڑ بھڑ لوٹ مار کر پھر گیا

تمام ہوئی جلد تیسری مطبوعہ مطبع افغانی امرتسر در سنہ ۱۳۱۷ھ و سنہ ۱۹۰۰ء

باہتمام نیاز علی خاں سوداگر تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر

ہست تاریخ جہاں این مرحبا صد مرحبا	غافلاں را عبرت است عاقلاں را رہنما	شادباں آنکہ شوند از صحبت این مرحبا	عاقلاں آنکہ شوند از فطرت خلق بیما
بیدلاں سازد بہادر این شیر روز و شب	ظالماں را رحمدل سازد بامثال مضا	ہمت مندان پذیرد آموزد از ہر لوح قلم	میکند حرص و ہوا را دور از چشم ہدا
بخل را بفض از دل پیر و جواں سازد بدر	عادت جود و کرم نماید بی روریا	دشمنان را دوست سازد اصلاح عجب	گمرہاں را طالباں را ایند سازد دست و پا
عدد داحساب ہم دفاہر کار خیر	میدہد تعلیم سازد فاستقال را پارسا	میکند پند و نصایح از قلمہای قدم	میدہد امثال آن از ہر زباں شاد و گدا
آدم و حوا کجا آن مار شیطانی کجا	قابل اخواں کجا نوح طوفانی کجا	آذر بت ساز و ابراہیم نمرود و شداد	آتش نمرود و تخت و باغ شداد کجا
یوسف مصری و تخت و تاج فرعونی کجا	عشق کنعانی و ظلم و قید زندانی کجا	کوہ طور و کوہ کرمل و ہارون و موسیٰ کجا	قتل قتل طفلان واں ید بیضا کجا
شیر کش داؤد و آن سنگ فلاخونش کجا	با کو بلقیس و آن تخت سلیمانی کجا	عادل نوشیروان اسکندر دارا کجا	قیصر و روم ہمہ آن لات و آن عزا کجا
حنہ و عزا کجا مریم کجا فدیہ کجا	رود رس ظالم کجا عیسیٰ روح اللہ کجا	بتکدہ سنگین کجا قربانی انسان کجا	[illegible] مردم خیا کجا
نماند ہیچکس باقی بجز اعمال نیکوئی	زہر سو این خبر گویا ندا دہد ہا	ہست روشن این چراغ محفل آفاق را	تا بود دور و دور جام شمس در جنبش سما

اس کتاب کی تعریف اور بیوفائی دنیا کی جسقدر بیان کیجائے تھوڑی ہے

خاکسار نیاز علی خاں